LLBC

24 PCAA Award
Hounslow London
Coming Soon

On Behalf of Pakistan Community Achievement Awards International 2025

Contact Please 0795 744 27 90

24th YEARS, UK`S NO 1 FREE NEWSPAPER

LONDON ABC CERTIFIED LAHORE ABC CERTIFIED HYDERABAD ABC CERTIFIED ISLAMABAD PESHAWAR MULTAN QUETTA & KARACHI

بانی وایڈیٹرانچیف آصف سلیم مٹھا

لندن/پاکستان

روزنامہ نوائے جنگ بزنس

DAILY NAWA-I-JANG LONDON

VOL 24/04 15 October 2025

www.nawaijang.com, 079 57442790 news@nawaijang.com

سانحہ مریدکے درجنوں ہلاکتیں سینکڑوں زخمی ذمہ دار کون

رپورٹ/تجزیہ: آصف سلیم مٹھا

mithalondon@gmail.com

07957442790

گزشتہ جمعرات کو تحریک لبیک پاکستان (TLP) نے ''غزہ مارچ لبیک یا اقصیٰ'' کے تحت فلسطینیوں سے اظہار یکجہتی کے لیے لاہور سے اسلام آباد کی طرف مارچ کا آغاز کیا۔ مارچ مریدکے پہنچ کر رک گیا، جہاں مظاہرین نے دھرنا دے دیا۔ حکومت نے راستہ کلیئر کرنے کی ہدایت دی، مگر مظاہرین کے انکار پر 12 اور 13 اکتوبر کی درمیانی شب تقریباً ساڑھے تین بجے قانون نافذ کرنے والے اداروں نے بھیانہ آپریشن کا آغاز کر دیا۔ پولیس کے مطابق مظاہرین نے شدید مزاحمت کی، جن میں پٹرول بم، پتھراؤ، کیلوں والے ڈنڈے، اور اسلحہ استعمال ہوا۔ بعض مظاہرین نے پولیس سے اسلحہ چھینا اور فائرنگ بھی کی، جس پر اداروں نے ''محدود دفاعی ردعمل'' دیا۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 4 افراد جاں بحق ہوئے، جن میں ایک ایس ایچ او شہزاد نواز شامل ہیں، جبکہ 48 اہلکار زخمی ہوئے، جن میں 17 کو گولیاں لگیں۔ 8 شہری بھی زخمی ہوئے۔ غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق ہلاکتوں کی تعداد درجنوں میں ہے۔ آپریشن کے بعد پنجاب بھر میں چھاپے مارے گئے۔ لاہور، قصور، کاموکی، گوجرانوالہ اور شیخوپورہ میں گرفتاریوں کے ساتھ 22 ایف آئی آرز درج کی گئیں اور 3500 سے زائد کارکنوں کو نامزد کیا گیا۔ پنجاب پولیس کے علاوہ FIA، NCCIA اور رینجرز نے بھی کارروائی میں حصہ لیا۔ تحریک لبیک کے سربراہ سعد رضوی نے دعویٰ کیا کہ وہ گولی لگنے سے زخمی ہوئے، تاہم پولیس ان کی گرفتاری سے انکار کرتی رہی۔ ان کے گھر پر چھاپے کے دوران 114.4 ملین روپے نقد، 63.4 ملین مالیت کے زیورات، 1922 گرام سونا، 898 گرام چاندی اور قیمتی گھڑیاں برآمد ہوئیں۔ پولیس کا موقف ہے کہ یہ رقم عطیات کی صورت میں اکٹھی کی گئی تھی۔ سعد رضوی سمیت متعدد رہنماؤں پر دہشت گردی، قتل، اغوا اور دیگر سنگین دفعات میں مقدمات قائم کیے گئے۔ حکومت نے احتجاج کو ریاست کے خلاف بغاوت قرار دیا ہے۔ وزیر مملکت برائے داخلہ طلال چوہدری نے اعلان کیا کہ آئندہ ٹی ایل پی کے خلاف ''9 مئی طرز کی کارروائی'' کی جائے گی۔ سیاسی و مذہبی جماعتوں نے واقعے پر شدید ردعمل دیا ہے۔ تحریک انصاف نے سانحے کو ریاستی جبر قرار دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ پنجاب کے استعفیٰ اور عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ عمران خان اور پارٹی قیادت نے ریاستی طاقت کے استعمال کو غیر قانونی قرار دیا۔ جماعت اسلامی کے حافظ نعیم الرحمان نے واقعے کو شہری آزادیوں کی پامالی اور ریاستی ظلم کہا۔ جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمن نے اسے ''ریاستی سفاکی'' قرار دیتے ہوئے حکومت کو طاقت کی بجائے مذاکرات کا راستہ اپنانے کا مشورہ دیا۔ بلوچستان اور پنجاب اسمبلیوں میں PTI کی طرف سے مذمتی قراردادیں بھی پیش کی گئیں۔ عوامی سطح پر بھی واقعے پر شدید غم و غصہ ہے۔ سوشل میڈیا پر حکومت و ریاستی اداروں کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ انسانی حقوق کی تنظیمیں اور عدالتیں ممکنہ طور پر معاملے کی شفاف تحقیقات کا مطالبہ کر سکتی ہیں۔ حکومت کا موقف ہے کہ ریاستی عمل ناگزیر تھا، جبکہ اپوزیشن اور عوام اسے بربریت قرار دے رہے ہیں۔ معاملہ حساس اور پھیلتے ہوئے بحران کی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے۔

حکومت پاکستان، اے ایف ڈی اور عالمی ادارہ صحت کا ملک سے پولیو کے خاتمے کے عزم کا اظہار

(خصوصی رپورٹ)

فرانس کی ترقیاتی ایجنسی (اے ایف ڈی) کے بھرپور تعاون سے پاکستان اور عالمی ادارہ صحت نے پولیو کے خاتمے کے لیے مشترکہ کوششوں کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ فرانسیسی سفیر نکولا گالے، عالمی ادارۂ صحت کے نمائندہ ڈاکٹر لو اور وزیر مملکت عائشہ رضا نے آج اسلام آباد میں ایک ویکسینیشن سینٹر کا دورہ کیا، جہاں بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلائے جا رہے ہیں۔ یہ مہم ملک

بھر میں جاری قومی انسداد پولیو مہم کا حصہ ہے، جس کے تحت 4 کروڑ 50 لاکھ سے زائد بچوں کو پولیو سے محفوظ بنانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ اس موقع پر مقررین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ عالمی اشتراک اور عوامی تعاون سے پولیو کے خاتمے کا ہدف جلد حاصل کیا جائے گا۔ فرانسیسی سفیر نکولا گالے نے کہا ہم سب مل کر اس عالمی صحت کے خطرے کو ہمیشہ کے لیے ختم کر سکتے ہیں۔ پولیو کے خلاف جاری یہ مہم پاکستان پولیو ایریڈیکیشن انیشی ایٹو، عالمی ادارہ صحت کے مشرقی بحیرہ روم کے علاقائی (باقی صفحہ 21 نمبر 14)

برطانیہ کا مقبول ترین اخبار
نوائے جنگ برطانیہ

اشتہارات کے لیے رابطہ 079 5744 2790
advert@nawaijang.com

برطانیہ: تارکینِ وطن کو انگریزی زبان میں اے لیول کے مساوی مہارت ثابت کرنا لازمی ہوگا

لندن (خصوصی رپورٹ)

برطانوی حکومت نے آج پارلیمنٹ میں ایک نیا قانون متعارف کرایا ہے جس کے تحت برطانیہ آنے والے تارکین وطن کو اب انگریزی زبان میں اے لیول کے مساوی مہارت ثابت کرنا لازمی ہوگا۔ ہوم آفس کے مطابق یہ اقدام حکومت کے اس منصوبے کا حصہ ہے جس کے ذریعے وہ ملک کے موجودہ ناکام امیگریشن نظام کو ایک منصفانہ، منظم اور قابلِ اعتماد نظام سے تبدیل کرنا چاہتی ہے۔ نئے قانون کے تحت مخصوص قانونی راستوں سے آنے والے تارکین وطن کو بولنے، سننے، پڑھنے اور لکھنے میں اے لیول کے مساوی مہارت حاصل کرنا ہوگی۔ اس مقصد کے لیے سیکیور انگلش لینگویج ٹیسٹ صرف ہوم آفس کے منظور شدہ اداروں کے ذریعے لیا جائے گا اور اس کے نتائج ویزا درخواست کے جائزے کا حصہ ہوں گے۔ برطانوی وزیر داخلہ شبانہ محمود نے کہا کہ برطانیہ ہمیشہ ان لوگوں کا خیر مقدم کرتا ہے جو ملک میں آ کر بہتر کردار ادا کرتے ہیں، مگر یہ ناقابلِ قبول ہے کہ کوئی یہاں آ کر ہماری زبان سیکھے بغیر قومی زندگی میں حصہ نہ لے۔ انہوں نے کہا اگر آپ اس ملک میں آنا چاہتے ہیں تو آپ کو ہماری زبان سیکھنا ہوگی اور اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ یہ اصلاحات حکومت کے امیگریشن وائٹ پیپر اور "پلان فار چینج" کا حصہ ہیں، جن کا مقصد امیگریشن پر سخت کنٹرول کے ساتھ اعلیٰ عالمی صلاحیتوں کو برطانیہ کی جانب

راغب کرنا ہے۔ نئے اقدامات کے مطابق بین الاقوامی طلبہ کے لیے گریجویشن کے بعد ملازمت تلاش کرنے کا وقت دو سال سے کم کر کے 18 ماہ کر دیا جائے گا جبکہ امیگریشن اسکل چارج (ISC) میں 32 فیصد اضافہ کیا گیا ہے، تاکہ برطانوی ورک فورس کی تربیت میں مزید سرمایہ کاری کی جا سکے۔ مزید برآں 2025-26 کے تعلیمی سال کے لیے طلبہ ویزا کے مالی تقاضوں میں بھی اضافہ کیا جائے گا، تاکہ غیر ملکی طلبہ یہ ثابت کر سکیں کہ ان کے پاس قیام و تعلیم کے دوران اپنے اخراجات کے لیے مناسب وسائل موجود ہیں۔ امیگریشن وائٹ پیپر میں برطانیہ کو اعلیٰ مہارت رکھنے والے افراد کے لیے عالمی مرکز کے طور پر مستحکم کرنے کے کئی اقدامات شامل ہیں، جن میں ہائی پوٹینشل انڈیویجول (HPI) روٹ کو دنیا کی سرفہرست 100 یونیورسٹیوں کے گریجویٹس تک بڑھانا، جس کے تحت درخواستوں کی سالانہ حد 8,000 مقرر کی گئی ہے۔ برطانیہ میں تعلیم حاصل کرنے والے باصلاحیت غیر ملکی طلبہ کو اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد انوویٹر فاؤنڈر روٹ کے ذریعے کاروبار شروع کرنے کی اجازت ہوگی۔ گلوبل ٹیلنٹ ویزا میں مزید سہولیات، جن میں نمایاں عالمی ایوارڈز کی توسیع اور آرکیٹیکٹس کے لیے اہلیت کے نئے معیار شامل ہیں۔ حکومت کا کہنا ہے کہ ان اقدامات کے ذریعے برطانیہ میں اعلیٰ مہارت رکھنے والے افراد، محققین، ڈیزائنرز اور تخلیقی شعبوں سے وابستہ پیشہ ور افراد کی تعداد دوگنی کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے۔

برطانیہ بھارت کیلئے ویزا قوانین میں نرمی نہیں کرے گا، سر کیئر اسٹارمر

لندن (خصوصی رپورٹ)

برطانوی وزیر اعظم سر کیئر اسٹارمر نے کہا ہے کہ ڈیجیٹل شناختی کارڈ کو رضا کارانہ بنیادوں پر شناخت ثابت کرنے کے لیے عوامی خدمات، بچوں کی دیکھ بھال اور فوائد کے حصول کے لیے درخواست کے ساتھ دینا بھی آسان بنایا جائے گا۔ ڈیجیٹل شناختی کارڈ کے ذریعے لوگ یہ ثابت کر سکیں گے کہ انہیں برطانیہ میں کام کرنے کا حق حاصل ہے، اس سے غیر قانونی تارکین وطن کی نقل و حرکت پر گہری نظر رکھی جا سکے گی۔ برطانوی ذرائع ابلاغ کے مطابق وزیر اعظم نے گزشتہ ماہ اس ڈیجیٹل شناختی کارڈ کا اعلان کیا تھا جس کے تحت برطانوی عوام کو روزمرہ کی زندگی کا احاطہ کرنے کے لیے اس کا سہارا لینا ہوگا۔ برطانوی وزیر اعظم کا کہنا ہے کہ اس منصوبے پر عوامی حمایت کم ہونے کے باوجود بنیاد پرست پالیسی کے ساتھ آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ برطانوی وزیر اعظم اسٹارمر نے اپنے دورۂ بھارت کے دوران آئی ٹی کمپنی انفوسس کے تندن نیلیکانی سے بھی ملاقات کی جنہوں نے

بھارت کے بائیو میٹرک آئی ڈی سسٹم کی بنیاد رکھی، جس کے تحت 1 ارب سے زیادہ لوگوں کے پاس کارڈز ہیں۔ برطانوی وزیر اعظم سر کیئر اسٹارمر نے کہا ہے کہ برطانیہ بھارت کے لیے ویزا قوانین میں نرمی نہیں کرے گا۔ برطانوی وزیر اعظم سر کیئر اسٹارمر دورہ بھارت میں 100 سے زائد تاجروں، ثقافتی رہنماؤں اور یونیورسٹی کے وائس چانسلرز کے وفد کی قیادت کر رہے ہیں۔ سر کیئر نے کہا کہ بھارت کے ساتھ تجارت اور ثقافتی تعلقات کو فروغ دینے کے بڑے مواقع موجود ہیں۔ تاہم، انہوں نے واضح کیا کہ بھارتی طلبہ یا کارکنوں کے لیے مزید ویزا راستے کھولنے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کا بھارت کا دورہ مواقع فراہم کرنے کے بارے میں ہے تاکہ بھارتی کاروبار برطانیہ بھارت تجارتی معاہدے سے فائدہ اٹھا سکیں، جو کئی سالوں کی بات چیت کے بعد جولائی میں طے پایا۔ اس معاہدے کے تحت برطانوی کاروں اور مشروب کو بھارت برآمد کرنا سستا ہو جائے گا، جبکہ بھارتی کپڑے اور زیورات برطانیہ برآمد کرنا بھی سستا ہوگا، جو اربوں پاؤنڈ کے تجارتی فائدے کا حصہ ہے۔ معاہدے میں بھارتی ملازمین کے لیے، جو مختصر مدت کے ویزے پر برطانیہ میں کام کر رہے ہیں، تین سال سماجی تحفظ کی ادائیگی سے استثنیٰ شامل ہے۔ تاہم، وزراء نے اصرار کیا کہ امیگریشن پالیسی میں کوئی وسیع تبدیلی نہیں کی گئی۔ لیبر حکومت (باقی صفحہ 21 نمبر 18)

فلسطینیوں سے اظہار یکجہتی، ویانا میں سب سے بڑی پُر امن ریلی نکالی گئی

(خصوصی رپورٹ)

فلسطین کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے آسٹریا کے دارالحکومت ویانا میں سب سے بڑی پُرامن ریلی نکالی گئی، جس میں بیس ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ فلسطین میں جنگ بندی کے بعد آسٹریا کے دارالحکومت ویانا میں فلسطینی عوام سے اظہار یکجہتی کے لیے ایک بڑی پُرامن ریلی نکالی گئی۔ ریلی میں فلسطینیوں کے ساتھ ساتھ ترکی، آسٹریا، پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے شہریوں کے علاوہ انسانی حقوق کی تنظیموں کے نمائندوں نے بھی بھرپور شرکت کی۔ ریلی ویانا کے وسطی علاقے "کارل پلاٹس" سے شروع ہوئی اور تقریباً تین کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتے ہوئے آسٹریائی پارلیمنٹ کے سامنے سے گزرتی ہوئی صدر کے دفتر کے باہر اختتام پذیر ہوئی۔ مظاہرے میں بچوں، خواتین، نوجوانوں اور بزرگوں سمیت لگ بھگ بیس ہزار افراد شریک ہوئے۔ مظاہرین نے اسرائیلی جارحیت کے خلاف بینرز اٹھا رکھے تھے اور "غزہ خالی کرو" کے نعرے لگائے جا رہے تھے۔ شرکاء کے چہروں پر جنگ بندی کی خوشی نمایاں تھی جبکہ پولیس کی جانب سے سخت حفاظتی انتظامات کیے گئے۔ ویانا میں ہونے والا یہ مظاہرہ فلسطین کے ساتھ یکجہتی کے حوالے سے اب تک ہونے والا سب سے بڑا اجتماع قرار دیا جا رہا ہے۔

شبانہ محمود برطانیہ کی اگلی وزیر اعظم ہوں گی؟ سیاسی حلقوں میں بحث

لندن (خصوصی رپورٹ)

برطانیہ کی وزیر داخلہ (ہوم سیکریٹری) کی حیثیت سے شبانہ محمود کے عروج اور سیاسی بصیرت نے انہیں سر کیئر اسٹارمر کے ممکنہ جانشین کے طور پر بحث کا مرکز بنا دیا ہے۔ گذشتہ مہینے انجیلا رینر کے استعفے کے بعد وزیر اعظم سر کیئر اسٹارمر کی کابینہ میں کیے گئے وسیع پیمانے پر رد و بدل کا ایک مرکزی مقصد شبانہ محمود کو مرکزی دھارے میں لانے کی صورت میں سامنے آیا ہے۔ ایک سابق معاون کے مطابق سارا معاملہ شبانہ ہی کا تھا۔ یہی وہ کلیدی محرک تھا جس کے تحت ہوم سیکریٹری کا اہم عہدہ ان کے حوالے کیا گیا۔ سیاسی حلقوں میں اس تبدیلی کی وجہ کو سمجھنا مشکل نہیں۔ ریفارم پارٹی کی عوامی مقبولیت میں اضافہ دراصل ہوم آفس کی ناکامیوں کا نتیجہ بتایا جا رہا ہے، جہاں چھوٹی کشتیوں کے ذریعے امیگریشن ریکارڈ سطح پر ہے اور پناہ گزینوں کے لیے ہوٹلوں کا استعمال گذشتہ حکومت کے مقابلے میں کم نہیں ہوا۔ ان مسائل کے موثر حل کی فوری ضرورت ہے اور شبانہ محمود نے جسٹس سیکریٹری کے طور پر اپنے عہدے پر اپنی سیاسی سوجھ بوجھ کا ثبوت دیا ہے، برطانیہ کے معروف اخبار دی ڈیلی ٹیلی گراف کے پولیٹیکل ایڈیٹر نے اس سے متعلق لکھا اور واضح کیا ہے کہ شبانہ محمود نے اپنی پالیسیوں سے مقبول اخبارات کی تعریف سمیٹی ہے۔ غیر قانونی تارکین وطن کے معاملے پر شبانہ محمود کی وہ رائے بھی نمبر 10 اسٹریٹ (وزیر اعظم ہاؤس) کو متاثر کرتی نظر آتی ہے جہاں وہ یورپی کنونشن برائے انسانی حقوق (ECHR) میں درج خاندانی زندگی کے حق کو محدود کرنے کے لیے قوانین میں تبدیلی پر غور کرنے پر آمادہ ہیں۔

یہ لیبر پارٹی کی روایتی سوچ سے ہٹ کر ہے۔ ان سب عوامل نے مل کر شبانہ محمود کو موجودہ حکومت کی ایک مضبوط اور با اثر شخصیت بنا دیا ہے اور سیاسی مبصرین انہیں سر کیئر اسٹارمر کے ممکنہ جانشین کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔

پاکستانی سفیر رحیم حیات قریشی کا کالج آف یورپ میں زیرِ تربیت سفارتکاروں سے خطاب

برسلز (خصوصی رپورٹ)

یورپین یونین، بلجیئم اور لکسمبرگ میں پاکستانی سفیر رحیم حیات قریشی نے کالج آف یورپ کی EUDiploAcademy میں زیر تربیت سفارت کاروں کے تازہ ترین گروپ سے خطاب کیا۔ پاکستانی سفارت خانے کے ذرائع کے (باقی صفحہ 21 نمبر 16)

برطانیہ میں نفرت انگیز جرائم کے خاتمے کیلئے ایکٹ "لائک آفرینڈ" مہم کا آغاز

لندن (خصوصی رپورٹ) برطانیہ میں نیشنل ہیٹ کرائم اویئرنس ویک کے موقع پر ٹرانسپورٹ آف لندن نے نفرت انگیز جرائم کے انسداد کیلئے ایکٹ لائک آ فرینڈ مہم کا آغاز کیا ہے۔ اس کے تحت مسافروں سے کہا جا رہا ہے کہ اگر وہ کسی ساتھی مسافر کو نفرت انگیز رویہ یا ہراساں ہوتا دیکھیں تو منہ دوسری طرف پھیرنے کے بجائے آگے بڑھ کر یہ ظاہر کریں کہ وہ متاثرہ شخص کے دوست ہیں اور اس کے ساتھ باتیں کرنا شروع کر دیں۔ ٹی ایف ایل (باقی صفحہ 21 نمبر 15)

برطانیہ میں یونیورسٹیوں کا مالی بحران سنگین، 12 ہزار سے زائد نوکریاں ختم

لندن (خصوصی رپورٹ)

برطانیہ کی یونیورسٹیوں میں مالی بحران مزید گہرا ہونے لگا ہے، جس کے نتیجے میں گزشتہ ایک سال کے دوران 12 ہزار سے زائد ملازمین کو فارغ کر دیا گیا ہے۔ یونیورسٹی اینڈ کالج یونین (UCU) کی نئی رپورٹ کے مطابق مختلف اداروں نے اضافی بچت کے منصوبے بھی بنائے ہیں، جو مزید تین ہزار ملازمتوں کے برابر ہیں۔ یونین کا کہنا ہے کہ حکومت کی جانب سے مستحکم فنڈنگ نہ ہونے کے باعث اعلیٰ تعلیم کا نظام تباہی کے دہانے پر ہے۔ دوسری جانب یونیورسٹیز اینڈ کالجز ایمپلائرز ایسوسی ایشن (UCEA) کے سربراہ راج جیٹھوا نے کہا ہے کہ ادارے مالی مشکلات کے باعث غیر معمولی مگر ناگزیر فیصلے کرنے پر مجبور ہیں، تاہم کوشش کی جا رہی ہے کہ عمل منصفانہ اور شفاف ہو۔ یونیورسٹی اینڈ کالج یونین نے 4.1 فیصد تنخواہ اضافے کی پیشکش کو ناکافی قرار دیتے ہوئے ملک گیر ہڑتال پر ووٹنگ کا اعلان کر دیا ہے۔ یونین کی سیکریٹری جو گریڈی نے کٹوتیوں کو ظالمانہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ عملہ شدید مایوسی اور تھکن کا شکار ہے، جبکہ طلبہ بھی ان فیصلوں سے متاثر ہو رہے ہیں۔ یونیورسٹی آف بریڈفورڈ کے لیکچرر ڈاکٹر زیک ایوڈ سمیت درجنوں اساتذہ نوکری سے محرومی کے خطرے سے دوچار ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مالی بحران کے باعث کئی کورسز، بشمول کیمسٹری بند کیے جا رہے ہیں، جس سے اکیڈمک عملے کے (باقی صفحہ 21 نمبر 17)

Khaba
PARATHA HOUSE
All day breakfast
Limited offer
UP TO 30 % OFF
KHABA
paratha House
Unit 2, 210 Ilford Ln, Ilford IG1 2LW
Khaba Pratha House Unit 2, 210 Ilford Lane,
Ilford Essex 1G1 2LW
Sajid Khan: 078 786 786 60
020 8711 0756

پاکستان آرمی نے ایک اور اعزاز اپنے نام کرلیا، قوم کا سر فخر سے بلند کردیا

لندن (شوکت ڈار سے) پاکستان آرمی نے ایک اور اعزاز اپنے نام کرلیا ---ایک بار پھر قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔ برطانیہ میں منعقدہ کیمبرین پٹرول ایکسر سائز 2025 میں پہلی پوزیشن اور گولڈ میڈل جیت لیا۔۔ یہ دنیا کی سب سے مشکل فوجی مقابلوں میں سے ایک ہے۔ برطانیہ میں ہونے والے مقابلوں میں پاکستان نے اپنی برتری برقرار رکھتے ہوئے ازلی دشمن بھارتی فوجی ٹیم کو شکست سے دوچار کیا۔۔ یہ شاندار کامیابی پاکستان کے سپاہیوں کی پیشہ ورانہ مہارت، برداشت، اور حربی صلاحیتوں کا ثبوت ہے، جنہوں نے دنیا بھر کی اعلیٰ فوجی ٹیموں کے خلاف مقابلہ کیا۔ برطانیہ میں پاک فوج کی ٹیم نے محض عزم، ٹیم ورک، اور غیر متزلزل نظم وضبط کے ذریعے، پاکستان آرمی نے ایک بار پھر اپنی شہرت کو مضبوط کیا ہے کہ وہ دنیا کی سب سے زیادہ تجربہ کار اور بہادر افواج میں سے ایک ہے۔۔

انگلینڈ میں امیدوار کشمیر اسمبلی محفوظ حسین چوہدری کی کمیونٹی سے خصوصی نشست

سلاؤ (ساجد جنجوعہ کشمیری)

انگلینڈ میں امیدوار کشمیر اسمبلی محفوظ حسین چوہدری کی کمیونٹی سے خصوصی نشست ہوئی۔ برطانیہ میں مقیم محفوظ حسین چوہدری آزاد جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی حلقہ نمبر چار سہنسہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر نے سماجی، سیاسی و کاروباری شخصیت محمد زاہد راجہ سابق صدر پاکستان تحریک انصاف یو کے ساؤتھ ایسٹ ریجن سے 10 اکتوبر 2025، بروز جمعہ کی شام ہائی سٹریٹ میں انکے دفتر میں ملاقات کی۔ جہاں ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ اس موقع پر لیگل ایڈوائزر پی ٹی آئی بیرسٹر محمد وقاص (سابق عہدیدار پی ٹی آئی) ریڈیو پریزینٹر رکی لوبو (وجاہت میر علی)، حاجی راجہ ارشد محمود، راجہ عمیر جنجوعہ، حاجی محمود حسین، حاجی چوہدری محمد بشیر، راجہ قیصر محمود، حاجی چوہدری منظور حسین، حاجی صوفی محمد صابر میرپوری، راجہ گلفراز کیانی اور سید یاور شاہ بخاری کے علاوہ دیگر موجود تھے۔ چوہدری محفوظ حسین امیدوار اسمبلی حلقہ سہنسہ، سرساوہ، جنجیرہ کے اعزاز میں منعقدہ ایک خصوصی نشست میں مختلف مکتبۂ فکر اور سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے افراد سے مہمان خصوصی کا تعارف کروایا گیا۔ ملکی اور بین الاقوامی صورتحال پر روشنی ڈالی گئی۔ خطۂ جنوبی ایشیاء کی موجودہ صورتحال اور جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی کی پہیہ جام ہڑتال اور مذاکرات بھی زیر بحث آئے۔ پاکستان تحریک انصاف کشمیر کا عوامی ایکشن کمیٹی کا ساتھ دینے پر بھی اظہار خیال ہوا۔ عمران خان کا ویژن بیان کیا گیا۔ کشمیری اور پاکستانی ایک دوسرے کے بھائی اور لازم و ملزوم ہیں۔ کشمیر ایک حل طلب مسئلہ ہے۔ جس کا مقدمہ اقوام متحدہ میں درج ہے۔ متنازعہ ریاست جموں و کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ ہونا ابھی باقی ہے۔ اور کشمیریوں کو اس کا حق دیا گیا ہے کہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ عوامی ایکشن کمیٹی کی جانب سے بنیادی حقوق کے مطالبے آزاد کشمیر حکومت سے تھے۔ پاکستان سے تو کوئی گلہ ہی نہیں۔ آزاد کشمیر میں فورس بھیجنا، فائرنگ اور شہادتوں پر افسوس ہے۔ آزاد کشمیر کی اپنی ایک الگ حکومت ہے۔ اس کا اپنا صدر، وزیر اعظم، قانون ساز اسمبلی اور سپریم کورٹ ہے۔ سیاسی گپ شپ اور سوالات اور جوابات کی نشست بھی ہوئی۔ امیدوار اسمبلی حلقہ سہنسہ، سرساوہ، جنجیرہ چوہدری محفوظ حسین نے تمام سوالات کے سیر حاصل، مدلل اور تسلی بخش جواب دیے۔ ان کی سنجیدہ گفتگو کو بڑے غور سے سنا گیا۔ (باقی صفحہ 21 نمبر 6)

Sain'sbury سپر سٹور نے بیگ چوری پر 20 سال پرانے ملازم ''دافو'' کو کام سے نکال دیا

Sainsbury's

لندن (خصوصی رپورٹ)

برطانیہ کے ایک سپر سٹور (Sain'sbury) نے سٹور میں بیس سال سے کام کرنے والے ملازم (دافو) کو اپنے لیے شاپنگ کرتے وقت شاپر کی قیمت نہ ادا کرنے پر کام سے نکال دیا تو دافو کیس ٹریبونل میں لے گیا بلکہ وہاں سے بھی اس کے خلاف فیصلہ آ گیا، بات کچھ یوں ہوئی کہ مسٹر دافو جو نائٹ شفٹ میں کام کرتا تھا اپنی شفٹ کے بعد تیس پاؤنڈ کی شاپنگ خریدی اور یہاں چونکہ سیلف سروس مشینیں بھی ہوتی ہیں جہاں آپ اپنے خود آئٹم سکین کرتے ہیں اور کیش یا کارڈ کے ذریعے قیمت ادا کرتے ہیں، ان مشینوں کے ساتھ شاپنگ بیگز بھی ہوتے ہیں جن کو قیمت ادا کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے، دافو نے اپنا سامان تو سکین کر لیا لیکن جہاں مشین میں آپشن آتا ہے کہ آپ نے کتنے شاپنگ بیگز لیے وہاں اس نے جتنے بیگز استعمال کیے وہ تعداد ڈالنے کے بجائے صفر ڈال دیا اور یوں تیس پاؤنڈ کی شاپنگ کی اور سوچا چلو وہ تین بیگز (جن کی قیمت پاؤنڈ سے کم بنتی ہے) مفت لے لیتے ہیں، اب یہاں چونکہ ہر آئٹم پر بارکوڈ ہوتا ہے اور اگر کوئی آئٹم بغیر سکین کیے اور قیمت ادا کیے لے جانے کی کوشش کی جائے گی تو دروازوں پہ لگے سکینرز بول پڑیں گے، الارم بجتے پہ وہاں کھڑا سکیورٹی گارڈ گاہک سے رسید طلب کرے گا اور آئٹم چیک کرے گا، اگر کوئی آئٹم بغیر قیمت ادا کیے گاہک لے جا رہا ہے تو وہ آئٹم نکال کر عموماً گاہک کو جانے دیتے ہیں البتہ کوئی عادی چور ہو تو پولیس بلائی جاتی ہے۔ یہاں دافو کے ساتھ بھی ایسا ہوا جب وہ سکینر میں سے گزرنے لگا تو وہ بول پڑا اور گارڈ نے اس سے رسید طلب کی اور چیک کیا، تمام آئٹم رسید میں موجود تھے سوا ان تھیلوں کے جن میں وہ اپنی شاپنگ ڈال کے لے جا رہا تھا، اس پر سیکورٹی گارڈ نے منیجر کو بلا لیا اور بات بڑے منیجروں تک گئی تو دافو کو نکالنے کا فیصلہ کیا گیا، دافو یہ کیس لے کر عدالت پہنچ گیا اور موقف اختیار کیا کہ مجھے غیر منصفانہ طریقہ سے نکالا گیا ہے، میں چونکہ شفٹ کے بعد تھکا ہوا تھا اور جہاں Till Machine پر بیگز کا آپشن تھا وہاں غلطی سے تعداد ڈالنے کے بجائے صفر ڈال دی جس کی بنا پر مجھے نکال دیا گیا، اب دیکھنے کو تو یہ کوئی بڑا جرم نہیں اور واقعی کسی سے آٹھ دس گھنٹے کی شفٹ کرنے کے بعد ایسی غلطی ہو سکتی ہے لیکن جن معاشروں نے ترقی کرنی ہوتی ہے یا جو ترقی کی منزل پر پہنچے ہوتے ہیں وہ ایسی غلطیوں کو بھی جانے نہیں دیتے ورنہ وہ جہاں ہیں وہاں نہ ہوتے، یہ تحریر لکھنے کا مقصد جج کے فیصلے میں لکھا ایک جملہ ہے کہ " آپ نے بے ایمانی سے کام لیا اور آپ نے چوری کی" لہٰذا Sain'sbury آپ کو کام سے نکالنے میں حق بجانب ہے۔ یہ ہے مغرب کی ترقی کا راز جہاں عدالتیں (باقی صفحہ 21 نمبر 7)

مارٹن کوپر وہ شخص جس نے دنیا کو ایک نئے دور میں داخل کر دیا

کے انقلاب کا پہلا اعلان تھا ایک ایسا لمحہ جس نے انسان کو جکڑی ہوئی تاروں سے ہمیشہ کے لیے آزاد کر دیا۔

لندن (خصوصی رپورٹ)

مارٹن کوپر وہ شخص جس نے دنیا کو ایک نئے دور میں داخل کر دیا۔ 16 فروری 1973 کو موٹورولا کمپنی نے پہلی موبائل فون کال کر کے تاریخ رقم کی۔ اس وقت کوپر نیویارک کی سڑک پر کھڑا تھا، ہاتھ میں 9 انچ لمبا ایک بھاری آلہ تھا جسے "موٹورولا ڈائنا ٹیک" کہا جاتا تھا۔ اس کی بیٹری صرف 35 منٹ چلتی تھی اور دوبارہ چارج ہونے میں 10 گھنٹے لگتے تھے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ کوپر نے پہلا فون کسی اجنبی کو نہیں بلکہ اپنی سب سے بڑی حریف کمپنی کے چیف انجینئر جوئیل اینگل کو کیا۔ پراعتماد لہجے میں بولا: "ہیلو جوئیل، میں تمہیں اس وقت ایک اصلی، ذاتی موبائل فون سے کال کر رہا ہوں۔" یہ الفاظ سنتے ہی فضا جیسے چند لمحوں کو ٹھہر گئی، تاریخ بن چکی تھی۔ کال ختم کرتے ہوئے کوپر نے کہا: "ریڈیو اور ٹی وی آن کرو، میں پریس کانفرنس کرنے جا رہا ہوں تاکہ اس ایجاد کو دنیا کے سامنے پیش کر سکوں۔" یہ محض ایک فون کال نہیں تھی، بلکہ جدید ٹیکنالوجی

حکومت اپنے امیگریشن قوانین پر نظرثانی کرے، میئر لندن

لندن کے میئر نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے امیگریشن قوانین پر نظر ثانی کرے، جن کے بارے میں ٹرانسپورٹ یونین TSSA نے کہا ہے کہ ان قوانین کی وجہ سے ٹرانسپورٹ فار لندن (TfL) کے تقریباً 300 ملازمین ملک بدری کے خطرے سے دوچار ہو سکتے ہیں۔ جولائی میں، ویزا پالیسیوں میں تبدیلیوں کا اعلان کیا گیا تھا، جن میں ویزا اسپانسرشپ کے لیے تنخواہوں کی حد میں اضافہ اور بعض ٹرانسپورٹ شعبے کی ملازمتوں کو "ماہرانہ ملازمتوں" کی فہرست سے ہٹانا شامل ہے۔ سر صادق خان نے 9 اکتوبر کو لندن اسمبلی کو بتایا کہ ان تبدیلیوں نے TfL کے ملازمین کو "غیر یقینی صورتحال" میں ڈال دیا ہے، جیسا کہ لوکل ڈیموکریسی رپورٹنگ سروس نے رپورٹ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈپٹی میئر برائے ٹرانسپورٹ، سیب ڈانس، نے امیگریشن وزیر کو خط لکھ کر ان اقدامات کو مؤخر کرنے اور فوری طور پر TfL کے ملازمین کو تحفظ فراہم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ہوم آفس نے کہا ہے کہ وہ اس خط کا جواب وقت آنے پر دیں گے۔ انہوں نے اس سے (باقی صفحہ 21 نمبر 8)

مشہورِ زمانہ قوالی ''تم اک گورکھ دھندہ ہو'' کے شاعر محمد صدیق ناز

(خصوصی رپورٹ)

مشہور زمانہ قوالی (تم اک گورکھ دھندہ ہو) جس کو استاد نصرت فتح علی خان کی آواز نے امر کر دیا لیکن اس کے شاعر کو بہت کم لوگ جانتے ہوں گے۔ آیئے ان کے بارے میں جانتے ہیں۔ پیدائش ان کا اصل نام محمد صدیق اور تخلص ناز تھا۔ ناز خیالوی "جھوک خیالی" نامی ایک گاؤں 394 گ ب میں 1947ء میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے انھیں خیالوی کہا جاتا ہے۔ جھوک خیالی گاؤں ضلع فیصل آباد، صوبہ پنجاب، پاکستان میں تاندلیانوالہ کے نزدیک اور لاہور سے 174 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے شاگردی وہ ایک ممتاز اردو شاعر احسان دانش کے ایک شاگرد تھے۔

نت نئے نقش بناتے ہو، مٹا دیتے ہو
جانے کس جرم تمنا کی سزا دیتے ہو
کبھی کنکر کو بنا دیتے ہو ہیرے کی کنی
کبھی ہیروں کو بھی مٹی میں ملا دیتے ہو
زندگی کتنے ہی مردوں کو عطا کی جس نے
وہ مسیحا بھی صلیبوں پہ سجا دیتے ہو
خواہش دید جو کر بیٹھے سر طور کوئی
طور ہی، بن کے تجلی سے جلا دیتے ہو
نار نمرود میں ڈلواتے ہو خود اپنا خلیل
خود ہی پھر نار کو گلزار بنا دیتے ہو
چاہ کنعان میں پھینکو کبھی ماہ کنعاں
نور یعقوب کی آنکھوں کا بجھا دیتے ہو
بیچو یوسف کو کبھی مصر کے بازاروں میں
آخر کار شہ مصر بنا دیتے ہو
جذب و مستی کی جو منزل پہ پہنچتا ہے کوئی
بیٹھ کر دل میں انا الحق کی صدا دیتے ہو
خود ہی لگواتے ہو پھر کفر کے فتوے اس پر
خود ہی منصور کو سولی پہ چڑھا دیتے ہو
اپنی ہستی بھی وہ اک روز گنوا بیٹھتا ہے
اپنے درشن کی لگن جس کو لگا دیتے ہو
کوئی رانجھا جو کبھی کھوج میں نکلے تیری
تم اسے جھنگ کے بیلے میں اڑا دیتے ہو
جستجو لے کے تمہاری جو چلے قیس کوئی
اس کو مجنوں کسی لیلیٰ کا بنا دیتے ہو
جوت سسی کے اگر من میں تمہاری جاگے
تم اسے تپتے ہوئے تھر میں جلا دیتے ہو
سوہنی گر تم کو "مہیوال" تصور کر لے
اس کو بپھری ہوئی لہروں میں بہا دیتے ہو
خود جو چاہو تو سر عرش بلا کر محبوب
ایک ہی رات میں معراج کرا دیتے ہو

پاکستانی شہریوں کا اِس یورپی ملک کا مستقل رہائشی بننا بہت آسان!

(خصوصی رپورٹ)

(12 اکتوبر 2025): وہ پاکستانی شہری جو یورپی ملک میں مستقل رہائش کا خواب دیکھتے ہیں تعبیر پانے کے لیے درج ذیل طریقہ کار پر عمل کریں۔

براعظم یورپ میں شامل ممالک دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں میں شمار ہوتے ہیں۔ خوبصورت نظارے، دولت کمانے کے مواقع اور دیگر سہولتیں ہر ترقی پذیر ملک کے باسی کو متاثر کرتی ہیں۔

ایسا ہی ایک خوبصورت یورپی ملک سلووینیا ہے، جہاں حسین پہاڑی مناظر، پرسکون فضا، بلند معیار زندگی اور شہری سہولتیں ہیں۔ اس کو دیکھ کر ہر کوئی اس کو مستقل مسکن بنانے کا خواہشمند ہوسکتا ہے۔

سلووینیا میں پاکستانی شہریوں کے لیے مستقل رہائش حاصل بہت آسان ہے، تاہم اس کی کچھ شرائط بھی ہیں۔

مستقل رہائش کیسے ملے گی؟

اگر آپ سلووینیا کو اپنا مستقل مسکن بنانا چاہتے ہیں تو وہاں کے قانون کے مطابق وہاں مسلسل 5 سال مگر قانونی طور پر عارضی مقیم رہنا پڑے گا، جس کے بعد پاکستانی شہری وہاں مستقل رہائش کے لیے درخواست دینے کے اہل ہوں گے۔

طویل غیر حاضری یا بیرون ملک قیام سے یہ تسلسل ٹوٹ سکتا ہے۔ تاہم مختصر بیرونی ملک دوروں سے یہ اہلیت متاثر نہیں ہوتی۔

سلووینیا میں عارضی رہائش عام طور پر ایک سال کے لیے جاری کی جاتی ہے۔ تاہم ہر سال اس کی تجدید ضروری ہوتی ہے لیکن اس کے لیے ملازمت یا تعلیمی سلسلہ جاری رہنا ضروری ہے۔

اسی طرح سوچی ملازمت یا عارضی تعلیمی قیام کے ادوار کو مکمل طور پر نہیں گنا جاتا، بلکہ تعلیم کے عرصے کو عام طور پر آدھی مدت کے برابر تصور کیا جاتا ہے۔

تاہم 5 سال کی شرط ان لوگوں کے لیے ہے، جنہوں نے سلووینیا میں ملازمت، تعلیم، کاروبار یا خاندانی بنیادوں پر رہائش اختیار کی ہو۔ اگر کوئی شخص اس ملک کے شہری یا وہاں کے مستقل رہائشی خاندان کا حصہ ہے تو وہ 2 سال میں بھی مستقل رہائش کا اہل ہوسکتا ہے۔

درخواست کیسے دیں؟

اگر آپ سلووینیا میں رہائش پذیر ہیں تو آپ کو اپنی درخواست ضلعی انتظامی دفتر میں جمع کرانی ہوتی ہے۔ جب کہ ملک سے باہر موجود درخواست گزار اپنی درخواست سفارت خانے یا قونصل خانے میں جمع کرا سکتے ہیں۔

درخواست کے لیے درکار دستاویزات:

درست پاسپورٹ یا شناختی کارڈ

گزشتہ پانچ سال کی قانونی رہائش کا ثبوت (ریذیڈنس کارڈز، انٹری اسٹیمپس وغیرہ)

رجسٹرڈ پتہ یا رہائش کی تصدیق

سلووینیا میں موثر ہیلتھ انشورنس

مالی حیثیت کا ثبوت (بینک اسٹیٹمنٹ، ملازمت کا معاہدہ، یا تنخواہ کی رسیدیں)

پولیس کلیئرنس سرٹیفکیٹ (سلووینیا اور اپنے آبائی ملک دونوں سے)

ٹیکس اور سوشل انشورنس کی ادائیگی کا ثبوت (اگر قابل اطلاق ہو)

تمام دستاویزات کے ساتھ فارم جمع کروانے کے بعد یورپی کرنسی یورو میں فیس ادا کرنا ہوتی ہے، جو معمولی ہوتی ہے۔

درخواست کی جانچ پڑتال میں چند ہفتے سے لے کر چند ماہ تک کا وقت لگ سکتا ہے اور کبھی کبھار اضافی دستاویزات کی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

منظوری کے بعد درخواست گزار کو "ای یو لانگ ٹرم ریزیڈنٹ" کے عنوان سے مستقل رہائش کارڈ جاری کیا جاتا ہے، جو انہیں غیر معینہ مدت تک رہنے اور کام کرنے کا حق دیتا ہے۔

مستقل رہائش کے ساتھ کیا شہریت بھی مل جاتی ہے؟

مستقل رہائش کا حق ملنے کے بعد کسی بھی شخص کو ملازمت یا تعلیم جیسے جواز کی ضرورت نہیں رہتی، بلکہ یہ شہریت یورپی یونین کے اندر مخصوص نقل و حرکت کا حق بھی دیتی ہے۔

پانچ سال کی قانونی قیام کے بعد حاصل ہونے والی مستقل رہائش نہ صرف استحکام اور تحفظ فراہم کرتی ہے بلکہ یورپی یونین میں طویل المدتی امکانات کے دروازے بھی کھول دیتی ہے۔

مستقل رہائش کا حق ملنا آپ کو سلووینیا کی شہریت نہیں دلاتا، تاہم اس کا زینہ ضرور ثابت ہوتا ہے۔ شہریت حاصل کرنے کے لیے عام طور پر دس سال کی قانونی رہائش ضروری ہے، جن میں آخری پانچ سال مسلسل ملک میں گزارنے لازمی ہیں۔

سلووینیا کی شہریت حاصل کرنے کے لیے مزید شرائط:

شہریت کے لیے سلووینیا کی زبان میں مہارت، صاف کردار اور سماجی انضمام کی بھی شرائط رکھی گئی ہیں۔

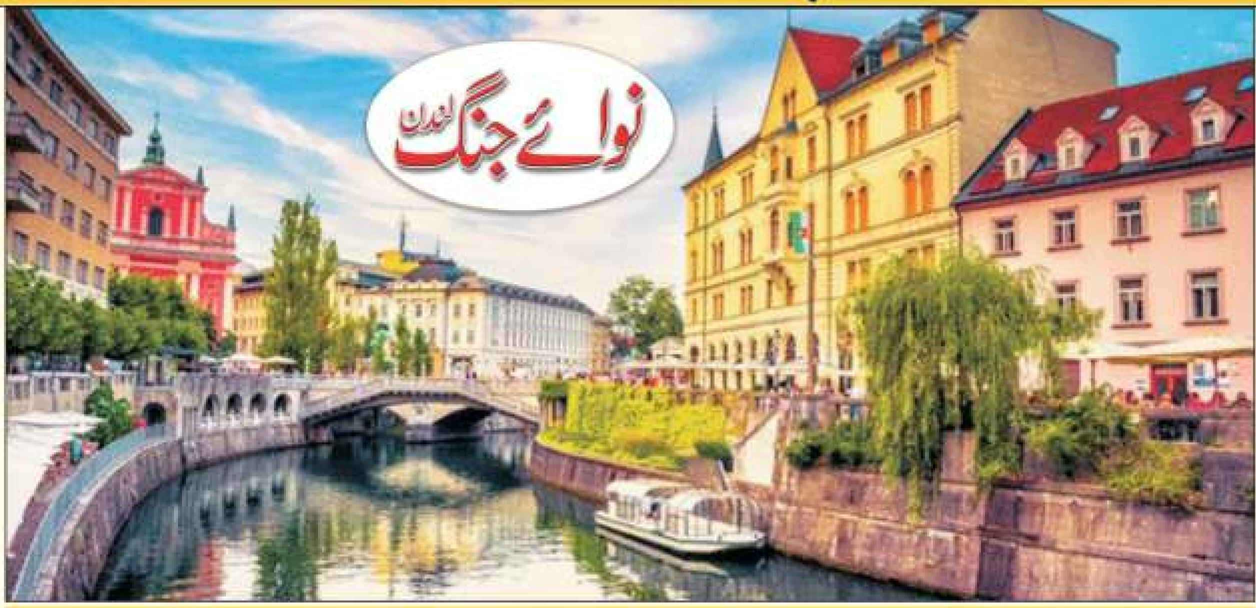

(12 اکتوبر 2025): وہ پاکستانی شہری جو یورپی ملک میں مستقل رہائش کا خواب دیکھتے ہیں تعبیر پانے کے لیے درج ذیل طریقہ کار پر عمل کریں۔ براعظم یورپ میں شامل ممالک دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں میں شمار ہوتے ہیں خوبصورت نظارے، دولت کمانے کے مواقع اور دیگر سہولتیں ہر ترقی پذیر ملک کے باسی کو متاثر کرتی ہیں۔

پنجاب کی اصلی جٹی کے طور پر مشہور ہونیوالی آسیہ کی زندگی کی کہانی

(خصوصی رپورٹ)

پنجاب کی اصلی جٹی کے طور پر مشہور ہونیوالی آسیہ کی زندگی کی کہانی: آسیہ کا پیدائشی نام فردوس تھا وہ 13 نومبر 1951 کو بھارت کے شہر پٹیالہ میں پیدا ہوئیں اور پھر اپنے خاندان کے ہمراہ ہجرت کر کے پاکستان آگئیں۔ آسیہ نے فلم انڈسٹری میں اپنے کیریئر کا آغاز 1970 میں پروڈیوسر شباب کرانوی کی ایک فلم سے قدم رکھا۔ ویسے تو آسیہ نے بہت سے کردار ادا کیے مگر آسیہ کو پنجابی فلم مولا جٹ (1979) میں مکھو کے کردار کے لیے سب سے زیادہ یاد کیا جاتا ہے۔ اس کردار نے پاکستانی پنجابی زبان کی فلموں میں جٹی اور چودھرانی کے تصور کی نئی تعریف کی۔ اس فلم میں ان کے سرگودھا اور جھنگ پنجابی لہجے کو شائقین نے بہت پسند کیا۔ اداکارہ آسیہ نے 90 کی دہائی میں پروڈیوسروں اور ہدایت کاروں کے رویے سے مایوس ہوکر فلم انڈسٹری کو خیر باد کہ دیا۔ اور کراچی کی ایک کاروباری شخصیت کے ساتھ شادی کر کے اپنی ساری توجہ اپنے گھر اور خاندان پر مرکوز کردی۔۔۔ پہلے وہ سنگاپور چلی گئیں لیکن آخر کار کینیڈا کو اپنا گھر بنا لیا۔ انڈسٹری چھوڑنے کے بعد وہ کبھی بھی انڈسٹری کے لوگوں سے رابطے میں نہیں آئیں اور نہ ہی پاکستان میں فلم انڈسٹری میں دوبارہ آنے کی کوشش کی۔ ان کی دو بیٹیاں ہیں۔ 9 مارچ 2013 کو انکا کینیڈا میں انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر 61 سال تھی۔ ان کی مقبول فلموں میں مولا جٹ، وحشی جٹ، وڈا خان، سہرے کے پھول، شیر خان، پہلی نظر اور چار خون دے پیاسے شامل ہیں۔

آسیہ کا پیدائشی نام فردوس تھا وہ 13 نومبر 1951 کو بھارت کے شہر پٹیالہ میں پیدا ہوئیں اور پھر اپنے خاندان کے ہمراہ ہجرت کر کے پاکستان آگئیں۔ آسیہ نے فلم انڈسٹری میں اپنے کیریئر کا آغاز 1970 میں پروڈیوسر شباب کرانوی کی ایک فلم سے قدم رکھا۔ ویسے تو آسیہ نے بہت سے کردار ادا کیے مگر آسیہ کو پنجابی فلم مولا جٹ (1979) میں مکھو کے کردار کے لیے سب سے زیادہ یاد کیا جاتا ہے

کسی بھوکی اور مجبور عورت سے اس کی بھوک یا مجبوری کے بدلے جسم نہ خریدنا

(خصوصی رپورٹ)

"کسی بھوکی اور مجبور عورت سے اس کی بھوک یا مجبوری کے بدلے جسم نہ خریدنا" وہ لاہور کے علاقے شالیمار میں نان چنے اور سری پائے کی دوکان چلاتا تھا میں نے کئی بار اس کی دوکان سے ناشتہ خریدا تھا مگر اکثر میں دیکھتا جب بھی کوئی بہترین بوٹی یا زیادہ گودے والی ہڈی آتی تو وہ بوٹی کو الگ برتن میں رکھ دیتا اور ہڈی سے گودا نکال کر ہڈی پھینک دیتا مجھے اس کی اس بے ایمانی پر حیرت کم ہوتی مگر غصہ زیادہ آتا تب میں زیر تعلیم تھا کالج میں میرا پہلا سال تھا بچوں جیسی جھجک اور خوف میرے اندر تھا میں چاہ کر بھی سری پائے بیچنے والے سے یہ نہیں پوچھ پایا تھا کہ وہ ایسی بے ایمانی کیوں کرتا ہے۔۔۔۔ خیر میں دل اور دماغ میں آنے والے سوالات احساسات جذبات کو کبھی زبان تک نہ لا سکا چاہ کر بھی اس دوکان دار کو باتیں نہ سنا سکا اپنی تعلیم مکمل کی اور لاہور کو خیر آباد کہہ دیا آج ٹھیک تقریباً سات سال بعد میں دوبارہ اسی دوکان پر اپنے دوست کے ہمراہ ناشتہ کرنے گیا میں موٹر سائیکل سے اترا ہی تھا کہ ایک نئے ماڈل کی گاڑی نے آ کر میرے سامنے بریک لگائی اور اندر سے اسی دوکان کا مالک نکلا میں نے اس دوکان دار کو پہلی نظر میں پہچان لیا اور تھوڑی دیر مجھے غور سے دیکھنے کے بعد وہ دوکاندار بھی مجھے پہچان گیا وہ مجھے انتہائی عاجزی اور خوش اسلوبی سے ملا بہت عزت کے ساتھ بٹھایا میرے لیئے بہترین ساناشتا آرڈر کیا اور ایک بہت ہی بہترین پائے کا پیالہ اٹھا کر دوکان میں لگے پردے کے پیچھے چلا گیا میری دانست میں مجھے جواب مل گیا کہ یہ شخص اپنے لیئے بہترین بوٹی اور گودا الگ کرتا تھا مگر پھر بھی میں دوکان کے مالک سے یہ سوال کرنے کی ٹھان چکا تھا لہٰذا تھوڑی دیر بعد جب وہ فارغ ہو کر باہر آیا تو ہاتھ دھو کر میری ٹیبل پر آ بیٹھا۔۔۔۔ میں بھی ناشتہ کر کے فارغ ہو چکا تھا اور اس کے انتظار میں بیٹھا تھا اس نے آتے ہی ایک بار پھر میرا حال احوال دریافت کیا مجھ سے قریبی عزیزوں کی طرح میری فیملی کے متعلق پوچھا میں نے بھی سب باتوں کا سرسری سا جواب دیا اور آخر میں اپنے ذہن میں موجود سوال کو اس دوکان دار کے سامنے رکھ دیا اور بتایا کہ یہ سراسر بے ایمانی ہے آپ بہترین چیز اپنے لیئے الگ کر کے رکھ لیتے ہیں اس حرام کی کمائی سے آپ نے گاڑی بھی خرید لی ہے میری بات سن کر وہ مسکرایا اور پھر مجھے کہا تم اب بھی بچے ہو اس کے بعد اس نے مجھے جو کہانی سنائی اس کے اختتام پر ہم دونوں رو رہے تھے۔۔۔ ہوٹل کے مالک نے بتایا کہ میرا نام فہیم ہے میں سا ہواڑی شاپ پر رہتا ہوں میں جو بہترین بوٹیاں اور ہڈیوں کا گودا الگ کرتا تھا وہ ایک عورت جو روزانہ مجھ سے مانگنے آتی تھی اسے دیتا تھا آج وہ عورت بوڑھی ہو چکی ہے چلنے پھرنے سے عاجز ہے جس پردے کے پیچھے میں کھانا لے کر گیا تھا وہ وہیں بیٹھی ہوئی تھی میں نے اس کے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا اس کا منہ صاف کیا اور اپنے ہاتھ صاف کر کے باہر آ گیا میں اس عورت کو نہیں جانتا حقیقت یہ ہے کہ مجھے یہ بھی نہیں پتہ یہ مسلمان ہے یا نہیں مگر یہ مجھ سے مانگتی اللہ کے نام پر تھی اسے نماز روزہ یا کلمے کا کچھ پتہ نہیں تھا مگر چونکہ وہ میرے خالق کے نام پر مانگتی تھی اور مجھے پتہ تھا کہ میرے مالک نے ہی اسے میرے در پر بھیجا ہے اس لیئے میں سب سے بہترین بوٹی اور گودا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی گئی اس عورت کے لئے رکھ لیتا تھا۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگنے آنے والے کسی شخص کو آج تک میں نے خالی ہاتھ نہیں لوٹایا کیوں کہ میں بچپن میں یتیم ہو گیا تھا میری ماں لوگوں کے گھروں میں کام کرتی تھی بعض دفعہ جب کام نہیں ملتا تھا تو فاقے کرنے پڑتے تھے ان

فاقوں کو میری ماں تو برداشت کر لیتی تھی مگر میں نہیں جھیل پاتا میری ماں مجھے لے کر مانگنے نکلتی تھی میری ماں اللہ کے نام پر لوگوں سے فقط میرے لیئے ایک روٹی کا سوال کرتی تھی تو بھی بہت سارے لوگ میری ماں کو دھتکار دیتے تھے میں نے اپنے کانوں سے سنا تھا لوگ میری ماں سے کہتے تھے کہ "رات میرے ساتھ گزارو تو صبح تم دونوں ماں بیٹے کو جہاں سے کہو گی کھانا کھلا دوں گا" میری ماں چپ چاپ آنسو بہاتے ہوئے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے چل دیتی تھی اور گاڑی میں بیٹھے صاحب لوگ پیچھے سے قہقہے لگا رہے ہوتے تھے میں نے ماں کے پیچھے ہی نان چنے اور سری پائے کی ریڑھی لگائی تھی اللہ تعالیٰ نے الحمدللہ مجھے رزق دینا بھی شروع کر دیا مگر تب تک بھوک سہہ سہہ کر میری بہت ساری بیماریوں کا شکار ہو چکی تھی میرا کاروبار چمکنے سے پہلے میری ماں مر گئی مگر مرتے وقت میری ماں نے مجھے ایک بات کہی تھی "کسی بھوکی اور مجبور عورت سے اس کی بھوک یا مجبوری کے بدلے جسم نہ خریدنا"

ازبکستان، تیسری نشاۃ ثانیہ، مستقبل کا تصور، ازبکستان کے ماضی اور مستقبل پر ایک فلسفیانہ نظر، ایک مضمون ایک کتاب جو جلد ہی پاکستانی قارئین کی خدمت میں پیش کی جائے گی

تحریر: طاہر فاروق، محمد اسحاق خان

ازبکستان تیسری نشاۃ ثانیہ مستقبل کا تصور ایک فکرانہ صحافتی مضمون ہے جو ازبکستان کے رہنما شوکت میر ضیایف کے فلسفے اور خیالات کو ظاہر کرتا ہے، یعنی انسانی سوچ کے بارے میں ایک کتاب ہے جو کہ جلد ہی پاکستانی قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے، یہ کتاب کس نے لکھی ہے اور کیوں کر منظر عام پر آ رہی ہے۔ آیئے مختصر جائزہ لیتے ہیں۔

ازبکستان کے دارالحکومت تاشقند میں رہنے والے تجربہ کار صحافی محمد عباس خان نے صدر ازبکستان کے خیالات کو اردو میں پیش کیا ہے، محمد عباس خان 1981 سے تاشقند میں مقیم ہیں وہ ازبکستان کی وزارت خارجہ کے پریس ڈیپارٹمنٹ میں ایک غیر ملکی صحافی کی حیثیت سے رجسٹرڈ ہیں جس کی وجہ سے انہیں موقع ملا کہ پچھلے سالوں میں وسطی ایشیاء میں ہونیوالی تبدیلیوں کا بغور جائزہ لے سکیں۔ ازبکستان کی روز بروز ہونیوالی ترقی کا مشاہدہ کر سکیں، یہاں یہ واضح کرنا ہوگا کہ ان کو ازبکستان میں گولڈن قلم ایوارڈ سے نوازا جا چکا ہے انہیں ازبکستان کے دوست کی حیثیت سے سرٹیفکیٹ سے بھی نوازا گیا عباس خان نہ صرف پاکستانی اخبار روزنامہ اتحاد کے نمائندہ ہیں بلکہ وہ تاشقند پولی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ میں ماسٹر آف سائنس ان میکینکل انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کر چکے ہیں، جوانی کے زمانہ میں ان کا تھیسس میکینکل روبوٹس کے بارے میں تھا۔ انہوں نے تب وہ مشینیں بھی ایجاد کیں، یہ انسٹی ٹیوٹ البیرونی کے نام سے سائنس اور ٹیکنالوجی کے علم کو آگے بڑھا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عباس خان کو یہ فخر حاصل ہے کہ ان کا دور جوانی اور حاصل کیا گیا علم ازبکستان کے ماضی حال اور ازبیک نشاۃ ثانیہ سے منسلک ہے۔ عباس خان نہ صرف پاکستان کے اخبارات جنگ، نوائے وقت، اخبار جہاں، ڈیلی اشتراک کے علاوہ نوائے جنگ لندن میں لکھتے رہے ہیں بلکہ وہ ایک لمبے عرصہ تک ازبکستان ریڈیو کے اردو شعبے سے بھی وابستہ رہے ہیں۔

عباس خان نہ صرف خود بلکہ ان کا خاندان بھی ازبکستان میں قیام پذیر رہا، ان کی زوجہ تاشقند اورینٹل انسٹی ٹیوٹ میں اردو پڑھاتی رہی اور ان کی بیٹی تاشقند کے ابوعلی سینا نامی انسٹی ٹیوٹ میں طب کے شعبے میں تعلیم حاصل کرتی رہی ہیں اور آج کل پاکستان میں بحریہ ٹاؤن کے ایک ہسپتال میں کام کر رہی ہیں۔

اس طرح عباس خان اور اس کے خاندان کو موقع ملا کہ وہ ایک لمبے عرصہ تک ازبیک قوم کو قریب سے دیکھ سکیں ان کی عادات کا مطالعہ کر سکیں اور مستقبل کے بارے میں اس قوم کے خیالات اور خواہشوں کا جائزہ لے سکیں، تاشقند میں ایک لمبے قیام کے دوران انہیں موقع ملا کہ وہ بار بار ازبکستان کے مختلف دیہاتوں اور شہروں کا قریب سے جائزہ لیں۔ خاص طور پر سمرقند بخارا اور تاشقند میں ہونیوالی سرکاری تقریبات، غیر ملکی وفود کی آمد اور ان سے ازبیک قوم کے رہنماؤں کی ملاقاتوں اور مذاکروں کا قریب سے مشاہدہ کر سکیں، ازبیک قوم کے قابل عزت رہنما جناب شوکت میر ضیایف کے خیالات کا مطالعہ اور ازبکستان کے مستقبل پر ان کے اثرات کا مطالعہ عباس خان کا اہم مشغلہ تھا، اس دوران ان کے ذہن میں یہ خیال بار بار گردش کرتا رہا کہ اس زرخیز سرزمین میں جہاں ابوعلی ابن سینا البیرونی، الخوارزمی، حضرت امام بخاری، حضرت امام ترمذی، خواجہ بہاؤالدین نقش بندی، تیمور الغ بیگ اور بابر جیسے انسانیت کے عظیم رہنما پیدا ہوئے۔ تو کیا یہ سرزمین زرخیز نہیں ہے، کیا یہ واقعی ایسی سرزمین نہیں ہے کہ اس کی زرخیزی سے ایک بار پھر عظیم لوگ عظیم رہنما پیدا ہو سکیں اور دنیا کی خدمت کا عظیم کام سرانجام دے سکیں، تب یہاں پر واضح ہوا کہ آخر ازبکستان کے موجودہ صدر شوکت میر ضیایف کیوں اور کس لئے تیسری نشاۃ ثانیہ کا تصور پیش کرتے ہیں، وہ نہ صرف اپنی قوم کو منظم کر کے اس معاملے میں آگے بڑھ رہے ہیں بلکہ اس عظیم مقصد کیلئے اپنی قوم کی رہنمائی بھی کر رہے ہیں، وہ ہمسایہ ریاستوں سے اچھے تعلقات قائم کر رہے ہیں، وسطی ایشیاء جنوبی ایشیاء دوستانہ اور کاروباری تعلقات کو ترقی دے رہے ہیں، شاہراہ ریشم کو ایک نیا جنم دے رہے ہیں تو آخر اس پاکستانی صحافی نے اپنے خیالات اپنی قوم اور اردو قارئین کے سامنے پیش کرنے کی ٹھانی یوں "ازبکستان تیسری نشاۃ ثانیہ مستقبل کا تصور" نامی کتاب سامنے آئی جو کہ جلد ہی پاکستانی قارئین کے سامنے پیش کی جائے گی۔

عظیم آباؤ اجداد کے روحانی ورثے کی بنیاد پر تیسری نشاۃ ثانیہ کا خیال نہ صرف سیاسی اقدام کے طور پر بلکہ مستقبل کیلئے ایک انسانی اور ثقافتی پلیٹ فارم کے طور پر بھی ظاہر ہوتا ہے، یہ تاریخ اور مستقبل کے ساتھ مصنف کی بے تکلف گفتگو ہے، ایک عظیم نشاۃ ثانیہ کے خیال کا زندہ رد عمل جی ہاں وہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں، ان کے گھروں میں ان کا رہن سہن دیکھتے ہیں۔ وہ ان کے طور اطوار کا جائزہ لیتے ہیں، صدر شوکت میر ضیایف کے خیالات کس طرح قوم پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ عام لوگ ان پر کیا رد عمل دے رہے ہیں، ازبکستان کے نوجوان کس طرح اس محبت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور بزرگ کس طرح اپنے روحانی ورثے کو آج کی نئی نسل تک منتقل کر رہے ہیں۔

عورتیں، مرد، بچے بوڑھے اور جوان لوگ کتنے خلوص سے جناب شوکت میر ضیایف کے خیالات کی حمایت کر رہے ہیں اور مل جل کر ایک مشترکہ ترقی یافتہ مستقبل کو تعمیر کر رہے ہیں، تب مصنف آزادانہ طور پر کھلے دل سے اپنے قاری کے ساتھ اپنے خیالات بھی عرض کرتا ہے۔

چار سو چھیالیس صفحات پر مشتمل یہ کتاب ایک فکر انگیز گفتگو کی دعوت دیتی ہے جہاں تاریخ دیوار کی بجائے پل بن جاتی ہے اور مستقبل تصادم کی بجائے شراکت داری بن جاتا ہے۔ اس سے مزید گہرائی سے یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ کس طرح ازبکستان ثقافتی احیاء لوگوں کے مکالمے اور تخلیقی تعاون کیلئے ایک پل یا پلیٹ فارم بن رہا ہے، تیسری نشاۃ ثانیہ کا اقدام جناب شوکت میر ضیایف کی طرف سے پیش کیا گیا ہے جو کہ ایک وسیع انسانی وژن کے رہنما ہیں، یہی وژن اس کتاب میں روشن خیالی، امن اور مکالمے پر مبنی گہری تبدیلی کے منصوبے کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

کتاب میں یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ ایک قوم جو اپنے آپ کو تبدیل کرنے کے قابل ہے، بلاشک وہ اس قابل ہوتی ہے کہ اپنی زندگی اور سماجی ماحول تبدیل کر سکے تب وہ یقیناً نیک مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے تب مصنف اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ

ازبیک قوم اپنے رہنما کی قیادت میں لازمی طور پر وہ مقاصد حاصل کرے گی جن کا اظہار تیسری نشاۃ ثانیہ کے طور پر کیا جا رہا ہے، مصنف کی طرف سے اس کتاب کا انتساب "نیک ازبیک عوام کے نام گہری عزت اور پر خلوص احساس کے ساتھ" کیا گیا ہے، کتاب میں نہ صرف پہلی نشاۃ ثانیہ اور دوسری نشاۃ ثانیہ کا عمومی جائزہ پیش کیا گیا ہے بلکہ ازبکستان کے ماضی اور مستقبل پر ایک فلسفیانہ نظر بھی ڈالی گئی ہے۔

ازبکستان تیسری نشاۃ ثانیہ پر بات کرتے ہوئے مصنف ازبکستان پاکستان دوستانہ معاملات اور تیسری نشاۃ ثانیہ کے لئے دونوں ممالک کے باہمی دوستانہ کردار کو بھی نہیں بھولے، ایک تصویر میں ازبکستان کے صدر جناب شوکت میر ضیایف پاکستان کے وزیراعظم جناب محمد شہباز شریف سے دوستانہ مصافحہ کر رہے ہیں یاد رہے اس کتاب کیلئے پاکستان کے وزیراعظم جناب محمد شہباز شریف نے اپنا پیغام بھی دیا ہے جس میں وہ فرما رہے ہیں۔

"عظیم خیالات زندہ رہتے ہیں جہاں سچائی انصاف اور ہم آہنگی کے لئے جدوجہد ہوتی ہے، کتاب ازبکستان تیسری نشاۃ ثانیہ مستقبل کا تصور تلاش کی کتاب ہے، عکاسی کی کتاب ہے جس کا مقصد تہذیب کے مستقبل کیلئے حقیقی معیارات کی نشاندہی کرتا ہے وہ مزید لکھتے ہیں۔ یہ کتاب ازبکستان میں تیسری نشاۃ ثانیہ کی بنیاد ڈالنے کے تصور کی گہری تفہیم میں حصہ لیتی ہے، ایک پہل جو میرے عظیم دوست جناب شوکت میر ضیایف نے پیش کی ہے یہ خیال عظیم ازبیک لوگوں کے عظیم آباؤ اجداد کے روحانی ورثے سے نکلتا ہے اور نہ صرف ماضی بلکہ پوری انسانیت کے مستقبل سے بھی مخاطب ہوتا ہے۔

2025ء میں میں نے اپنے ازبکستان کے دورے کے دوران سمرقند میں خضر یادگاری کمپلیکس کا دورہ کیا، اس لمحے مجھے ایک گہرے احساس نے نئے جوش کے ساتھ اپنی لپیٹ میں لے لیا، یہ قدیم سرزمین واقعی عظیم مفکرین الہیات اور روحانی متلاشیوں کا گہوارہ ہے۔ اپنے عزیز دوست عزت مآب شوکت میر ضیایف کے ساتھ ذاتی گفتگو کے دوران مجھے یقین ہو گیا کہ ہمارے ممالک کے مشترکہ خیالات اور سٹریٹجک خواہشات، قومی طویل المدتی ترقیاتی پروگراموں کی مماثلت، ازبکستان اور پاکستان دونوں میں پائیدار اقتصادی ترقی کو یقینی بنانے کی خواہش ظاہر ہوتی ہے۔

پاکستان کے وزیراعظم جناب محمد شہباز شریف اپنے پیغام میں مزید لکھتے ہیں۔ "ازبکستان کے صدر شوکت میر ضیایف نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان کے ساتھ مل کر ہم نہ صرف دونوں ممالک کے درمیان بلکہ وسطی اور جنوبی ایشیاء کے تزویراتی لحاظ سے اہم خطوں کے درمیان بھی تعاون کا ایک عظیم پل تعمیر کر رہے ہیں، یہ بات خوش آئند ہے کہ اس وقت میں اور ازبکستان کے رہنما وسطی اور جنوبی ایشیاء کے باہمی روابط کو مضبوط بنانے کے مقصد سے بڑے پیمانے پر مشترکہ نقل و حمل اور مواصلاتی منصوبوں پر عملدرآمد کو تیز کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایسا کرنے سے ہم نہ صرف عظیم شاہراہ ریشم کی روایات کو زندہ کرتے ہیں بلکہ انہیں نئے معنی بھی بتاتے ہیں۔ ہم تعاون، باہمی اعتماد اور پائیدار ترقی کے نئے مواقع پیدا کرتے ہیں، جہاں سامان کی نقل و حرکت، خیالات، ثقافتوں اور انسانی اتحاد کی ترقی ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔

وزیراعظم پاکستان مصنف کے بارے میں یوں لکھتے ہیں۔ "باصلاحیت پاکستانی صحافی اور مصنف محمد عباس خان نے کتاب "ازبکستان: تیسری نشاۃ ثانیہ، مستقبل کا تصور" لکھی ہے جو ملک میں رونما ہونیوالی تبدیلیوں کے پرعزم سے ہو کر ماضی، حال اور مستقبل کے بارے میں انہیں اپنے گہرے تجزیے اور نظریاتی غیر جانبداری سے ممتاز کرتی ہے ان کا کام صرف حقائق کو ریکارڈ ہی نہیں کرتا بلکہ عمل کے جوہر کو سمجھنے، اندرونی محرکوں اور ممکنہ ترقی کے راستوں کو بھی ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے، خان کی کتاب صرف ایک تجزیاتی کام نہیں ہے بلکہ اس دور کا فلسفیانہ آئینہ ہے مجھے پورا یقین ہے کہ ازبکستان کے تجربہ سے پاکستان فائدہ اٹھا سکتا ہے۔"

وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان جناب محمد شہباز شریف آخر میں یوں لکھتے ہیں۔ "مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب انسانیت کی تقدیر، روشن خیالی کی قدر، اور ایک نئی عالمی انسانیت کی تشکیل میں مشرق کے کردار کے بارے میں ایک عظیم مکالمے کا باعث ہوگی"۔ کتاب "ازبکستان: تیسری نشاۃ ثانیہ مستقبل کا تصور" میں عمومی انداز میں موضوع پر تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے۔ مصنف نے بڑے سادہ اور کھلے انداز میں وضوح سے انصاف کیا ہے، تاریخی طور پر پہلی اور دوسری نشاۃ ثانیہ" کے آئینے میں تاریخ کے صفحات کو کھنگالا گیا ہے، تاریخ کی روشنی میں اس سوال کا جواب تلاش کیا گیا ہے کہ اس زرخیز سرزمین میں جس میں ایسی عظیم شخصیات پیدا ہوئیں جنہوں نے علم اور سائنس، روحانی اور دنیاوی موضوعات پر دنیا بھر کی قیادت کی۔ جنہوں نے دنیا بھر کے ممالک کے کلچر و ثقافت، تعمیر و تربیت کے علم کو ازبکستان میں لاگو کیا اور دونوں ترقی یافتہ ادوار میں دنیا کی قیادت کی، کتاب میں دوسری نشاۃ ثانیہ اور اس کے پھیلاؤ اور حجم کے ساتھ اس کا تعلق برصغیر پاک و ہند خاص طور پر موجودہ پاکستان کے علاقے کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ کتاب میں صدر محترم جناب شوکت میر ضیایف کے علم و دانش اور موضوع کی مناسبت سے ان کے تصورات و خیالات کو پیش کیا گیا ہے اس سلسلے میں ان کی تقاریر، تحریروں اور غیر ملکی لیڈروں کے ساتھ ان کے مذاکرات عالمی تنظیموں کے ساتھ ان کے مکالمے وغیرہ سب کچھ سے استفادہ کیا گیا ہے، صدر شوکت میر ضیایف کس طرح اپنی قوم کے سامنے تیسری نشاۃ ثانیہ کا تصور پیش کرتے ہیں اور کس طرح ان کی قوم اس تصور کو نہ صرف قبول کرتی ہے بلکہ ان کے پیش کردہ راستے پر عمل پیرا ہے، کتاب کا باب اول تیسری نشاۃ ثانیہ کو نئے دور کے ماڈل کے طور پر پیش کرتا ہے اور اس بارے میں میرے خیالات کو الفاظ کا رنگ دیتا ہے۔ زندہ جاوید خیالات، عظیم خیالات، یادوں کی طرح ہوتے ہیں، ان کا سرچشمہ ماضی میں ہے، حال موجودگی میں اور مستقبل سمندر کے ساتھ چلتا ہے۔ جی ہاں، ان تصورات کی روشنی میں ازبکستان کے ماضی، حال اور مستقبل کو پیش کیا گیا ہے، لیکن معاملہ تاریخ پر صرف کہانی کے طور پر روشنی ڈالنا ہی نہیں بلکہ ان ادوار میں علم و حکمت کیلئے پہلی اور اس میں موجودہ ازبیک علاقے میں جنم لینے والی عظیم شخصیات کا کیا کردار تھا، اس سب کو بیان کیا گیا ہے، ان خیالات اور تفصیلات سے مصنف پرجوش انداز میں علم کے پھیلاؤ اور بہاؤ کو روانی سے بیان کرتے ہوئے مستقبل کے اس سمندر سے ملنے کو بے چین ہو جاتا ہے جو کہ تیسری نشاۃ ثانیہ کی طرح کسی بھی حد میں قید نہیں ہونا چاہتا، تب مصنف پکار اٹھتا ہے اور اس علاقے کی تعریف یوں بیان کرتا ہے "حکمت، روشن خیالی اور روحانی عظمت کی صدیوں بھری آماجگاہ، اس سرزمین کی تاریخ ایک ابدی آگ کی طرح ہزاروں سال تک روشن خیالی اور روحانی کی راہیں تلاش کرتی رہی ہے"۔

مصنف چوتھے باب میں ازبکستان کی تاریخ کو سائنس کی تاریخ اور ایجادات و دریافتوں کی سرزمین قرار دیتا ہے۔ تب آگے بڑھتے ہوئے مصنف تیموری نشاۃ ثانیہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہتا ہے جس کے پاس طاقت اور علم ہے وہ مستقبل کا انتظار نہیں کرتا بلکہ وہ اسے تخلیق کرتا ہے، پھر مصنف ازبکستان اور پاکستان کے آپسی رشتوں، تاریخ میں ان کے کردار پر بحث کرتے وہ انہیں تیسری نشاۃ ثانیہ کے فعال معمار قرار دیتا ہے۔ وہ اس موضوع پر کچھ یوں بات کرتا ہے۔ "ازبکستان اور پاکستان تاریخ اور وقت کی روح سے پیدا ہونیوالا مکالمہ" مصنف اس پر روشنی ڈالتا ہے کہ اس کے خیال میں نشاۃ ثانیہ کا آغاز سائنس اور روشن خیالی سے ہوتا ہے، وہ سائنس کو ترقی کی کنجی قرار دیتا ہے اور اس پر زور دیتا ہے کہ روشن خیالی وہ دروازہ ہے جسے انسان کو خود کھولنا چاہیے، وہ کہتا ہے مستقبل ان کا ہے جو دروازے کھولتے ہیں دیواریں نہیں بناتے اور وہ تیسری نشاۃ ثانیہ کو شاہراہ ریشم کی وارث قرار دیتا ہے۔

اپنی اس سادہ سی کتاب اور کھلے خیالات میں مصنف ان جذبات و احساسات کو یوں بیان کرتا ہے کہ ازبکستان اس کی قوم اور رہنما کے خیالات اور عملی اقدامات واضح ہو جاتے ہیں وہ کہتا ہے۔ "ازبکستان ایک سرزمین ہی نہیں بلکہ مہربانی کا مقدس آئینہ ہے۔ جو آسمانوں کی روشنی اور لوگوں کے فیاض دل کی عکاسی کرتا ہے اور جو بھی یہاں کھلے دل کے ساتھ رہتا ہے اسے اپنی جنت کا ٹکڑا مل چکا ہے وہ واضح کرتا ہے کہ اس کے عظیم صدر اور فیاض رہنما شوکت میر ضیایف آج اعتماد کے ساتھ لوگوں کو روشنی اور معنی کی راہ پر گامزن کر رہے ہیں جہاں ماضی بوجھ نہیں بلکہ طاقت کا ذریعہ ہے اور مستقبل تخلیق کیلئے ایک جگہ ہے وہ صرف ملک پر حکمرانی نہیں کرتے وہ لوگوں کے وقار، تاریخی یادوں اور خوابوں میں بیدار ہوتے ہیں اور نہ صرف تعاون کا مطالبہ کرتے ہیں بلکہ اس کی زندہ مثال بھی بن جاتے ہیں، دلوں، ثقافتوں اور دوریوں کو جوڑنا، مکالمے کے لئے ان کی کوشش کوئی سیاسی اشارہ نہیں ہے بلکہ انسانیت پرستی کا مظہر ہے اور اس گہرے یقین کا اظہار ہے کہ حقیقی ترقی صرف اسی وقت ممکن ہے جہاں اچھائی اور باہمی اعتماد کا راج ہو۔ یہ خیال ازبکستان کے صدر کے اعلان کردہ مستقبل کے فارمولے میں واضح طور پر شامل ہے۔ یہ صرف الفاظ نہیں بلکہ اس زمانے کی زندہ نبض ہے اور کل کے لئے جدوجہد کرنے والی قوم کا جذبہ ہے۔ یہ فارمولا ایک عہد نامہ کی طرح ہے کہ ایک ایسی قوم جس نے ہر لمحہ کو موقع میں ہر موقع کو کامیابی میں ہر اور فتح کو نئی بلندیوں کی مضبوط بنیاد میں بدلنا سیکھ لیا۔ وہ واقعی ایک عظیم قوم کے لقب کی مستحق ہے۔ یہ صرف نعرہ نہیں یہ طریقہ ہے۔ ازبکستان کے صدر فخر اور گہرے خلوص کے ساتھ کہتے ہیں، ایسے لوگوں کیلئے فرض ادا کرنا میرے لئے ایک بہت بڑی خوشی اور اعلیٰ ترین اعزاز ہے۔

ان الفاظ میں جھوٹ نہیں بلکہ اعتراف ہے ایک ایسے شخص کا جو لاکھوں لوگوں کی قسمت میں زندگی بسر کرتا ہو ان کی امیدوں اور خوابوں کا دم بھرتا ہو۔

جی ہاں۔ یہ اس شخص کا دلی رد عمل ہے، ایک ایسی قوم کیلئے جو عظیم امنگوں سے متاثر ہو۔ ایک ایسی قوم جو کل پر یقین رکھتی ہے اور کھلے دل و تعمیری توانائی کے ساتھ اسکی طرف بڑھ رہی ہو۔

عوام کی خدمت کا مطلب مستقبل کی خدمت کرنا ہے، ایسے ہی دلنشین الفاظ میں میں تیسری نشاۃ ثانیہ کے حقیقی جوہر کو محسوس کرتا ہوں۔ ایک تجریدی خیال کے طور پر یقین نہیں۔ بلکہ قومی جذبے کو بیدار کرے۔ علم ثقافت اور انسانی وقار کو بلند کرنے کے ایک زندہ عمل کے طور پر یہ صرف تبدیلی کا وقت نہیں ہے یہ اپنی بلندیوں کی طرف زبردست واپسی کا وقت ہے۔

کیونکہ جناب شوکت میر ضیایف کی قیادت میں ازبکستان ہم آہنگی کی جگہ میں تبدیل ہو رہا ہے جہاں پر آواز سنی جاتی ہے ہر اقدام کی حمایت کی جاتی ہے اور ہر قدم انسانیت کی لازوال اقدار کے ساتھ اٹھایا جاتا ہے۔

یہ صرف اک جزیرہ نہیں بلکہ ہم آہنگی کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے ایک ایسی سرزمین جہاں انسان خود کو دوبارہ تلاش کرتا ہے اور دنیا کا یہ مبارک گوشہ تمام لوگوں کیلئے کھلا ہے جو اپنے خیالات اور خواہشات کا اشتراک کرنے کیلئے تیار ہیں تاکہ دنیا کو ایسی ہی اور اتنا ہی خوشحال بنایا جا سکے جیسے کہ جنت۔

مصنف اپنے اس مضمون اور اپنی اس کتاب کا خاتمہ ان الفاظ سے کرتا ہے۔ "اس کتاب میں میرے پیارے قارئین میں نے زمین کے اس مبارک گوشے کے ماضی اور حال کے بارے میں بات کی ہے یعنی زمین پر حقیقی جنت شاید اس کتاب کے الفاظ آپ کو نہ صرف تاریخ کی آواز سننے میں مدد کریں بلکہ آسمان کی سرگوشی بھی، آپ کو ایک شخص کے خالق کے ساتھ اس زمین پر جس پر وہ رہتے ہیں اور جس سچائی کیلئے وہ کوشش کرتے ہیں کے ساتھ تعلق کی یاد دلائے۔

تو قارئین اکرام آپ خود اپنے نتائج اخذ کر سکتے ہیں، اپنے دل کی خاموش گہرائی میں جس میں حقیقی خوش خیالیاں خیالیاں جنم لیتی ہیں۔

پاکستان کے سابق ٹیسٹ کرکٹر برمنگھم میں انتقال کر گئے

مشتاق، ظہیر عباس، وزیر محمد، قمر احمد کی یادگار تصویر

برمنگھم (نمائندہ نوائے جنگ)

سابق ٹیسٹ کرکٹر وزیر محمد پچانوے برس کی عمر میں برمنگھم میں انتقال کر گئے۔ خاندانی ذرائع نے ان کے دنیا سے رخصت ہونے کی تصدیق کر دی ہے۔ محمد برادرز کے سب سے بڑے بھائی وزیر محمد کا شمار پاکستان کے معتبر ترین کرکٹرز میں ہوتا تھا۔ وزیر محمد نے 1952 سے 1959 تک پاکستان کے لیے 20 ٹیسٹ میچز کھیلے جس میں انہوں نے دو سنچریوں اور تین نصف سنچریوں کی مدد سے 801 رنز بنا رکھے تھے۔ وزیر محمد برمنگھم کے اسپتال میں گزشتہ دس روز سے زیر علاج تھے۔ وزیر محمد بھارت کا دورہ کرنے والی پہلی پاکستان ٹیم کا حصہ بھی تھے۔ پانچ محمد برادران میں وزیر محمد سب سے بڑے تھے، دیگر بھائیوں میں حنیف محمد اور رئیس محمد پہلے ہی انتقال کر گئے ہیں۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیئرمین محسن نقوی سمیت دیگر حکام نے مرحوم کے خاندان کے ساتھ اظہار تعزیت کیا ہے۔

پاکستان کے امریکہ کے ساتھ معدنیات کے شعبے میں تعاون اور افغان سرحد پر جھڑپوں کے بارے میں چین نے کیا کہا؟

(خصوصی رپورٹ)

چینی وزارت خارجہ کا کہنا ہے کہ اسے پاکستانی حکام کی جانب سے یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ امریکہ کے ساتھ اس کے کاروباری معاملات سے چینی مفادات کو نقصان نہیں پہنچے گا۔ جبکہ چین نے پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحدی جھڑپوں کے بعد دونوں ملکوں کو تحمل کا مظاہرہ کرنے کی تلقین کی ہے۔

13 اکتوبر کو چینی وزارت خارجہ کے ترجمان لین جیان سے پاکستان سے متعلق دو سوالات پوچھے گئے۔ پہلا سوال یہ تھا کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحدی جھڑپوں پر چین کا کیا موقف ہے۔

خیال رہے کہ سنیچر کی شب پاکستان اور افغانستان کی سرحد پر جھڑپیں ہوئی تھیں جن میں پاکستانی فوج کے مطابق اس کے سکیورٹی اہلکاروں سمیت 23 پاکستانی مارے گئے تھے۔

آئی ایس پی آر کی جانب سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا تھا کہ مصدقہ انٹیلی جنس اندازوں اور نقصانات کے تخمینے کے مطابق 200 سے زیادہ طالبان اور اس سے منسلک شدت پسندوں کو ہلاک کیا گیا ہے جبکہ زخمیوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ افغان طالبان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے دعویٰ کیا تھا کہ کارروائیوں کے دوران 58 پاکستانی سکیورٹی اہلکار اور طالبان کے نو اہلکار ہلاک ہوئے تھے۔

دریں اثنا چینی وزارت خارجہ سے پوچھا گیا دوسرا سوال پاکستان اور امریکہ کے درمیان نایاب معدنیات کے شعبے میں تعاون سے جڑا تھا۔

گذشتہ ماہ پاکستان کے فیلڈ مارشل عاصم منیر اور وزیر اعظم شہباز شریف نے وائٹ ہاؤس میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کی تھی۔ اس دوران پاکستان کی طرف سے امریکی صدر کو قیمتی پتھر پیش کیے گئے تھے۔

ستمبر میں پاکستان اور امریکہ کی دو بڑی کمپنیوں کے درمیان معدنیات اور لاجسٹکس کے شعبوں میں تعاون کے معاہدوں پر دستخط ہوئے تھے۔ وزیر اعظم پاکستان کے دفتر سے جاری بیان کے مطابق یہ کمپنیاں ابتدائی طور پر پاکستان میں معدنیات کے شعبے میں تقریباً 50 کروڑ ڈالر کی سرمایہ کاری کریں گی۔

'معدنیات کی برآمد پر سختیوں کا پاکستان سے تعلق نہیں'

چین نے پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحدی جھڑپوں پر تشویش ظاہر کی ہے۔ چینی وزارت خارجہ کے ترجمان کا کہنا تھا کہ 'امید ہے دونوں ملک وسیع مفادات کے تناظر میں تحمل کا مظاہرہ کریں گے، ایک دوسرے کے خدشات پر بات چیت کریں گے، تناؤ میں اضافے سے گریز کریں گے اور خطے میں امن و استحکام کے لیے ایک ساتھ کام کریں گے۔'

چینی وزارت خارجہ نے دونوں فریقین سے درخواست کی کہ ان ملکوں میں چینی شہریوں، منصوبوں اور اداروں کے تحفظ اور سلامتی کے لیے ٹھوس اقدامات کیے جائیں۔

بی بی سی اردو کی خبروں اور فیچرز کو اپنے فون پر حاصل کریں اور سب سے پہلے جانیں پاکستان اور دنیا بھر سے ان کہانیوں کے بارے میں جو آپ کے لیے معنی رکھتی ہیں۔

اس کے بعد بیجنگ کے سرکاری اخبار گلوبل ٹائمز نے چینی وزارت خارجہ کے ترجمان لین جیان سے یہ سوال کیا کہ کیا پاکستان کی جانب سے نایاب معدنیات کی امریکہ برآمد کے لیے مبینہ طور پر چینی سامان اور ٹیکنالوجی استعمال کی گئی اور کیا اسی وجہ سے چین نے نایاب معدنیات کی برآمدات کے حوالے سے سختیاں بڑھا دی ہیں۔

اس پر چینی وزارت خارجہ کے ترجمان نے اپنے جواب میں کہا کہ 'پاکستان اور چین کے درمیان معدنیات کے شعبے میں تعاون کے بارے میں 'پاکستان اور چین نے بات چیت کی ہے۔'

لین جیان کا کہنا تھا کہ پاکستان (کے حکام) نے زور دیا ہے کہ امریکہ کے ساتھ کاروبار کبھی بھی چینی مفادات یا چین کے ساتھ تعاون کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔'

انھوں نے مزید کہا کہ 'پاکستانی رہنماؤں نے اپنے امریکی ہم منصب کو جن معدنیات کے نمونے تحفے میں پیش کیے وہ قیمتی پتھروں کے خام نمونے ہیں جنھیں مقامی مارکیٹ سے خریدا گیا تھا۔'

انھوں نے ایسی اطلاعات کی تردید کی کہ جن میں دعویٰ کیا جا رہا تھا کہ چین نے پاکستان کی وجہ سے نایاب معدنیات کی برآمدات پر سختیاں بڑھائی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ان اقدامات کا 'پاکستان سے کوئی تعلق نہیں' بلکہ اس کا مقصد عالمی امن و استحکام اور عدم پھیلاؤ کی ذمہ داریاں ہیں۔

چین نے نایاب معدنیات کی برآمد پر سختیاں کیوں کی؟

گذشتہ ہفتے چین نے جدید ٹیکنالوجی کی مینوفیکچرنگ میں استعمال ہونے والے نایاب معدنیات کی برآمدات پر سختیاں بڑھائی ہیں۔

ایک اندازے کے مطابق چین عالمی سطح پر قریب 90 فیصد ایسے نایاب معدنیات کی پراسیسنگ کرتا ہے جو جدید ٹیکنالوجی جیسے سمارٹ فون سے لے کر سولر پینل سمیت ہر چیز میں استعمال ہوتی ہیں۔ خیال ہے کہ رواں ماہ چینی صدر شی جن پنگ اور امریکی ہم منصب ڈونلڈ ٹرمپ کی ملاقات میں یہ موضوع بھی زیر بحث آئے گا۔

خیال رہے کہ ٹرمپ نے چین پر 100 فیصد اضافی ٹیرف عائد کرنے کی دھمکی دی تھی جسے بیجنگ نے دہرا معیار قرار دیا۔

بیجنگ نے پہلے سے ہی اس ٹیکنالوجی کی پراسیسنگ پر سختیاں عائد کی ہوئی تھیں۔ اس معاملے میں غیر ملکی تعاون کی بھی اجازت نہیں۔ مگر جمعرات کو باقاعدہ اس بارے میں اصول وضع کر دیے گئے ہیں۔

غیر ملکی کمپنیوں کو اب نایاب معدنیات کی قلیل مقدار کی برآمدات کے لیے بھی چینی حکومت کی اجازت درکار ہوگی اور انھیں اس کے استعمال کے مقصد کی وضاحت کرنا ہوگی۔

چینی وزارت تجارت نے تحقیق کے لیے بیٹریوں اور گریفائٹ کی کچھ اقسام کی برآمدات پر بھی ایسی سختیاں کر رکھی ہیں۔ یہ اجزا عالمی سپلائی چین کا اہم حصہ ہیں مگر زیادہ تر چین میں ہی بنائے جاتے ہیں۔

بیجنگ کا کہنا ہے کہ ان سختیوں کا مقصد قومی سلامتی کا تحفظ ہے۔ بظاہر اس کا مرکزی ہدف امریکہ سمیت بیرون ملک دفاعی مینوفیکچررز ہیں جو چین سے آنے والی نایاب معدنیات پر انحصار کرتے ہیں۔

اپریل میں واشنگٹن کے خلاف تجارتی جنگ کے دوران چین نے ایکسپورٹ کنٹرول لسٹ میں کئی نایاب معدنیات کا اضافہ کیا تھا جس سے عالمی سطح پر ان کی قلت پیدا ہو گئی تھی۔

مگر نئے اعلان سے واضح ہے کہ دفاعی مینوفیکچررز اور چپ انڈسٹری میں بعض کمپنیوں کو برآمدات کے لیے لائسنس کے اجرا کا امکان کم ہے۔

دلچسپ پیشرفت یہ بھی ہے کہ نایاب معدنیات کی کان کنی میں استعمال ہونے والی ٹیکنالوجی یا ایسی ٹیکنالوجی جس کے ذریعے نایاب معدنیات سے مقناطیس بنائے جاتے ہیں، اس کی تجارت چینی حکومت کی اجازت سے مشروط ہو گی۔

چینی کمپنیوں پر حکومتی اجازت کے بغیر نایاب معدنیات کے لیے غیر ملکی کمپنیوں کے ساتھ کام کرنے پر پابندی ہے۔ حالیہ اعلان سے یہ ظاہر ہوا ہے کہ مخصوص ٹیکنالوجی اور پراسیس پر بھی سختی بڑھائی گئی ہے۔ ان میں کان کنی، سمیلٹنگ اینڈ سپریشن، مقناطیسی مواد کی مینوفیکچرنگ اور دیگر وسائل سے نایاب معدنیات کی ری سائیکلنگ شامل ہے۔

اس اعلان کے امریکہ پر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں جس کے پاس نایاب معدنیات کی کان کنی کی صنعت تو ہے مگر اسے پراسیسنگ تنصیبات کی قلت کا سامنا ہے۔

مگر یہ چینی سختیاں ان امریکی اقدامات کا ردعمل ہیں جو مختلف ملکوں کو چپ بنانے والا سامان چین کو بیچنے سے روکتا ہے۔

امریکہ نے ایسے اقدامات کے ذریعے چین کو مصنوعی ذہانت کے عسکری مقاصد کے لیے طاقتور چپس بنانے سے روکا ہے۔

تجارتی امور کے ماہر الیکس کیپری کا خیال ہے کہ چین نے نئی سختیاں مخصوص وقت پر عائد کی ہیں کیونکہ رواں ماہ ٹرمپ اور شی جن پنگ کی ملاقات متوقع ہے۔

ان کے مطابق بیجنگ نے امریکہ میں الیکٹرونکس اور ہتھیاروں کی صنعت کو نشانہ بنایا ہے۔

نایاب معدنیات کیا ہیں؟

نایاب معدنیات یا ریئر ارتھس سے مراد 12 ایلیمنٹس ہیں جو کیمیائی اعتبار سے ملتے جلتے ہیں۔ انھیں جدید ٹیکنالوجی کی مصنوعات بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔

قدرتی طور پر ان کی بہتات پائی جاتی ہے مگر انھیں اس لیے نایاب ہی سمجھا جاتا ہے کیونکہ انھیں خالص شکل میں تلاش کرنا غیر معمولی ہوتا ہے۔ انھیں زیر زمین سے نکالنا بھی خطرناک سمجھا جاتا ہے۔

اگرچہ آپ ان نایاب معدنیات جیسے نیوڈیمیئم، یٹریئم اور یوروپیئم کے ناموں سے واقف نہیں ہوں مگر آپ کو ایسی مصنوعات کا علم ہوگا جن میں یہ استعمال ہوتے ہیں۔

مثلاً نیوڈیمیئم کو ایسے طاقتور مقناطیس بنانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو لاؤڈ سپیکر، کمپیوٹر ہارڈ ڈرائیو، الیکٹرک کار کی موٹر اور طیاروں کے انجن میں استعمال ہوتے ہیں۔ یوں یہ مصنوعات کا حجم کم رہتا ہے اور یہ موثر کارکردگی دکھاتے ہیں۔

ان نایاب معدنیات کی کھوج اور ریفائننگ میں چین کا غلبہ ہے۔ ریفائننگ کے عمل میں انھیں دیگر معدنیات سے الگ کیا جاتا ہے۔ بین الاقوامی انرجی ایجنسی (آئی ای اے) کا اندازہ ہے کہ دنیا میں 61 فیصد نایاب معدنیات چین میں پائے جاتے ہیں جبکہ یہیں ان کی 92 فیصد پراسیسنگ کی جاتی ہے۔

> چینی وزارت خارجہ کا کہنا ہے کہ اسے پاکستانی حکام کی جانب سے یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ امریکہ کے ساتھ اس کے کاروباری معاملات سے چینی مفادات کو نقصان نہیں پہنچے گا۔ جبکہ چین نے پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحدی جھڑپوں کے بعد دونوں ملکوں کو تحمل کا مظاہرہ کرنے کی تلقین کی ہے۔

سعد رضوی سمیت ٹی ایل پی قیادت کے خلاف انسداد دہشتگردی کی دفعات کے تحت مقدمہ درج: مرید کے میں پولیس آپریشن کے دوران کیا ہوا؟

(خصوصی رپورٹ)

پنجاب کے ضلع شیخوپورہ کے مریدکے سٹی تھانے میں تحریک لبیک پاکستان (ٹی ایل پی) کے سربراہ سعد حسین رضوی، ان کے بھائی انس رضوی اور جماعت کے متعدد رہنماؤں کے خلاف انسداد دہشتگردی ایکٹ اور دیگر دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

مریدکے سٹی میں یہ مقدمہ پولیس کی مدعیت میں درج کیا گیا ہے۔ ایف آئی آر کے متن کے مطابق سٹیج پر موجود سعد رضوی نے اپنے قریب پڑا ہوا پسٹل اٹھا کر ایس ایچ او فیکٹری ایریا پر جان سے مار دینے کی نیت سے سیدھی فائرنگ کی جس سے ایس ایچ او کو فائر لگے اور وہ زخمی ہو کر گر گئے۔

ایف آئی آر کے متن میں مزید کہا گیا ہے کہ اسی دوران انس رضوی نے بھی اپنی رائفل سے فائرنگ کی جس کے نتیجے میں پولیس افسران کو فائر لگے اور وہ زخمی ہو گئے۔

ایف آئی آر کے مطابق کہ ایس ایچ او فیکٹری ایریا زخمی کے تاب نہ لاتے ہوئے ہلاک ہو گئے۔

اس مقدمے میں 302 یعنی قتل کی دفعہ بھی شامل کی گئی ہے۔

پولیس نے الزام عائد کیا ہے کہ جی ٹی روڈ پر واقع ظفر آرکیڈ پر ٹی ایل پی کے تین، ساڑھے تین ہزار افراد جلوس کی شکل میں سڑک کی دونوں طرف موجود تھے۔ ان میں سے اکثر لوگوں نے اپنے ہاتھوں میں ڈنڈے سوٹے، پتھر، پیٹرول بم اور اینٹوں کے ٹکڑے پکڑے ہوئے تھے۔ کچھ افراد کے پاس تھیلے تھے اور بہت سے افراد کے پاس اسلحہ آتشیں بھی تھا۔

مقدمے کے اندراج پر تاحال ٹی ایل پی کی جانب سے کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا ہے۔

پولیس نے پیر کی صبح مریدکے میں احتجاجی مظاہرین کے خلاف ایکشن لیا تھا۔ اس کارروائی کے دوران ٹی ایل پی کی جانب سے اپنے متعدد کارکنوں کی ہلاکت اور زخمی ہونے کے دعوے کیے گئے تاہم بی بی سی ان دعوؤں اور ہلاکتوں کی تصدیق کرنے سے قاصر ہے اور پولیس نے تاحال صرف تین مظاہرین کی ہلاکت کی تصدیق کی ہے۔

ٹاؤن جی ٹی روڈ کے اس حصے کے قریب واقع ہے جہاں پیر کی علی الصبح پولیس نے تحریک لبیک پاکستان (ٹی ایل پی) کے احتجاجی مارچ کے شرکا کو منتشر کرنے کے لیے آپریشن کیا تھا۔

وہ بتاتے ہیں کہ 'بچے گھر کے اندر سو رہے تھے جب رات کے پچھلے پہر اچانک شور مچا کہ آپریشن شروع ہو گیا ہے اور پولیس نے شیلنگ شروع کر دی ہے۔ تھوڑی دیر میں آنسو گیس کی بو ہمارے گھر میں آنے لگی تو میں نے جلدی سے کھڑکیاں بند کیں۔ مگر کچھ ہی دیر بعد ہمیں بدبو محسوس ہونا شروع ہو گئی اور بچوں نے کھانسنا شروع کر دیا۔ میں نے اپنے چھوٹے بھائی کو فون کیا جو کچھ فاصلے پر رہتا ہے، اُس نے کہا کہ بیوی بچوں کو لے کر فوراً ہمارے گھر آ جاؤ۔'

پنجاب پولیس کے مطابق اس آپریشن کے دوران پولیس کے ایک ایس ایچ او ہلاک جبکہ 48 اہلکار زخمی ہوئے ہیں۔ پنجاب پولیس کے مطابق زخمی ہونے والوں میں 17 اہلکار ایسے ہیں جنھیں گولیاں لگی ہیں۔ پولیس کے مطابق اس دوران ٹی ایل پی سے تعلق رکھنے والے تین مظاہرین اور ایک راہگیر بھی ہلاک ہوئے جبکہ آٹھ عام شہری زخمی ہوئے۔

پولیس کا کہنا ہے کہ اس موقع پر 40 سرکاری و نجی گاڑیوں کو نذرِ آتش کیا گیا۔

مقامی پولیس حکام کا کہنا ہے کہ مظاہرین کو منتشر کرنے کا یہ آپریشن مذاکرات کی ناکامی کے بعد شروع کیا گیا جو کہ پانچ گھنٹے میں مکمل ہوا اور اب جی ٹی روڈ کا علاقہ مظاہرین سے کلیئر کروا لیا گیا ہے۔

تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال مریدکے کی ایمرجنسی سمیت تمام وارڈز کے اندر اور باہر بیڈ لگائے گئے ہیں جہاں اس آپریشن میں زخمی ہونے والے مظاہرین اور پولیس اہلکاروں کو لایا گیا۔

ایمرجنسی وارڈ میں تعینات ڈاکٹر شہزاد نے بی بی سی اردو کو بتایا کہ صبح سے انھوں نے لگ بھگ ڈیڑھ درجن پولیس اہلکاروں کو طبی امداد مہیا کی جبکہ دیگر وارڈز میں بھی زخمی موجود ہیں۔

اورنگزیب بٹ نے بتایا کہ 'بھائی سے کال پر بات کے بعد وہ بیوی بچوں کو لے کر گھر سے نکلے مگر باہر سانس لینا محال تھا۔ بہت سے لوگ اِدھر اُدھر بھاگ رہے تھے۔'

'آپریشن سے پہلے لائٹیں بند کر دی گئیں'

شیخوپورہ سے تعلق رکھنے والے صحافی حکیم محمود بیگ ٹی ایل پی کے اس احتجاجی مارچ کی کوریج کر رہے تھے۔

ان کے مطابق جب سکیورٹی فورسز نے آپریشن کا آغاز کیا تو اس وقت وہ مریدکے میں جی ٹی روڈ پر موجود تھے کیونکہ مقامی پولیس پہلے ہی بتا چکی تھی کہ اگر مظاہرین منتشر نہ ہوئے تو اتوار کی رات آپریشن کیا جائے گا۔

انھوں نے کہا کہ 'سکیورٹی فورسز نے رات دو بجے کے قریب شیلنگ کا آغاز کیا تھا۔ اس سے قبل پولیس اہلکاروں اور رینجرز کے علاوہ سادہ کپڑوں میں بھی بہت سے اہلکار موقع پر موجود تھے۔ مرکزی کنٹینر پر سعد رضوی، ان کا بھائی انس رضوی اور ٹی ایل پی کے مرکزی رہنما موجود تھے جبکہ ٹی ایل پی کے سکیورٹی رضاکاروں نے مرکزی کنٹینر کے گرد حصار بنا رکھا تھا۔'

حکیم محمود کے مطابق 'جب باقاعدہ آپریشن کا آغاز ہوا تو سب سے پہلے اس مرکزی کنٹینر کی لائٹیں بند ہو گئیں، یہ لائٹیں انتظامیہ کی جانب سے بند کی گئیں یا ٹی ایل پی کی سکیورٹی کی جانب سے یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ مگر لائٹیں بند ہونے کے بعد مظاہرین پریشان ہوئے کہ ایسا کیوں ہوا ہے۔ لگ بھگ 15 منٹ بعد کنٹینرز کی لائٹیں دوبارہ آن ہوئیں تو سب نے دیکھا کہ سٹیج والے پریشان ہیں اور سعد رضوی بار بار کہہ رہے تھے کہ مجھے مائیک پکڑاؤ میں بات کرتا ہوں۔'

انھوں نے بتایا کہ سعد رضوی نے مائیک پکڑ کر آپریشن کرنے والے پولیس اہلکاروں کو آپریشن روکنے اور واپس چلے جانے کی درخواستیں کیں اور انھیں واسطے دیے۔ مگر اس دوران شیلنگ اور فائرنگ کا آغاز ہو چکا تھا۔

انھوں نے کہا کہ آپریشن کے آغاز سے کچھ دیر قبل انھیں ایک مقامی پولیس افسر نے اس مقام سے نکل جانے کی ہدایت کی تھی۔

شیخوپورہ سے رپورٹنگ کے لیے مریدکے آنے والے مقامی صحافی شیخ سفیان علی گذشتہ دو روز سے مریدکے میں موجود تھے۔

شیخ سفیان علی کے مطابق جب آپریشن کا آغاز ہوا تو اس وقت ٹی ایل پی کے کارکنوں کی تعداد تین ہزار کے لگ بھگ تھی۔

انھوں نے کہا کہ 'دوسرے شہروں سے آنے والی پولیس کی مختلف ٹیموں نے رات دس بجے سے ہی اپنی پوزیشنیں سنبھالنا شروع کر دی تھیں۔ پنجاب کانسٹیبلری کے اہلکار بھی بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے جبکہ لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی، سیالکوٹ، گجرات اور گوجرانوالہ سے اہلکاروں کی ٹیمیں بھی یہاں پہنچی تھیں۔ آپریشن سے قبل افسران اپنی اپنی ٹیموں کو ہدایات دے رہے تھے۔ ہمیں اندازہ ہو رہا تھا کہ اگر مذاکرات نہ ہوئے تو معاملہ خراب ہو گا۔'

وہ بتاتے ہیں کہ 'جب شیلنگ شروع ہوئی تو ٹی ایل پی کے کارکن اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے تیار تھے، وہ اپنے ساتھ پانی اور نمک بڑی مقدار میں لائے ہوئے تھے۔ ٹی ایل پی کے مختلف گروپس پولیس اہلکاروں پر حملہ آور ہوتے بھی نظر آئے، بیشتر کے ہاتھوں میں ڈنڈے تھے۔۔۔'

انھوں نے بتایا کہ 'لگ بھگ پانچ گھنٹے جاری رہنے والے اس آپریشن کے دوران کبھی شیلنگ اور فائرنگ کی آوازیں تیز ہو جاتیں اور کبھی ہلکی۔ پھر اچانک دو تین جگہوں پر آگ لگی نظر آتی۔'

مریدکے

'یہاں جلی ہوئی گاڑیاں اور موٹر سائیکل ہیں، تباہی کا منظر ہے'

شیخوپورہ پولیس کے ترجمان رانا یونس نے بی بی سی اردو کو بتایا کہ یہ آپریشن رات دو بجے شروع کیا گیا تھا اور صبح سات بجے تک آپریشن مکمل ہو گیا جس کے بعد اب جی ٹی روڈ کی صفائی کا کام جاری ہے۔

انھوں نے بتایا کہ امید ہے کہ دوپہر تک مریدکے میں صورتحال نارمل ہو جائے گی۔

لاہور سے تعلق رکھنے والے صحافی جہانزیب اس آپریشن کے مکمل ہونے کے بعد مریدکے شہر کے اس مقام پر پہنچے ہیں جہاں تحریک لبیک کے کارکن گذشتہ رات موجود تھے۔

جہانزیب نے بی بی سی اُردو کو بتایا کہ 'یہاں نظر آنے والی صورتحال بہت خراب ہے۔ ہر طرف جلی ہوئی چیزیں بشمول گاڑیاں نظر آ رہی ہیں۔ یہاں اب ٹی ایل پی کا کوئی کارکن نظر نہیں آ رہا جبکہ ریلی مکمل طور پر منتشر کر دی گئی ہے۔'

انھوں نے مزید کہا کہ 'اب یہاں ہر طرف پولیس ہے۔ ٹی ایل پی کا مرکزی کنٹینر مکمل طور پر جل چکا ہے اور تباہی کا منظر ہے۔ اس کنٹینر میں سے ابھی بھی دھواں نکل رہا ہے۔ گاڑیاں اور موٹر سائیکل بھی بڑی تعداد میں جلی ہوئی سڑک پر نظر آ رہی ہیں۔'

'ٹی ایل پی کے کارکن جو اپنے زیرِ استعمال اشیا لائے ہوئے تھے، ان کے کپڑے وغیرہ یہاں بکھرے ہوئے ہیں۔ زمین پر گولیوں اور آنسو گیس کے شیلز کے خول پڑے ہیں۔'

'جی ٹی روڈ کی فی الحال صفائی کا کام جاری ہے اور چھوٹی ٹریفک کے لیے سڑک کو کھول دیا گیا ہے۔'

انھوں نے مزید کہا کہ 'آنسو گیس کی بو ابھی بھی فضا میں موجود ہے، یہ آنکھوں میں چبھ رہی ہے اور یہاں کھڑا ہونا ابھی بھی مشکل ہے۔'

انھوں نے کہا کہ مقامی افراد اس مقام کو دیکھنے کے لیے آ رہے ہیں اور تصاویر بنا رہے ہیں۔

ٹی ایل پی نے 10 اکتوبر کو راولپنڈی سے اسلام آباد میں واقع امریکی سفارتخانے تک مارچ کا اعلان کر رکھا تھا۔ تاہم رکاوٹوں کے سبب یہ مارچ اسلام آباد نہیں پہنچ سکا اور انھوں نے لاہور سے مارچ شروع کرنے کا اعلان کیا تھا۔

اس احتجاجی مارچ کے شرکا نے سنیچر کی شب سے مریدکے میں قیام کیا ہوا تھا۔ اتوار کو سعد رضوی نے کہا تھا کہ حکومت کی جانب سے ان کے ساتھ مذاکرات کے لیے کوئی نہیں آیا۔

پیر کی صبح پولیس نے مظاہرین کے خلاف آپریشن کیا اور اس دوران کیا ہوتا رہا یہ جاننے کے لیے بی بی سی نے عینی شاہدین سمیت متعدد افراد سے بات کی ہے۔

اورنگزیب بٹ وسطی پنجاب میں جی ٹی روڈ پر واقع شہر مریدکے کے علاقے رانا ٹاؤن کے رہائشی ہیں۔ رانا

بوداپسٹ میں پاکستانی سفارتخانے کی جانب سے آرٹ نمائش کا انعقاد

ویانا (اکرم باجوہ سے) بوداپسٹ میں پاکستانی سفارتخانے کی جانب سے آرٹ نمائش کا انعقاد پاکستان کے سفارتخانے کی جانب سے ہنگری کے دارالحکومت بوداپسٹ میں نیشنل لائبریری آف فارن لٹریچر کے تعاون سے ایک شاندار آرٹ نمائش کا انعقاد کیا گیا۔ نمائش کا عنوان "Interpreting:Allure of the East Tradition" تھا، جس کی افتتاحی تقریب 13 اکتوبر 2025 کو منعقد ہوئی۔ نمائش میں 20 پاکستانی فنکاروں کے فن پارے پیش کیے گئے، جنہوں نے مشرقی روایات اور جدید فنونِ لطیفہ کے امتزاج کو نمایاں انداز میں اجاگر کیا۔ مس سدرہ اظفر نے نمائش کی کیوریٹر کے طور پر فرائض انجام دیے، جبکہ ہنگری کی قومی اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر ڈاکٹر شاندور فازیکاس تقریب کے مہمانِ خصوصی تھے۔ افتتاحی تقریب میں ہنگری میں پاکستانی سفیر آصف حسین میمن نے اپنے خطاب میں نیشنل لائبریری آف فارن لٹریچر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور ہنگری کے درمیان سفارتی تعلقات کے 60 سال مکمل ہونا ایک اہم سنگِ میل ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے ثقافتی روابط ان تعلقات سے بھی کہیں پہلے کے ہیں۔ سفیر نے علامہ اقبال کی نظم اور فیض احمد فیض کے اشعار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ادب اور فن، اقوام کے درمیان قربت بڑھانے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہیں۔ نیشنل لائبریری کی ڈائریکٹر جنرل نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ نمائش دونوں ممالک کے درمیان تعاون، مکالمے اور باہمی احترام کی علامت ہے۔ انہوں نے فیض احمد فیض کا یہ شعر پڑھا: The language of beauty is understood by every heart" کیوریٹر مس سدرہ اظفر نے بتایا کہ نمائش میں شامل فن پارے اس بات کا اظہار ہیں کہ کس طرح روایت ایک قومی شناخت کی تشکیل میں کردار ادا کرتی ہے۔ ڈپٹی اسپیکر ہنگرین نیشنل اسمبلی ڈاکٹر شاندور فازیکاس نے اپنے خطاب میں کہا کہ پاکستان اور ہنگری نے 1965 میں سفارتی تعلقات قائم کیے تھے، جو وقت کے ساتھ مختلف شعبوں بشمول سیاسی، معاشی، تعلیمی اور ثقافتی میدانوں میں مضبوط ہوتے گئے ہیں۔ انہوں نے ہنگری کی آئل اینڈ گیس کمپنی MOL کے پاکستان میں کردار اور تعلیمی وظائف کے پروگرام کو دوطرفہ تعلقات کے فروغ کا اہم جزو قرار دیا۔ یہ بوداپسٹ میں پاکستانی سفارتخانے کی دوسری آرٹ نمائش تھی۔ پہلی نمائش ستمبر 2023 میں منعقد ہوئی تھی، جبکہ موجودہ نمائش 22 اکتوبر 2025 تک جاری رہے گی۔ یہ نمائش نہ صرف پاکستانی فنکاروں کے تخلیقی اظہار کو عالمی سطح پر اجاگر کرتی ہے بلکہ پاکستان اور ہنگری کے درمیان ثقافتی تعلقات کو بھی مزید مستحکم بنانے میں سنگِ میل ثابت ہوگی۔

مسلسل پانچویں سال پاکستانی پاسپورٹ کا دنیا کے بدترین پاسپورٹس میں چوتھا نمبر

(خصوصی رپورٹ)

مسلسل پانچویں سال پاکستانی پاسپورٹ کو دنیا کے بدترین پاسپورٹس میں چوتھے نمبر پر قرار دیا گیا ہے، یہ درجہ بندی ہینلے پاسپورٹ انڈیکس 2025 میں کی گئی ہے، جو دنیا کے 199 پاسپورٹس کو اس بنیاد پر ترتیب دیتا ہے کہ ان کے حاملین کتنے ممالک میں بغیر پیشگی ویزے کے سفر کر سکتے ہیں۔ تازہ درجہ بندی کے مطابق پاکستان کا پاسپورٹ فہرست میں یمن کے ساتھ 103 ویں نمبر پر ہے جبکہ اس سے پیچھے صرف عراقی پاسپورٹ 104 ویں، شامی 105 ویں اور افغانستان کا پاسپورٹ 106 نمبر پر ہے۔ درجہ بندی کے مطابق پاکستان اور یمن کے شہری صرف 33 ممالک میں بغیر ویزے کے داخل ہو سکتے ہیں، عراق کے شہریوں کو 31 ممالک، شام کے شہریوں کو 28 اور افغانستان کے شہریوں کو صرف 26 ممالک تک رسائی حاصل ہے۔ 2024 میں پاکستان کا پاسپورٹ 100 ویں نمبر پر تھا اور اس وقت 32 ممالک میں بغیر ویزے کے سفر کی اجازت دیتا تھا۔ اس بار بھی سنگاپور کا پاسپورٹ سرفہرست ہے، جس کے حاملین کو 193 ممالک میں بغیر ویزے کے داخلے کی اجازت ہے، جنوبی کوریا 190 ممالک تک ویزا فری رسائی کے ساتھ دوسرے اور جاپان 189 ممالک کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ جرمنی، اٹلی، لکسمبرگ، اسپین اور سوئٹزرلینڈ 188 مقامات تک ویزا فری رسائی کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہیں، جبکہ آسٹریا، بیلجیئم، ڈنمارک، فن لینڈ، فرانس، آئرلینڈ اور نیدرلینڈز 187 مقامات کی رسائی کے ساتھ پانچویں نمبر پر ہیں۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ امریکا پہلی بار دنیا کے 10 طاقتور ترین پاسپورٹس کی فہرست سے باہر ہو گیا ہے، امریکی پاسپورٹ اب 12 ویں نمبر پر ہے اور ملائیشیا کے برابر ہے، جس سے 180 ممالک میں بغیر ویزے کے سفر ممکن ہے۔ اسی طرح برطانوی پاسپورٹ بھی اپنی تاریخ کی کم ترین پوزیشن پر پہنچ گیا ہے، جو جولائی سے چھٹے نمبر سے آٹھویں نمبر پر گر گیا ہے، حالانکہ 2015 میں وہ فہرست میں پہلے نمبر پر تھا۔

مسلمانوں اور تارکینِ وطن کے خلاف تحریک

پکار
شیراز خان (لندن)
sherazkhan7@hotmail.com

لندن حال ہی میں لندن میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی اور امیگریشن و مسلمانوں کے خلاف ایک بڑے مظاہرے میں حصہ لیا۔ یہ گزشتہ کئی دہائیوں میں قوم پرستوں اور سخت گیر نظریات رکھنے والوں کا اتنا بڑا اجتماع پہلے نہیں دیکھا گیا۔ یہ صورتحال اس سوال کو جنم دیتی ہے کہ کیا واقعی مغربی معاشرے، خصوصاً برطانیہ، تیزی سے دائیں بازو کی انتہا پسندی کی طرف بڑھ رہے ہیں؟ اگر پس منظر میں دیکھا جائے تو 2016 میں برطانیہ کے یورپی یونین سے انخلا یعنی "بریگزٹ" کے دوران عوام کو یہ باور کرایا گیا تھا کہ یورپ سے الگ ہو کر برطانیہ اپنی معاشی، پالیسی اور فیصلہ سازی میں مکمل طور پر خودمختار ہو جائے گا۔ یہ پروپیگنڈا اتنا طاقتور تھا کہ عوام کی اکثریت نے علیحدگی کے حق میں ووٹ دیا، مگر جلد ہی یہ خوش فہمی حقیقت سے ٹکرا گئی۔ بریگزٹ کے بعد برطانیہ کی معیشت سکڑنے لگی، روزگار کے مواقع کم ہوئے، صنعتیں دباؤ میں آئیں اور عام آدمی کی زندگی مزید مشکل ہو گئی۔ اب جب معیشت دباؤ کا شکار ہے تو اس کا ملبہ تارکینِ وطن پر ڈالا جا رہا ہے۔ 13 ستمبر کو لندن میں ہونے والی ریلی بظاہر "یونائیٹڈ کنگڈم کے اتحاد" کے لیے تھی، مگر حقیقت میں اس کا رخ مسلمانوں اور تارکینِ وطن کے خلاف نفرت انگیزی کی طرف تھا۔ اس ریلی میں انتہائی دائیں بازو کے رہنما ٹامی رابنسن سمیت کئی یورپی اور امریکی شخصیات شریک تھیں، جبکہ ٹوئٹر اور ٹیسلا کے مالک ایلون ماسک نے بھی ان نظریات کی تائید میں بیانات دیے۔ اس ریلی کے دو بڑے مقاصد تھے۔ پہلا یہ کہ غزہ کے مسلمانوں کے حق میں لندن اور یورپ میں ہونے والے اسرائیل کے خلاف عوامی مظاہروں سے توجہ ہٹائی جائے، اور دوسرا یہ کہ مسلمانوں اور تارکینِ وطن کے خلاف نسل پرستانہ بیانیے کو فروغ دیا جائے۔ اسی دوران، 17 سے 20 ستمبر کے دوران امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے برطانیہ کا دورہ کیا۔ انہوں نے لندن کے تین بار منتخب میئر صادق خان کو بلا جواز تنقید کا متعدد بار نشانہ بنایا اور یہ کہا کہ وہ برطانیہ کے لیے خطرہ ہیں، حتیٰ کہ اقوامِ متحدہ کے اجلاس میں بھی صادق خان کے خلاف ہرزہ سرائی کی اور کہا کہ اگر وہ میئر رہے تو شریعہ کے نفاذ میں مدد ملے گی۔ مزید یہ کہ ٹرمپ نے برطانوی وزیرِاعظم سر کیئر اسٹارمر کے ساتھ ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا کہ "غیر قانونی تارکینِ وطن کو نکالنے کے لیے فوج کو بلایا جانا چاہیے۔" ان کے اس بیان نے برطانیہ میں سیاسی اور سماجی سطح پر نئی بحث چھیڑ دی اور امیگرنٹس مخالف اور مسلمان مخالف جذبات کو مزید ہوا دی۔ 13 ستمبر کی ریلی کے بعد برطانیہ میں "یونین جیک" لہرانے کی مہم شروع ہو چکی ہے، جبکہ دوسری جانب مساجد اور مسلمانوں پر حملوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بظاہر تو یہ تحریک تمام غیر ملکی تارکینِ وطن کے خلاف ہے، مگر حقیقت میں اس کا نشانہ مسلمان بن رہے ہیں۔ گزشتہ سال جولائی 2024 میں اسٹاک پورٹ کی ایک مسجد پر حملہ اسی نفرت انگیز ماحول کا تسلسل تھا۔ الزام یہ لگایا گیا کہ ایک مسلمان تارکِ وطن نے بچوں کے ڈانس کلاس کے کلب پر حملہ کیا اور بچوں کو ہلاک اور زخمی کر دیا، حالانکہ حملہ آور مسلمان نہیں تھا، سوشل میڈیا پر جھوٹی خبریں پھیلائی گئیں۔ اس واقعے کے بعد ملک بھر میں مسلمانوں کے خلاف احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ حکومت نے

(باقی صفحہ 21 نمبر 12)

یہ پہلا موقع تھا جب میں نے جاوید اور بانو منیرہ کو دیکھا

تحریر: رشید احمد صدیقی

"اقبال کے انتقال کے کچھ دن بعد ہی میں لاہور گیا۔ یہ پہلا موقع تھا جب میں نے جاوید اور بانو منیرہ کو دیکھا۔ جاوید کسی قدر سیانا تھا، ایک حد تک خاموش اور کم آمیز۔ کھل کر ملنے یا بات کرنے میں بھی تکلف کرتا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ مرحوم کو جاوید کس درجہ عزیز تھا اور وہ اس کو کیا دیکھنا چاہتے تھے اور جاوید ان کے کلام میں کہاں کہاں اور کس کس طرح جاری و ساری تھا لیکن میں نے کچھ ایسا محسوس کیا کہ خود جاوید پر اس کا وہ اثر نہیں ہے جو ہونا چاہیے تھا۔ بانو مشکل سے چھ سات سال کی عمر ہوگی، کیسی تندرست، چنچل، ذہین، خوبصورت بھولی بھالی بچی۔ ایسی لڑکی جو صرف ڈاکٹر اقبال کی لڑکی ہو سکتی تھی! بچوں کی دیکھ بھال پر مامور جرمن خاتون نے بتایا کہ ڈاکٹر اقبال کی وفات کے بعد ایک رات بانو حسبِ معمول میری چارپائی پر کھلے آسمان تلے لیٹی ہوئی تھی، باتیں کرتی اور خاموش ہو جاتی، پھر باتیں کرنے لگتی لیکن رہ رہ کر کسی ذہنی الجھن میں مبتلا ہو جاتی۔ میں نے پوچھا بانو، آج کیا بات ہے؟ تم اچھی اچھی باتیں کیوں نہیں کرتی؟ بانو نے کہا آپا جان، ابا تھے تو یہ چاند اور ستارے کتنے چمکدار اور اچھے لگتے تھے، اب کیوں نہیں چمکتے؟ خود اقبال کو بانو منیرہ سے عشق تھا۔ بالکل آخری حیات میں ڈاکٹر صاحب کا جی صرف بانو سے بہلتا اور بانو بھی مرحوم سے اسی طور پر وابستہ ہو گئی تھی جیسے مرحوم اس کی ماں، اس کی ہم جولی اور اس کا کھلونا، سبھی کچھ تھے۔ جرمن خاتون کا بیان ہے کہ جب مرض نے نازک صورت اختیار کر لی اور مرحوم پر ضعف کی وجہ سے اکثر غفلت طاری ہو جاتی تو ڈاکٹروں نے مریض کے کمرے میں بانو تک کا آنا بند کر دیا۔ ایک بار ایسا اتفاق ہوا کہ بانو معلوم نہیں کیسے ڈاکٹر صاحب کے کمرے میں آ گئی جہاں اور کوئی نہ تھا۔ میں پہنچی تو کیا دیکھتی ہوں کہ بانو ڈاکٹر اقبال کے سینہ پر بیٹھی بے تکلف باتیں کیے جا رہی ہے۔ میں گھبرا اٹھی۔ سر اقبال کی بینائی تقریباً زائل ہو چکی تھی۔ میں نے دبے پاؤں جا کر بانو کو بہلا کر جدا کرنا چاہا۔ اقبال کمزوری کے باعث بول بھی نہ سکتے تھے، بڑی نحیف آواز میں کچھ ایسا کہا اور ان کی تقریباً بند آنکھوں میں کچھ ایسی جنبش ہوئی جیسے وہ چاہتے تھے کہ بانو کو ذرا دیر کے لیے یوں ہی کاتوں رہنے دیا جائے۔ بانو کے اس طرح موجود ہونے سے جیسے ان پر گونہ اطمینان سا طاری تھا اور زندگی کی ڈوبتی بجھتی قندیل کو وہ اپنے جذبۂ امتنان و مسرت سے ایک لمحہ کے لیے اور ابھارے اور روشن کیے ہوئے رکھنا چاہتے تھے۔

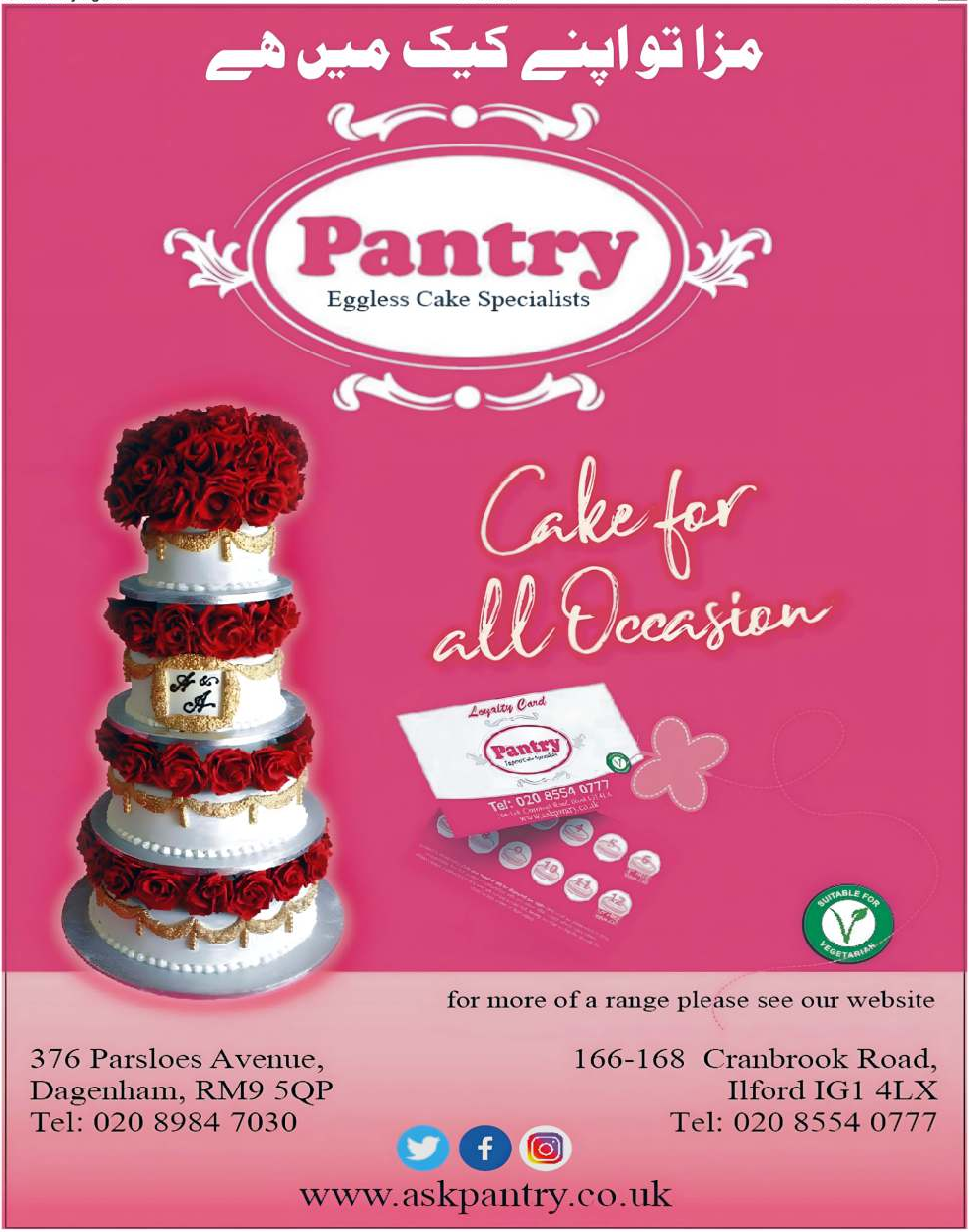
مزا تو اپنے کیک میں ھے
Pantry
Eggless Cake Specialists
Cake for all Occasion
Loyalty Card
Pantry
Tel: 020 8554 0777
SUITABLE FOR VEGETARIAN
for more of a range please see our website
376 Parsloes Avenue,
Dagenham, RM9 5QP
Tel: 020 8984 7030
166-168 Cranbrook Road,
Ilford IG1 4LX
Tel: 020 8554 0777
www.askpantry.co.uk

سیرت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کانفرنس، صاحبزادہ سلطان احمد علی کا خصوصی خطاب

بارسلونا (قمر فاروق سے)

اصلاحی جماعت عالمی تنظیم العارفین بارسلونا کے مرزا عقیل احمد نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کانفرنس کا انعقاد کیا۔ کانفرنس سے صاحبزادہ سلطان احمد علی (سیکریٹری جنرل اصلاحی جماعت و عالمی تنظیم العارفین) خصوصی خطاب کیا سیرت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جس کی سعادت چوہدری محمد سمیع نے حاصل کی جبکہ ہدیہ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم چوہدری محمد زبیر نے پیش کیا۔ کانفرنس کی صدارت قونصل جنرل مرادعلی وزیر نے کی جبکہ نظامت کے فرائض حافظ عبدالرزاق صادق نے سر انجام دیے صاحبزادہ سلطان احمد علی نے اپنے مفصل بیان میں دو اہم نکات اٹھائے ایک تو شرعی حدود وحرم میں شکار اور درختوں کو نقصان پہنچانے کی ممنوعیت، اور دوسرا فطرت کے تحفظ کا آج کا عالمی چیلنج۔ اسلام میں دونوں حرمین مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی حرمت اور حفاظت پر زور دیا گیا ہے۔ قرآن اور احادیث میں واضح طور پر ذکر ہے کہ حرم میں شکار کرنا، جانوروں کو ہلاک کرنا یا درخت کاٹنا ممنوع ہے۔ یہ حکم صرف مذہبی تقدس کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک فطری اور اخلاقی اصول پر بھی مبنی ہے: ماحول اور حیات کا تحفظ۔ آج کے زمانے میں جب دنیا "کلائمیٹ چینج" یعنی ماحولیاتی تبدیلی اور گرمی میں اضافے کے چیلنجز سے دوچار ہے، یہ احکام ایک اہم سبق دیتے ہیں۔ یہ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ فطرت کو محفوظ رکھنا اور اس کے وسائل کا خیال رکھنا انسانی ذمہ داری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اسی روح کو ظاہر کرتے ہیں کہ انسان کو قدرت کے ساتھ توازن میں رہنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ بہت سی بائبل کی تحریفات اور تبصرے جن میں سائنسی حوالہ جات دیے گئے ہیں، جدید سائنس ان کو مکمل طور پر ثابت نہیں کر پاتی۔ لیکن قرآن مجید کی تحریفات کے معاملے میں یہ فرق ہے کہ قرآن میں بیان کی گئی باتیں جدید سائنسی تحقیق سے ہم آہنگ ہیں۔ ان کے مطابق قرآن کی یہ باتیں "سو فیصد" درست ہیں اور جدید سائنس ان کی تصدیق کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو کتاب "بائبل قرآن (باقی صفحہ 21 نمبر 10)

(باقی صفحہ 21 نمبر 10)

ہسپانوی وزیر اعظم پیدرو سانچز کا فلسطین کے لیے کردار، کامیابیاں اور حدود

تحریر: ڈاکٹر قمر فاروق

سانچز کا موقف اور اقدامات ہسپانوی وزیر اعظم پیدرو سانچز نے فلسطینوں کے معاملے میں ایک واضح پالیسی اختیار کی ہے، جو کئی پہلوؤں پر مشتمل ہے مئی 2024 میں اسپین نے فلسطین کو ایک آزاد ریاست کے طور پر تسلیم کیا۔ تو سانچز نے کہا کہ یہ تسلیم نہ تاریخا صرف عدل کا معاملہ ہے بلکہ امن کی راہ میں لازم قدم ہے۔ سانچز کی حکومت نے بارہا بیان کیا کہ فلسطینی ریاست ہونا چاہیے جو مشرقی یروشلم، غزہ اور مغربی کنارے (West Bank) کے ساتھ متصل ہو، اور فلسطینی حکومت کی قانونی اتھارٹی کے تحت ہو۔ اقوام متحدہ کی قراردادیں، بین الاقوامی قانون، حقوق انسان اور انسانی امداد کی رسائی کے اصول ان کے موقف کا حصہ ہیں۔ اسپین نے فلسطینیوں کو براہ راست امداد فراہم کرنے کا وعدہ کیا ہے، اور ریاست فلسطین کے تسلیم کے بعد اسپینی امداد میں اضافہ ہوا ہے۔ مثال کے طور پر، پہلی بین الحکومتی میٹنگ Spain-Palestine) intergovernmental meeting) میں اسپین نے آئندہ دو سالوں میں کم از کم 75 ملین یورو کی امداد کا عہد کیا۔ سانچز کی حکومت نے اسرائیل کے کچھ اقدامات، جیسے مقبوضہ علاقوں میں آباد کاری (settlements)، انسانی حقوق کی پامالی، امدادی رسائی کی رکاوٹ، وغیرہ کی شدید مذمت کی ہے۔ اس نے اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بین الاقوامی عدالت (ICJ) اور بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔ سانچز نے یورپی یونین میں فلسطین کی ریاست کے تسلیم کے حامی ممالک کی صف میں اسپین کا کردار اجاگر کیا ہے، اور یہ کہ یورپ کو اسرائیل کے ساتھ سفارتی اور تجارتی تعلقات، اور انسانی حقوق کی روشنی میں اپنا موقف واضح کرنا چاہیے۔ اس نے ایک "بین الاقوامی امن کانفرنس" (international peace conference) کے انعقاد کی بھی تجویز دی ہے تاکہ دونوں ریاستیں اور بین الاقوامی برادری مل کر امن کے لیے ٹھوس راہ تلاش کریں۔

کامیابیاں اور چیلنجز سفارتی اقدام: فلسطین کو تسلیم کرنا ایک اہم سفارتی اقدام ہے۔ یہ نہ صرف فلسطینی عوام کے تشخص اور امید کو تقویت دیتا ہے بلکہ بین الاقوامی دباؤ کی صورت بھی بنتا ہے۔ انسانی حقوق کے امور میں آواز بلند کرنا: سانچز نے اکثر کہا ہے کہ ظلم، بے گھر ہونا، اور انسانی امداد کی رسائی کے مسائل پر "خاموشی نہیں ہو سکتی"۔ مالی تعاون اور اندرونی اصلاحات کا مطالبہ: امداد کے ساتھ یہ مطالبہ بھی ہے کہ فلسطینی اتھارٹیز داخلی اصلاحات کریں، شفافیت ہو، حکمرانی کا معیار بہتر ہو۔ یہ چیز فلسطینی قیادت کے اندر اعتبار پیدا کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ چیلنجز توازن اور ردعمل کا دباؤ: سانچز کو اسرائیل اور فلسطینیوں دونوں کی ناپسندیدہ حرکتوں پر ردعمل دینا پڑتا ہے۔ اسرائیل سے تعلقات، مغربی حکمت عملی، یورپی یونین کے دیگر ارکان، عرب ممالک، اور ترکی جیسے ممالک کے مابین توازن برقرار رکھنا آسان نہیں۔ اندرونی اور یورپی اختلافات: یورپی یونین کے اندر ریاست فلسطین کی تسلیم، تجارتی یا فوجی تعلقات وغیرہ پر اختلافات ہیں۔ سب ممالک ایک موقف پر نہیں ہیں، اور بعض ممالک اسرائیل کے حامی ہیں یا کم از کم بہت محتاط رویہ رکھتے ہیں۔ حماس اور دیگر تنظیموں کا کردار، فلسطینیوں کی قیادت میں داخلی تقسیم ہے، خاص طور پر غزہ میں حماس کا کنٹرول، جو دو ریاستی حل کی حیثیت سے ایک مشکل عنصر ہے۔ سانچز نے حماس کو دہشت گرد تنظیم قرار دیا ہے اور اس کے اثر و رسوخ کے تحت سیاسی حل مشکل سمجھتے ہیں۔ عملی نفاذ (Implementation) کا خلا: تسلیم، بیانات، اور مالی امداد سے کام شروع ہوتا ہے، مگر زمین پر سرحدوں کا تعین، یروشلم کا حقیقی سوال، پناہ گزینوں کا معاملہ، سکیورٹی اور حکومت کی نگرانی کے سوالات، یہ سب ایسے پیچیدہ مسائل ہیں جن پر اتفاق کرنا لازمی ہے اور جنہیں حل کرنا آسان نہیں۔ کیا وہ دو ریاستی حل دنیا کو قریب لے آئیں گے؟ یہ تجزیہ ذرا محتاط انداز سے کرنا پڑے گا: ہاں، سانچز نے اہم اور اصولی اقدامات کیے ہیں، لیکن دو ریاستی حل کو حقیقت میں لانے کے لیے کئی مزید شرائط ہیں جن میں سانچز کا کردار محدود ہو سکتا ہے۔ شرائط کا میابی بین الاقوامی اتحاد اور دباؤ اقوام متحدہ، یورپی یونین، عرب ممالک، اسلامی تعاون تنظیم وغیرہ کا متحد اور مسلسل کردار ضروری ہے۔ سانچز کا یہ کردار اہم ہے مگر اکیلا وہ کم کر سکتا ہے۔ مقبوضہ علاقوں میں اسرائیل کا رویہ بستیوں (settlements) کی تعمیر، سرحدی رکاوٹیں، یروشلم پر قابضیت، غیر قانونی حالات کا تسلسل یہ وہ عوامل ہیں جو دو ریاستی حل کو پیچیدہ کرتے ہیں۔ اگر یہ بند نہ ہوں یا کم نہ ہوں، تو فلسطینی ریاست کی عملی حدود کم رہیں گی۔ فلسطینی قیادت کی یک جہتی اور اصلاحات اسرائیل کی سلامتی کے خدشات، فلسطینی انتظامی اور سیاسی تقسیم (غزہ / مغربی کنارے)، شفافیت اور انسانی حقوق کا احترام، یہ تمام عوامل ہیں جو بین الاقوامی برادری کی حمایت مضبوط یا کمزور کر سکتے ہیں۔ معاہدہ اور مذاکرات کی تیاری امن کانفرنس یا مذاکراتی میکانزم ہونا چاہیے جس میں سرحدوں، یروشلم، پناہ گزینوں، سلامتی کے معاہدوں، اور انسانی حقوق کے تحفظ جیسے حساس معاملات پر بات چیت ہو۔ معاشی اور انسانی عناصر کا پائیدار حل امداد وقتی حد تک مؤثر ہے، لیکن انفراسٹرکچر، پانی، بجلی، تعلیم، روزگار جیسے بنیادی شعبے اگر بہتر نہ ہوں، تو امن کی بنیاد کمزور رہتی ہے۔ حدود اور ممکنہ رکاوٹیں بعض عالمی طاقتیں / ریاستیں جو اسرائیل کے قریب ہیں یا اس کی حمایت کرتی ہیں دو ریاستی حل کی صورت حال میں اسرائیل کی سلامتی اور داخلی پالیسی کو بنیاد بنا کر ردعمل دے سکتی ہیں یا دباؤ نہیں بنا سکیں گی۔ عسکری یا غیر ریاستی گروہوں کی کاروائیاں (مثلاً حماس) امن معاہدے کو خطرے میں ڈال سکتی ہیں اگر وہ مذاکرات یا امن کے اصول تسلیم نہ کریں۔ یروشلم کا معاملہ، پناہ گزینوں کا حل، سرحدوں کا تعین، اور سکیورٹی معاہدے وہ آخری اور سب سے زیادہ مشکل مسائل ہیں۔ پیدرو سانچز نے فلسطین کے مسئلے پر ایک اخلاقی اور اصولی پالیسی اختیار کی ہے، جس میں فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنا، دو ریاستی حل کی حمایت، انسانی امداد، اور بین الاقوامی تعاون کی کوششیں شامل ہیں۔ یہ اقدامات اہم ہیں، اور اگر دوسرے ممالک بھی ان معاملات پر اسی طرح کا دباؤ بنائیں، تو دو ریاستی حل ممکن ہے کہ ایک عملی رخ اختیار کرے۔ لیکن یہ کہنا کہ سانچز تھوڑا اکیلا دنیا کو دو ریاستی حل پر لے آئے گا، تھوڑا مبالغہ ہوگا۔ امن کے لیے بہت سی پیچیدگیاں ہیں، بہت سے فریق ہیں، اور بعض معاملات ایسے ہیں جن میں صبر، وقت اور مذاکرات درکار ہیں۔

غزہ جنگ بندی کا کریڈٹ کس کو؟

تحریر: ڈاکٹر قمر فاروق

غزہ کی زمین برسوں سے خون، آنسو اور راکھ کی کہانی سناتی رہی ہے۔ مگر اکتوبر 2025 میں بالآخر وہ لمحہ آیا جس کی دنیا کو دیر سے انتظار تھا جنگ بندی۔ یہ معاہدہ اسرائیل اور حماس کے درمیان پہلا مرحلہ ہے، جس میں قیدیوں کی رہائی اور جزوی انخلا کی شقیں شامل ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس کامیابی یا کم از کم اس وقفے کا کریڈٹ کس کو جاتا ہے؟ یہ جنگ صرف عسکری تصادم نہیں تھی، بلکہ ایک انسانی المیہ بن چکی تھی۔ اقوام متحدہ کے مطابق لاکھوں بے گھر، ہزاروں ہلاک، اور بنیادی سہولتوں سے محروم لوگ ایک ایسے بحران میں تھے جس نے عالمی ضمیر کو جھنجھوڑا۔ مسلسل دباؤ، احتجاج، میڈیا کوریج اور سفارتی کوششوں نے فریقین کو بالآخر مذاکرات کی میز تک لانے میں کردار ادا کیا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جنگ بندی کے اعلان کے فوراً بعد کہا کہ یہ معاہدہ "ہماری امن کوششوں" کا نتیجہ ہے۔ امریکی ذرائع ابلاغ (ABC News, Jazeera AI, Reuters) کے مطابق واشنگٹن نے اسرائیل پر نمایاں دباؤ ڈالا کہ وہ کم از کم انسانی بنیادوں پر جنگ روکنے پر آمادہ ہو۔ بعض تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ کے مقاصد صرف انسانی نہیں بلکہ سیاسی بھی ہیں، انتخابات سے قبل ایک "کامیابی" پیش کرنا۔ تاہم، یہ بھی حقیقت ہے کہ کسی حد تک امریکی اثر و رسوخ اور دباؤ کے بغیر اسرائیل کو رضامند کرنا ممکن نہ ہوتا۔ گزشتہ برسوں میں انہی تین ممالک نے اسرائیل اور حماس کے درمیان غیر رسمی پیغامات، قیدی تبادلے اور فائر بندی کے کئی مراحل میں سہولت فراہم کی۔ موجودہ جنگ بندی میں بھی مذاکرات کا مرکز مصر کا شہر شرم الشیخ رہا، جہاں قطری اور ترکی نمائندوں نے رابطوں کا پل بنایا۔ قطر کا کردار اس لحاظ سے منفرد ہے کہ وہ ایک جانب حماس سے براہ راست بات کر سکتا ہے، اور دوسری طرف مغربی دنیا سے تعلقات رکھتا ہے۔ اسی توازن نے اسے ایک قدرتی ثالث بنا دیا۔ ترکی نے اپنے سفارتی اثر سے اور مصر نے جغرافیائی حیثیت سے کردار ادا کیا۔ کسی بھی معاہدے کی بنیاد فریقین کی آمادگی پر ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسرائیل اندرونی دباؤ کا شکار تھا۔ یرغمالیوں کی واپسی، عالمی سطح پر تنقید، اور مالی لاگت نے اسے پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا۔ دوسری طرف حماس کے لیے یہ جنگ وجودی بن چکی تھی۔ مسلسل بمباری، رسد کی قلت اور انسانی جانوں کا نقصان اس کے لیے بھی ایک "وقفے" کی ضرورت پیدا کر رہا تھا۔ یوں دونوں طرف کی کمزوریوں نے ایک متوازن دباؤ پیدا کیا، جس نے جنگ بندی کو ممکن بنایا۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد (2024) نے واضح طور پر جنگ بندی کا مطالبہ کیا تھا۔ اگرچہ اسرائیل نے ابتدا میں اس پر عمل نہیں کیا، مگر عالمی برادری کا دباؤ بڑھتا گیا۔ انسانی حقوق کی تنظیمیں، بین الاقوامی میڈیا اور مختلف یورپی ممالک (خصوصاً اسپین، آئرلینڈ، اور ناروے) کی تنقید نے اسرائیل کو عالمی سطح پر تنہا کر دیا۔ اگر انصاف کے ساتھ کہا جائے تو جنگ بندی کا کریڈٹ کسی ایک ملک یا رہنما کو نہیں دیا جا سکتا۔ امریکہ نے دباؤ اور اثر و رسوخ کا استعمال کیا۔ قطر، مصر اور ترکی نے ثالثی اور رابطہ کاری کا کردار نبھایا۔ اقوام متحدہ اور عالمی رائے عامہ نے اخلاقی اور سیاسی دباؤ ڈالا۔ اور آخر کار، اسرائیل اور حماس نے مجبوری یا مصلحت کے تحت ہی سہی، مذاکرات کی راہ اختیار کی۔ یوں یہ معاہدہ کسی ایک کی کامیابی نہیں بلکہ ایک مشترکہ دباؤ، مداخلت اور ضرورت کا نتیجہ ہے۔ غزہ کی جنگ بندی وقتی سہی، مگر یہ انسانیت کے لیے ایک وقفہ ہے۔ سانس لینے کا لمحہ۔ اصل امتحان اب شروع ہوتا ہے: کیا فریقین اس موقع کو پائیدار امن میں بدل پائیں گے؟ یا یہ محض ایک سیاسی وقفہ ثابت ہوگا؟ وقت ہی فیصلہ کرے گا کہ کریڈٹ کس کو جاتا ہے، لیکن فی الحال کریڈٹ صرف امن کو جانا چاہیے۔

شاہد محمود کی طرف سے وائس چیئرپرسن اوورسیز پاکستانیز کمیشن پنجاب بیرسٹر امجد ملک کے اعزاز میں عشائیہ

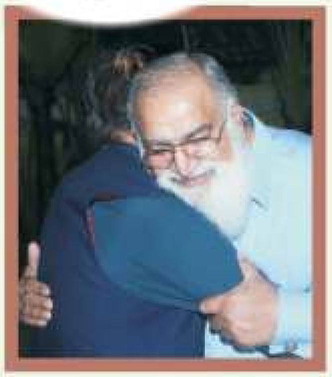

لاہور (خصوصی رپورٹ)

شاہد محمود (چیف ایگزیکٹو/ڈائریکٹر، MK EC پرائیویٹ لمیٹڈ) کی جانب سے وائس چیئرپرسن اوورسیز پاکستانیز کمیشن پنجاب، بیرسٹر امجد ملک کے اعزاز میں ایک پروقار عشائیے کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر شاہد محمود نے بیرسٹر امجد ملک کو اوورسیز پاکستانیز کمیشن پنجاب کے سہولت مرکز کے قیام اور اوورسیز پاکستانیوں کے مسائل کے فوری حل کے لیے کیے گئے مؤثر اقدامات پر مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے بیرسٹر امجد ملک کی خدمات کو سراہتے ہوئے انہیں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا اور کہا کہ بیرسٹر امجد ملک کی تعیناتی بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے حقوق کے تحفظ میں ایک سنگِ میل ثابت ہوگی۔ انہوں نے تمام شرکاء کا فرداً فرداً شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر وائس چیئرپرسن بیرسٹر امجد ملک نے اس پرخلوص دعوت اور شاندار عشائیے پر شاہد محمود کا شکریہ ادا کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ انصاف کی فراہمی کے عمل میں وکلاء کا کردار کلیدی ہے، اور وقت کا تقاضا ہے کہ جدید قانونی اصلاحات اور ٹیکنالوجی کو نصاب اور عملی تربیت کا حصہ بنایا جائے۔ انہوں نے حکومتِ پاکستان اور حکومتِ پنجاب کو تارکینِ وطن کے لیے خصوصی عدالتوں کے قیام جیسے اقدامات پر خراجِ تحسین پیش کیا۔ شرکائے تقریب: تقریب میں معزز قانونی شخصیات اور اوورسیز پاکستانیوں نے شرکت کی، جن میں جاپان اور یو اے ای سے عرفان طور سمیت دیگر ممتاز شخصیات شامل تھیں۔ وزیر زکوٰۃ و عشر پنجاب راشد نصراللہ نے خصوصی شرکت کرتے ہوئے اوورسیز پاکستانیوں کی خدمات اور ان کے مثبت کردار کو سراہا۔ تقریب کے اختتام پر مہمانوں کی پرتکلف عشائیے سے تواضع کی گئی۔ بیرسٹر امجد ملک نے شاہد محمود کو یادگاری شیلڈ پیش کی اور تمام شرکاء کو اوورسیز پاکستانیز کمیشن پنجاب کے دورے کی دعوت دی۔ انہوں نے یقین دلایا کہ اوورسیز پاکستانیز کمیشن پنجاب کے دروازے تمام اوورسیز پاکستانیوں خواہ وہ کسی بھی جماعت یا طبقے سے تعلق رکھتے ہوں اور وکلاء کے لیے یکساں طور پر کھلے ہیں۔

فلسطین کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کے لیے آسٹریا کے دارالحکومت ویانا میں سب سے بڑی پُرامن ریلی نکالی گئی

ویانا (اکرم باجوہ سے) فلسطین کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کے لیے آسٹریا کے دارالحکومت ویانا میں سب سے بڑی پُرامن ریلی، بیس ہزار سے زائد افراد کی شرکت۔ فلسطین میں جنگ بندی کے بعد آسٹریا کے دارالحکومت ویانا میں آج فلسطینی عوام سے اظہارِ یکجہتی کے لیے ایک بڑی پُرامن ریلی نکالی گئی۔ ریلی میں فلسطینیوں کے ساتھ ترکی، آسٹریا، پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے شہریوں کے علاوہ انسانی حقوق کی تنظیموں کے نمائندوں نے بھی بھرپور شرکت کی۔ ریلی ویانا کے وسطی علاقے "کارلپاتس" سے شروع ہوئی اور تقریباً تین کلومیٹر کا فاصلہ طے کرتے ہوئے آسٹریائی پارلیمنٹ کے سامنے سے گزرتی ہوئی صدر کے دفتر کے باہر اختتام پذیر ہوئی۔ مظاہرے میں بچوں، خواتین، نوجوانوں اور بزرگوں سمیت لگ بھگ بیس ہزار افراد شریک ہوئے۔ مظاہرین نے اسرائیلی جارحیت کے خلاف بینرز اٹھا رکھے تھے اور "غزہ خالی کرو" کے نعرے لگائے جا رہے تھے۔ شرکاء کے چہروں پر جنگ بندی کی خوشی نمایاں تھی جبکہ پولیس کی جانب سے سخت حفاظتی انتظامات کیے گئے۔ ویانا میں آج کا یہ مظاہرہ فلسطین کے ساتھ یکجہتی کے حوالے سے اب تک ہونے والا سب سے بڑا اجتماع قرار دیا جا رہا ہے۔

گزشتہ شب مغل ریسٹورینٹ بریڈفورڈ میں دوستوں کی لائیو میوزک محفل سجائی گئی

بریڈفورڈ (ادیب مشتاق سے) گزشتہ شب مغل ریسٹورینٹ بریڈفورڈ میں دوستوں کی لائیو میوزک محفل سجائی گئی جسکی میزبانی سپریم اکاؤنٹس کے CEO ممتاز اکاؤنٹنٹ سہیل اصغر کیانی، بیورو چیف دنیا نیوز یو کے اینڈ یورپ ڈائریکٹر انٹرنیشنل افیئرز حسیب ارسلان، ریڈیو پریزینٹر ثاقب نزیر، سماجی شخصیت راجہ انیس اور دنیا نیوز برطانیہ کے نمائندہ خصوصی راجہ تنویر صاحب نے کی تقریب کے مہمان خصوصی پاکستان پیپلز پارٹی برطانیہ کے انفارمیشن سیکرٹری زاہد مغل صاحب (تمغۂ امتیاز)، لارڈ میئر آف بریڈفورڈ محمد شفیق صاحب اور پاکستان سے آئے ہوئے مہمان گوجرخان کے سابق ایم این اے راجہ جاوید اخلاص صاحب تھے۔ شو کو ہوسٹ اسپائس ریڈیو کے پریزینٹر ثاقب نزیر نے اور خیر بار یم کی مشہور آرٹسٹ ماہم کمال نے کیا پاکستان کے مایہ ناز فنکار بوبرانا نے لائیو میوزک شو پیش کرکے حاضرین کو جھومنے پر مجبور کر دیا انہوں نے حاضرین محفل کی فرمائش پر سارے سنگروں کے گیت گنگنا کر سب کے دل جیت لیے تقریب میں کاروباری شخصیت شاہد صراف، امین مرزا گوجرخانوی، اے آر وائی کے زاہد نور، برطانیہ کے مشہور صحافی حسن طاہر کاروباری شخصیت چوہدری مظہر، کاروباری اور سماجی شخصیت سکندر ضیاء وڑائچ، ایک نیوز یو کے اینڈ یورپ کے بیورو چیف وقار بابر مغل، مشہور آرٹسٹ وقاص دانش، سعید خان، پی ٹی وی نیوز کے حافظ ادیب مشتاق سیالی (باقی صفحہ 21 نمبر 11)

’’طیفی بٹ‘‘ کی فرار کی مبینہ کوشش کے دوران ہلاکت: امیر بالاج قتل کیس میں نامزد مرکزی ملزم خواجہ تعریف گلشن کون تھے؟

(خصوصی رپورٹ)

پاکستان میں صوبہ پنجاب کے کرائم کنٹرول ڈیپارٹمنٹ (سی سی ڈی) نے دعویٰ کیا ہے کہ گذشتہ برس لاہور میں قتل ہونے والے امیر بالاج ٹیپو کے قتل میں ملوث نامزد مرکزی ملزم خواجہ تعریف گلشن عرف طیفی بٹ مبینہ پولیس مقابلے میں مارے گئے ہیں۔

یاد رہے کہ امیر بالاج ٹیپو کو گذشتہ برس 18 فروری کو اس وقت قتل کر دیا گیا تھا جب وہ لاہور کے ایک پوش علاقے کی نجی ہاؤسنگ سوسائٹی میں اپنے ایک دوست کی شادی کی تقریب میں شریک تھے۔ اس تقریب میں فوٹوگرافر کے روپ میں شریک شخص نے امیر بالاج پر فائرنگ کر دی تھی جس کے نتیجے میں وہ ہلاک ہو گئے۔

امیر بالاج کے قتل کی ایف آئی آر ان کے بھائی امیر معصب کی مدعیت میں درج کی گئی تھی جس میں خواجہ تعریف گلشن عرف طیفی بٹ اور خواجہ عقیل عرف گوگی بٹ کو مرکزی ملزم نامزد کیا گیا تھا۔

پاکستان کی سرکاری خبر رساں ایجنسی ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان (اے پی پی) نے چار اکتوبر کو رپورٹ کیا تھا کہ امیر بالاج ٹیپو قتل کیس کے مرکزی ملزم خواجہ تعریف گلشن عرف طیفی بٹ کو دبئی سے

> امیر بالاج ٹیپو کو گذشتہ برس 18 فروری کو اس وقت قتل کر دیا گیا تھا جب وہ لاہور کے ایک پوش علاقے کی نجی ہاؤسنگ سوسائٹی میں اپنے ایک دوست کی شادی کی تقریب میں شریک تھے۔ اس تقریب میں فوٹوگرافر کے روپ میں شریک شخص نے امیر بالاج پر فائرنگ کر دی تھی جس کے نتیجے میں وہ ہلاک ہو گئے

گرفتار کر لیا گیا ہے۔‘

رپورٹ میں مزید کہا گیا تھا کہ ’یہ گرفتاری پولیس نے انٹرپول کی مدد سے کی ہے اور ملزم کو جلد از جلد پاکستان منتقل کرنے کے لیے قانونی کارروائی جاری ہے اور توقع ہے کہ انھیں آئندہ چند روز میں لاہور لایا جائے گا۔‘

اور اب 11 اکتوبر (سنیچر کی دوپہر) کو پنجاب کرائم کنٹرول ڈیپارٹمنٹ (سی سی ڈی) کی جانب سے جاری کردہ پریس ریلیز میں بتایا گیا کہ ملزم خواجہ طارق گلشن کو جمعہ (10 اکتوبر) کو دبئی سے کراچی لایا گیا تھا جس کے بعد کراچی ایئرپورٹ حکام نے انھیں سی سی ڈی کی تحویل میں دے دیا تھا۔

سی سی ڈی نے دعویٰ کیا ہے کہ ملزم کو بذریعہ سڑک کراچی سے لاہور منتقل کیا جا رہا تھا جب جمعہ کی علی الصبح پنجاب کے شہر رحیم یار خان کے قریب سی سی ڈی کی گاڑی پر طیفی بٹ کے مسلح ساتھیوں نے حملہ کر دیا۔

پریس ریلیز میں مزید دعویٰ کیا گیا اس موقع پر ہونے والی فائرنگ کے تبادلے میں سی سی ڈی کا ایک اہلکار شدید زخمی ہوا جسے قریبی ہسپتال منتقل کیا گیا جبکہ مسلح افراد طیفی بٹ کو حراست سے چھڑا کر فرار ہو گئے۔

اس واقعے سے متعلق ڈی ایس پی (سی سی ڈی) سید حسین حیدر کی مدعیت میں ایک ایف آئی آر بھی درج کی گئی ہے جس میں دعویٰ کیا گیا کہ دو گاڑیوں میں سوار سات سے آٹھ مسلح افراد نے پولیس ٹیم پر حملہ کیا، فائرنگ کی اور ملزم کو چھڑوا لیا گیا۔

سی سی ڈی کے بیان میں مزید کہا گیا کہ مسلح حملہ آوروں اور ملزم طیفی بٹ کی تلاش کے لیے مقامی پولیس کی بھی مدد لی گئی اور سنیچر کی صبح لگ بھگ پانچ بجے دو مشتبہ گاڑیوں کو روکا گیا اور اس دوران پھر فائرنگ کا تبادلہ ہوا جو 20 سے 25 منٹ تک جاری رہا۔

سی سی ڈی کا دعویٰ ہے کہ فائرنگ کے بعد جب اہلکار گاڑیوں کے قریب پہنچے تو ایک شخص شدید زخمی حالت میں وہاں موجود تھا جس کی شناخت بعد ازاں ملزم طیفی بٹ کے طور پر ہوئی جنھیں ہسپتال منتقل کیا گیا مگر وہ ہلاک ہو گئے۔

سی سی ڈی کا دعویٰ ہے کہ دوسری مرتبہ ہونے والی فائرنگ کے نتیجے میں بھی سی سی ڈی کا ایک اہلکار شدید زخمی ہوا۔ دوسری جانب رحیم یار خان میں ڈائریکٹر ایمرجنسی شیخ زید ہسپتال کے مطابق ہلاک ہونے والے ملزم کی لاش کا پوسٹ مارٹم کر دیا گیا ہے۔

یاد رہے کہ سی سی ڈی کی حراست سے فرار ہونے کی کوشش اور اس کے بعد ملزم کے ہلاک ہو جانے سے متعلق یہ پہلا واقعہ نہیں ہے۔ قانونی ماہرین اس نوعیت کے معاملات کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور انھیں ’ماورائے عدالت‘ کارروائیاں قرار دیتے ہیں۔

ایسے واقعات کے بعد پولیس کی جانب سے عموماً یہ روایتی بیان جاری کیا جاتا ہے کہ ملزم کو چھڑوانے کے لیے پولیس ٹیم پر حملہ کیا گیا اور اس دوران ملزم اپنے ہی ساتھیوں کی فائرنگ سے ہلاک ہو گیا۔

پنجاب میں حالیہ مہینوں میں سنگین جرائم بشمول خواتین اور بچوں کے خلاف جرائم میں نامزد بہت سے ملزمان اسی نوعیت کے مشکوک حالات میں مارے جا چکے ہیں۔

لاہور سے تعلق رکھنے والے سینیئر کرائم رپورٹر اعظم چوہدری کہتے ہیں اتنے ہائی پروفائل ملزم کو دبئی سے لاہور کے بجائے کراچی لایا جانا اور پھر بذریعہ سڑک کراچی سے ان کی لاہور منتقلی کرنا بھی حیرت انگیز ہے کیوں کہ ایسے معاملات میں پولیس ملزمان کی سکیورٹی کو مدنظر رکھتی ہے اور فضائی سفر ہی کو ترجیح دی جاتی ہے۔

سی سی ڈی نے اس معاملے پر مزید کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔

خواجہ تعریف گلشن عرف طیفی بٹ کون تھے؟

طیفی بٹ کو لاہور کا بڑا انڈرورلڈ ڈان سمجھا جاتا تھا اور ان کے کزن گوگی بٹ کی لاہور کے ٹرکاں والا خاندان کے ساتھ دیرینہ دشمنی ہے۔

امیر بالاج ٹیپو کے قتل میں بطور مرکزی ملزم نامزدگی کے بعد سے خواجہ تعریف گلشن عرف طیفی بٹ مفرور تھے۔

طیفی بٹ اور ان کے کزن گوگی بٹ کا شمار لاہور کے بڑے انڈرورلڈ ڈانز میں ہوتا تھا۔

لاہور کے علاقے گوالمنڈی سے تعلق رکھنے والے اس خاندان کی شاہ عالم کے علاقے میں اثر و رسوخ رکھنے والے ٹرکاں والا خاندان سے دیرینہ دشمنی تھی، جس کا ذکر امیر بالاج قتل کیس میں درج ایف آئی آر میں بھی موجود ہے۔

بی بی سی نے ان دونوں خاندانوں کی دشمنی کے حوالے سے ایک تفصیلی سٹوری کی تھی جس میں امیر بالاج ٹیپو کے قتل کے محرکات اور ان خاندانوں کے بیچ دشمنی کے آغاز کا ذکر کیا گیا تھا۔

بی بی سی کی اس تفصیلی رپورٹ کے مطابق اس دیرینہ دشمنی کا آغاز ٹرکاں والا خاندان کے بلا ٹرکاں والا کے سنہ 1994 میں قتل کے بعد ہوا تھا۔ ٹرکاں والا خاندان کو یہ رنج تھا کہ طیفی بٹ نے بلا ٹرکاں والے کو قتل کرنے والے ملزمان شفیق اور حنیف کو پناہ دی تھی۔

صحافی ماجد نظامی نے بی بی سی کو بتایا تھا کہ خواجہ تعریف عرف طیفی بٹ اور خواجہ عقیل عرف گوگی بٹ اس زمانے میں اندرون لاہور کے انڈر ورلڈ کے بڑے نام تھے۔

بالاج ٹیپو ٹرکاں والا: اندرون لاہور میں انڈر ورلڈ اور نسل در نسل دشمنی کی داستان

وہ خود کو کاروباری کہلاتے تھے مگر ان پر زمینوں اور جائیدادوں پر قبضوں کے درجنوں کیس موجود تھے۔‘

ماجد نظامی کے مطابق طیفی بٹ پر یہ الزام بھی تھا کہ وہ اپنے ڈیروں پر اشتہاریوں اور جرائم پیشہ افراد کو پناہ دیتے تھے اور پھر انھیں اپنے غیر قانونی کاموں کے لیے استعمال کرتے تھے۔

لاہور سے تعلق رکھنے والے سینیئر صحافی میاں عابد کہتے ہیں کہ طیفی بٹ اور گوگی بٹ دونوں پھوپھی زاد بھائی ہیں۔

’یہ دونوں افراد لاہور پولیس کو زیادہ تر زمینوں پر ناجائز قبضوں اور بھتہ وغیرہ کے مقدمات میں مطلوب رہتے تھے۔ یہ اشتہاری مجرموں کو پناہ بھی دیتے تھے اور مجرم بھی ان کے لیے کام کرتے تھے۔ انڈرورلڈ میں ان لڑائیوں میں بھی ان اشتہاریوں کا استعمال کیا جاتا تھا۔‘

لاہور ہی سے تعلق رکھنے والے سینیئر کرائم رپورٹر نعیم حنیف کے مطابق طیفی بٹ اس سے قبل بھی کئی مقدمات میں نامزد کیے جا چکے ہیں ’لیکن جس طرح سے امیر بالاج کے قتل کو سوشل میڈیا پر ہائی لائٹ کیا گیا اور اس کی وسیع پیمانے پر کوریج کی گئی، اس نے طیفی اور گوگی بٹ کی مشکلات میں اضافہ ہوا۔‘

نعیم حنیف کہتے ہیں کہ امیر بالاج کے قتل کے بعد سے طیفی بٹ کا نام بار بار سامنے آتا رہا اور ان کی گرفتاری کے لیے پولیس پر دباؤ بڑھتا جا رہا تھا، لیکن شاید یہ کسی کے گمان میں بھی نہیں تھا کہ ان کا انجام ایسا ہو گا۔

’میں اپنے گھر کا مچھر بھی نہیں مرنے دوں گا‘

لاہور میں پرانی خاندانی دشمنیوں اور دیگر جرائم کی کوریج کرنے والے صحافی اعظم چوہدری کہتے ہیں کہ طیفی اور گوگی بٹ خاندان کے سیاسی روابط بھی تھے۔

ان کے بقول جب سابق صدر پرویز مشرف کے دور میں گوالمنڈی میں فوڈ سٹریٹ بنائی گئی تو طیفی بٹ کا خاندان اس میں پیش پیش تھا۔

> سی سی ڈی نے دعویٰ کیا ہے کہ ملزم کو بذریعہ سڑک کراچی سے لاہور منتقل کیا جا رہا تھا جب جمعہ کی علی الصبح پنجاب کے شہر رحیم یار خان کے قریب سی سی ڈی کی گاڑی پر طیفی بٹ کے مسلح ساتھیوں نے حملہ کر دیا۔ پریس ریلیز میں مزید دعویٰ کیا گیا اس موقع پر ہونے والی فائرنگ کے تبادلے میں سی سی ڈی کا ایک اہلکار شدید زخمی ہوا جسے قریبی ہسپتال منتقل کیا گیا جبکہ مسلح افراد طیفی بٹ کو حراست سے چھڑا کر فرار ہو گئے۔

وہ بتاتے ہیں کہ سابق صدر پرویز مشرف نے بسنت کے موقع پر گوالمنڈی میں گوگی بٹ کی چھت پر پتنگ بازی کی تھی جبکہ اس کے علاوہ بھی اس خاندان کے دیگر سیاسی جماعتوں سے بھی مراسم تھے۔

ان کے بقول طیفی بٹ ماضی میں لاہور کی اکبری منڈی میں تاجر تنظیم کے الیکشن بھی لڑتے رہے ہیں۔

اعظم چوہدری کہتے ہیں کہ اگر تاریخ پر نگاہ ڈالی جائے تو ٹیپو ٹرکاں والا خاندان سے دشمنی کے دوران طیفی بٹ کے خاندان کا کوئی فرد نہیں مارا گیا تھا، تاہم یہ ضرور ہے کہ امیر بالاج کے قتل کے بعد طیفی بٹ کے بہنوئی جاوید کو لاہور کے علاقے گلبرگ میں قتل کر دیا گیا تھا۔

ان کے بقول طیفی بٹ کے بھائی خواجہ اظہر گلشن بھی لاہور میں تاجر تنظیموں کے عہدے دار رہ چکے ہیں۔ لیکن اس خاندان میں سب سے زیادہ اثر و رسوخ طیفی بٹ کا ہی تھا۔

صحافی اعظم چوہدری کہتے ہیں کہ طیفی بٹ نجی محافل میں اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ ’میں اپنے گھر کا کوئی مچھر بھی نہیں مرنے دوں گا‘ لیکن آج وہ خود اس دنیا میں نہیں رہے۔

بالاج ٹیپو ٹرکاں والا: اندرون لاہور میں انڈر ورلڈ اور نسل در نسل دشمنی کی داستان

(خصوصی رپورٹ)

جس قسم کی زندگی نے ان کو چُنا اس کی بہت سی پیچیدگیوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ وہ زیادہ کہیں آ جا نہیں سکتے تھے۔

اندرون لاہور کے سرکلر روڈ کے باسی 'ٹرکاں والا' خاندان سے تعلق رکھنے والے امیر بالاج ٹیپو کو اگر اپنے 'ڈیرے' کی چار دیواری سے نکل کر کہیں بھی باہر آنا جانا ہوتا تھا تو مسلح محافظوں کا ایک قافلہ گاڑیوں میں ان کے آگے اور پیچھے ہوتا تھا۔

زندگی کا یہ طرز انھوں نے اپنے والد کے قتل کے بعد اس وقت اپنایا جب صرف 17 یا 18 برس کی عمر میں انھیں 'خاندانی دشمنی' کا بار اٹھانا پڑا۔ سنہ 2010 میں ان کے والد عارف امیر عرف ٹیپو ٹرکاں والا کو دبئی سے واپسی پر لاہور ایئرپورٹ پر گولیاں مار کر قتل کر دیا گیا تھا۔

رواں برس فروری میں امیر بالاج ٹیپو اپنے روایتی حفاظتی حصار کے ساتھ لاہور کے ایک پوش علاقے کی نجی ہاؤسنگ سوسائٹی میں اپنے ایک دوست کی شادی کی تقریب میں شریک تھے۔ اسی تقریب میں ایک شخص فوٹوگرافر کے روپ میں موجود تھا جس نے اپنے لباس میں بندوق چھپا رکھی تھی۔

چونگ پولیس کے مطابق اس شخص نے تقریب کے دوران کئی مرتبہ بالاج کے قریب جانے کی کوشش کی تاہم ان کے محافظوں نے اس کو پیچھے دھکیل دیا۔ تاہم ایک موقع پر فوٹوگرافر کا روپ دھارے اس شخص کو بالاج کے قریب پہنچنے کا موقع مل گیا۔

اس نے لباس میں چھپائی بندوق نکالی اور بالاج پر فائرنگ کر دی۔ بالاج کے محافظوں نے جوابی فائرنگ کی جس سے حملہ آور موقع پر ہلاک ہو گیا۔ لیکن اس سے قبل اس کی چلائی ہوئی لگ بھگ چار گولیاں بالاج کے جسم میں پیوست ہو چکی تھیں۔

ان کو زخمی حالت میں لاہور کے جناح ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں وہ ہلاک ہو گئے۔ پولیس نے ان کے قتل کا مقدمہ درج کیا جس میں ان کے بھائی امیر مصعب نے اپنے بھائی کے قتل کا الزام خواجہ تعریف عرف طیفی بٹ اور خواجہ عقیل عرف گوگی بٹ پر عائد کیا تھا۔

انھوں نے پولیس کو دی گئی درخواست میں فائرنگ کے واقعہ کے حالات قدرے مختلف بتائے تھے جس میں انھوں نے کہا تھا کہ ان کے بھائی پر تین سے چار نامعلوم افراد نے گولیاں چلائیں۔ گولیاں چلانے سے پہلے انھوں نے للکار کر کہا کہ 'تمھیں طیفی بٹ اور گوگی بٹ سے دشمنی کا مزہ چکھاتے ہیں۔'

اس وقت پولیس کا کہنا تھا کہ وہ ان دونوں کی تلاش میں ہے۔ بالاج پر حملہ کرنے والے 'شوٹر' کے بارے میں پولیس کا کہنا تھا کہ وہ طیفی بٹ کا ملازم تھا۔

بالاج کے محافظوں کی جوابی فائرنگ سے حملہ آور کی موقع پر ہلاکت ہو گئی تھی تاہم پولیس کا دعویٰ تھا کہ احسن شاہ نے شادی سے قبل ریکی کر کے حملہ آور کو معلومات فراہم کی تھی۔

اب لاہور پولیس کے آرگنائزڈ کرائم یونٹ (سی آئی اے) کے ڈی آئی جی عمران کشور نے دعویٰ کیا ہے کہ امیر بالاج ٹیپو کے قتل کے ملزم احسن شاہ اپنے ساتھیوں کی فائرنگ سے ہلاک ہو گئے ہیں۔ تاہم ان کے اہلِ خانہ نے اسے مسترد کیا ہے اور اس واقعے کو ایک 'ناجائز قتل' قرار دیا ہے۔

سی آئی اے نے ایک بیان میں دعویٰ کیا ہے کہ احسن شاہ 'مبینہ طور پر' اپنے بھائی علی رضا اور دیگر نامعلوم ساتھیوں' کی فائرنگ کے نتیجے میں ہلاک ہوئے ہیں۔

پولیس کا دعویٰ ہے کہ وہ 'ملزم کو برائے نشان دہی اور ساتھی ملزمان کی گرفتاری کے لیے تھانہ شاد باغ لے جا رہی تھی' جس دوران احسن شاہ کے ساتھیوں نے انھیں 'چھڑانے کے لیے پولیس پارٹی پر اندھا دھند فائرنگ کر دی۔'

لیکن گوگی بٹ اور طیفی بٹ ہیں کون اور ان کی ٹرکاں والا سے کیا دشمنی ہے۔ کیا یہی دشمنی امیر بالاج ٹیپو کی موت کا سبب بنی تھی؟

کشمیری پہلوان اور ٹرکوں والے

لاہور سے تعلق رکھنے والے صحافی اور تجزیہ نگار ماجد نظامی بتاتے ہیں کہ ٹرکاں والا کے نام سے مشہور خاندان بنیادی طور کشمیری ہیں اور ان میں کئی نامی گرامی پہلوان گزرے ہیں۔ یہ لاہور کے شاہ عالم گیٹ کے باہر کے علاقے جسے عرفِ عام میں شاہ عالمی کہا جاتا ہے وہاں آباد ہے۔

ان کا گڈز ٹرانسپورٹ کا بھی ایک وسیع کاروبار ہے اور یہیں سے غالباً ان کے ناموں کے ساتھ 'ٹرکاں والا' کا اضافہ ہوا۔

ماجد نظامی کہتے ہیں کہ امیر بالاج ٹیپو کے دادا بلا ٹرکاں والا کی شادی جس خاندان میں ہوئی ان میں پاکستان کے نامی گرامی پہلوان نبی بخش گزرے ہیں۔

وہ بتاتے ہیں 'ٹیپو ٹرکاں والا کے دو ماموں بھی مشہور پہلوان ہیں جن کا نام خالد محمود عرف بھائی پہلوان اور سلطان پہلوان ہیں۔ یہ دونوں اپنے اکھاڑے بھی چلاتے تھے۔ ان میں سے سلطان پہلوان نے خود کو مذہبی سرگرمیوں تک محدود کر لیا ہے جبکہ بھائی پہلوان اب بھی کاروبار دیکھتے ہیں۔'

بھائی پہلوان کا اکھاڑہ اب بھی موجود ہے اور چلتا ہے۔ پہلوانوں کے اس خاندان کا نام گڈز ٹرانسپورٹ کے ساتھ جڑا ہے جس میں ان کے درجنوں کی تعداد میں ٹرک پاکستان کے طول و عرض میں چلتے ہیں اور گڈز ٹرانسپورٹ کرتے ہیں۔

لاہور کی شاہ عالم یا شاہ عالمی مارکیٹ میں بھی اس خاندان کا بڑا اثر و رسوخ ہے۔ یہیں قریب ہی بلا ٹرکاں والا کا ڈیرہ بھی ہوا کرتا تھا جو نسلوں میں آگے چلتا چلتا آج بھی موجود ہے۔

صحافی ماجد نظامی کے مطابق 'بلا ٹرکاں والا کی آشنائی اُس دور کے اندرون لاہور کے 'انڈر ورلڈ' سے اس طرح ہوئی کہ ان کے ڈیرے پر اشتہاری پناہ لیتے تھے اور پھر ان اشتہاریوں کو وہ اپنے کاموں کے لیے استعمال کرتے تھے۔'

لیکن زیادہ تر یہ کام معمولی نوعیت کے جرائم تھے جن میں بیشتر دکانوں پر قبضہ کرنے جیسے معاملات ہوتے تھے۔ یا پھر بدمعاشی اور لڑائی جھگڑے وغیرہ کے واقعات ہوتے تھے۔ تاہم بڑھتے ہوئے یہ کام یہاں تک پہنچا کہ ان کے آدمیوں کے ہاتھوں ایک قتل ہو گیا۔

اس واقعے میں بلا ٹرکاں والا کے جوان بیٹے ٹیپو ٹرکاں والا کا نام آ رہا تھا۔ اس قتل اور اس سے جڑے بعد کے واقعات نے ٹرکاں والا خاندان کے لیے زندگی کا رخ ہمیشہ کے لیے بدل دیا لیکن اس کے چند حقائق کے حوالے سے مختلف آرا پائی جاتی ہیں۔

رواں برس فروری میں امیر بالاج ٹیپو اپنے روایتی حفاظتی حصار کے ساتھ لاہور کے ایک پوش علاقے کی نجی ہاؤسنگ سوسائٹی میں اپنے ایک دوست کی شادی کی تقریب میں شریک تھے۔ اسی تقریب میں ایک شخص فوٹوگرافر کے روپ میں موجود تھا جس نے اپنے لباس میں بندوق چھپا رکھی تھی۔ چونگ پولیس کے مطابق اس شخص نے تقریب کے دوران کئی مرتبہ بالاج کے قریب جانے کی کوشش کی تاہم ان کے محافظوں نے اس کو پیچھے دھکیل دیا۔ تاہم ایک موقع پر فوٹوگرافر کا روپ دھارے اس شخص کو بالاج کے قریب پہنچنے کا موقع مل گیا۔

قریبی ساتھیوں کے ہاتھوں بلا کا قتل

صحافی ماجد نظامی کے مطابق یہ ایک قتل کا واقعہ تھا اور اس کے مقدمے میں بلا ٹرکاں والا کے بیٹے عارف امیر عرف ٹیپو ٹرکاں والا کا نام آ رہا تھا۔ بلا ٹرکاں والا کے دو بااعتماد ملازم تھے جن کا نام حنیف بابا اور شفیق بابا بتائے جاتے ہیں۔

بلا ٹرکاں والا نے قتل کے مقدمے میں سے اپنے بیٹے کا نام نکلوا کر حنیف کا نام دے دیا اس وعدے پر کہ وہ بعد میں اس کو رہا کروا لیں گے۔ لیکن حنیف سزا پا کر جیل چلا گیا۔

جنگ اور جیو گروپ سے منسلک لاہور کے صحافی میاں عابد کہتے ہیں کہ یہ بنیادی طور پر ایک خاتون سے زیادتی کا واقعہ تھا جس میں بلا ٹرکاں والا کے بیٹے کا نام آ رہا تھا اور مقدمے میں سے اس کو نکلوا کر حنیف کا نام ڈلوایا گیا۔ اس کو سات سال کی سزا ہوئی اور وہ جیل چلا گیا۔

وہ کہتے ہیں کہ 'وہ جب سزا پوری کر کے جیل سے واپس آیا تو اس نے اور شفیق بابا نے مل کر بلا ٹرکاں والا کو مارنے کا منصوبہ بنایا۔ انھیں اس بات کا غصہ تھا کہ بلا نے اپنے بیٹے کو بچانے کے لیے ان کو پھنسا دیا اور رہا بھی نہیں کروایا۔'

صحافی میاں عابد کہتے ہیں کہ حنیف بابا اور شفیق بابا کا باپ عبد محمد، بلا ٹرکاں والا کا پرانا ملازم اور ساتھی تھا جس کے ریٹائر ہونے پر یہ دونوں بھائی اس کی جگہ ان کے پاس ملازم ہوئے تھے اور ان کے گن مین ہوتے تھے۔

وہ کہتے ہیں کہ انھوں نے پہلے بلا کو مارنے کی ایک دو کوششیں کیں جو ناکام ہو گئیں اور بالآخر ایک دن اس کے ڈیرے پر ہی وہ اس کو مارنے میں کامیاب ہو گئے۔'

بلا کا قتل کر کے وہ دونوں فرار ہو گئے۔

دشمنی اور ٹیپو ٹرکاں والا کا 'عروج'

ٹرکاں والا خاندان کے لیے اندرون لاہور کے مبینہ 'انڈر ورلڈ' کے چند بڑے کرداروں سے دشمنی کی بنیاد بلا ٹرکاں والا کے اسی قتل کے بعد پڑی۔

بلا کے قاتلوں حنیف اور شفیق نے بلا کو قتل کرنے کے بعد لاہور کے علاقے گوالمنڈی کے 'کاروباری' طیفی بٹ اور گوگی بٹ کے پاس جا کر پناہ لے لی۔

صحافی ماجد نظامی کہتے ہیں کہ خواجہ تعریف عرف طیفی بٹ اور خواجہ عقیل عرف گوگی بٹ اس زمانے میں اندرون لاہور کے انڈر ورلڈ کے بڑے نام تھے۔

'وہ خود کو کاروباری کہلاتے تھے جبکہ زیادہ تر ان کا تعلق زمینوں اور جائیدادوں پر قبضے اور بدمعاشی سے جوڑا جاتا تھا۔'

وہ کہتے ہیں یہ دونوں بھی اپنے ڈیروں پر اشتہاریوں اور جرائم پیشہ افراد کو پناہ دیتے تھے اور پھر انھیں ہی اپنے کاموں کے لیے استعمال بھی کرتے تھے۔ صحافی میاں عابد کہتے ہیں کہ طیفی بٹ اور گوگی بٹ دونوں پھوپھی زاد بھائی ہیں۔

'یہ دونوں پولیس کو زیادہ تر زمینوں پر ناجائز قبضوں اور بھتہ وغیرہ کے مقدمات میں مطلوب رہتے تھے۔ یہ اشتہاری مجرموں کو پناہ بھی دیتے تھے اور مجرم بھی ان کے لیے کام کرتے تھے۔ انڈر ورلڈ میں ان لڑائیوں میں بھی ان اشتہاریوں کا استعمال کیا جاتا تھا۔'

صحافی ماجد نظامی کہتے ہیں کہ جب سنہ 1994 میں بلا ٹرکاں والا کو مارنے کے بعد حنیف اور شفیق نے ان کے پاس پناہ لی تو وہاں سے ٹیپو ٹرکاں والا کی ان سے خاندانی دشمنی کی بنیاد پڑی۔

'ٹیپو اس معاملے میں ہوشیار تھا وہ خود سامنے نہیں آیا لیکن اس نے ان دونوں (حنیف اور شفیق) کو مروا دیا۔ ان دونوں گینگ کے لوگ پولیس کو ایک دوسرے کے خلاف مخبریاں بھی دیتے تھے۔'

ماجد نظامی سمجھتے ہیں کہ ٹیپو ٹرکاں والا نے 'مل ملا کر پولیس مقابلے میں ان دونوں کو مروایا۔'

صحافی میاں عابد کہتے ہیں کہ یہ ایک تاثر ضرور موجود ہے کہ 'پولیس مقابلے میں مارے جانے کے پیچھے ٹیپو ٹرکاں والا کا ہاتھ تھا تاہم' کیونکہ اس واقعے کو ایک پولیس مقابلہ قرار دیا گیا تھا تو کہا تو یہی جائے گا کہ ان کو پولیس نے مارا۔'

اس کے بعد ٹیپو ٹرکاں والا پر کئی قاتلانہ حملے ہوئے جن میں وہ بچتے رہے۔ ان حملوں میں بھی مختلف اشتہاری اور 'کرائے کے شوٹر' استعمال ہوتے تھے تاہم تحقیقات کا تانا بانا طیفی اور گوگی بٹ کے گینگ سے جا ملتا۔

صحافی ماجد نظامی کے مطابق کئی قاتلانہ حملوں میں بچ جانے کے بعد ایک مرتبہ سنہ 2003 میں ٹیپو ٹرکاں والا پر بڑا حملہ لاہور کچہری کے علاقے میں ہوا۔ اس حملے میں ان کے پانچ محافظ مارے گئے۔ وہ خود شدید زخمی ہو گئے اور انھیں ہسپتال منتقل کیا گیا۔

ماجد نظامی کہتے ہیں کہ اس واقعے کا الزام بھی ٹیپو ٹرکاں والا نے طیفی اور گوگی بٹ پر عائد کیا۔

وہ کہتے ہیں 'اس واقعے کے بعد ٹیپو نے اپنے خاندان کو دبئی منتقل کر دیا اور خود بھی کچھ عرصے کے لیے ملک سے باہر چلے گئے۔'

صحافی میاں عابد کہتے ہیں کہ ٹیپو ٹرکاں والا کا کاروبار کیونکہ لاہور ہی میں تھا اس لیے وہ اس کو مکمل طور پر چھوڑ نہیں سکتے تھے۔

'ان کے کئی سینکڑوں ٹرک چلتے تھے اور لاہور میں ان کی اربوں روپے مالیت کی پراپرٹی تھی وہ اس کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتے تھے۔'

تاہم وہ دبئی اپنی فیملی سے ملنے جاتے رہتے تھے اور کچھ عرصہ گزار کر واپس لاہور آ جاتے تھے۔ اسی طرح ایک مرتبہ جب وہ دبئی سے لاہور واپس پہنچے تو ایئرپورٹ کے باہر ایک مسلح شخص نے ان پر فائرنگ کر دی۔

انھیں ہسپتال منتقل کیا گیا لیکن ان کی موت ہو گئی۔ ان کی موت کا سن کر ان کا خاندان بھی دبئی سے واپس لاہور پہنچ گیا۔ ان میں ان کے سب سے بڑے بیٹے امیر بالاج ٹیپو، ان کے دو چھوٹے بھائی اور ایک بہن شامل تھیں۔

بالاج کی عمر اس وقت محض 18 سال تھی۔ انھوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ دبئی ہی میں گزارا تھا جہاں وہ اور اب ان کے باقی بہن بھائی اچھے سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ تاہم باپ کے قتل کے بعد اب بالاج کو 'ڈیرہ' سنبھالنا تھا۔

صحافی ماجد نظامی کہتے ہیں کہ ٹیپو ٹرکاں والا کا زمانہ وہ تھا جس میں ٹرکاں والا گینگ نے انڈر ورلڈ میں بہت 'عروج' دیکھا۔ (باقی صفحہ 21 نمبر 9)

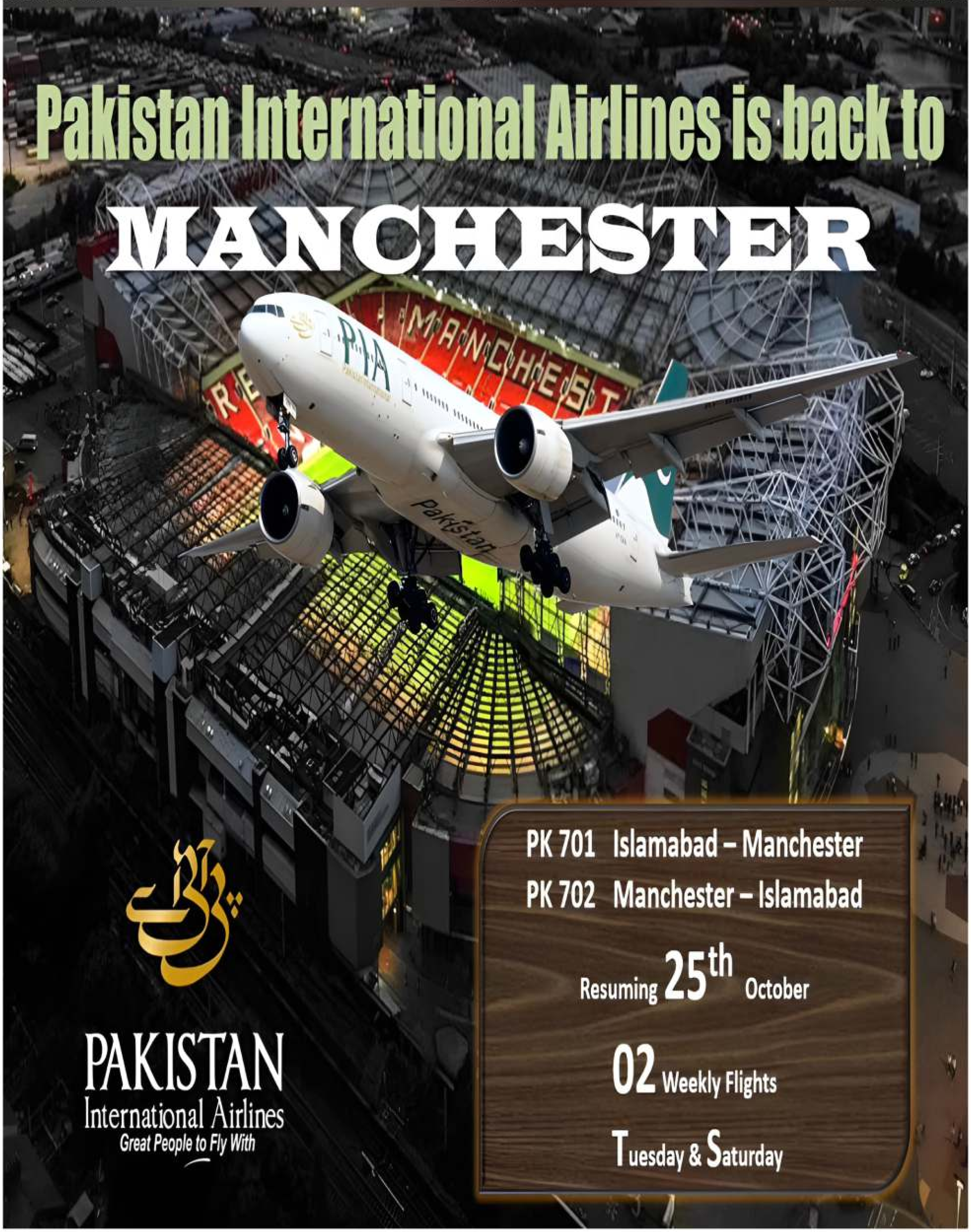
Pakistan International Airlines is back to
MANCHESTER
PIA
Pakistan
PK 701 Islamabad – Manchester
PK 702 Manchester – Islamabad
Resuming 25th October
02 Weekly Flights
Tuesday & Saturday
PAKISTAN
International Airlines
Great People to Fly With

دارالاحسان مرکز اسکاٹ لینڈ میں ناصر خان کے بھانجے شیر خان کی طرف سے روحانی محفل

اسکاٹ لینڈ (فرید انصاری سے) دارالاحسان مرکز اسکاٹ لینڈ میں ناصر خان کے بھانجے شیر خان کی دعائیہ تقریب خان آنوز فیملی سمیت مسلم کمیونٹی کی کثیر تعداد میں شرکت مولانا سید تحسین شاہ نے دعا کرائی اسکاٹ لینڈ کے شہر گلاسگو میں دارالاحسان مرکز اسکاٹ لینڈ میں ناصر خان کے بھانجے شیر خان کی دعائیہ تقریب کے لئے نورانی محفل کا اہتمام کیا جس میں خان آنوز کی فیملی سمیت پاکستانی مسلم کمیونٹی کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اس محفل کا اہتمام دارالاحسان مرکز اسکاٹ لینڈ کے سید تحسین شاہ نے دعائیہ تقریب کا اہتمام کیا۔ نورانی محفل میں میلاد کا اہتمام کیا گیا اس نورانی محفل نعت خواہوں نے اپنا نعتیہ کلام سنایا اور محفل کو گرما دیا۔ خان آنوز کے ناصر خان نے تمام کمیونٹی کا دعائیہ تقریب میں شرکت پر شکریہ ادا کیا۔ نورانی محفل میں درود سلام پڑھا گیا اور تقریب کے اختتام پر ناصر خان کے بھانجے شیر خان کے لئے دارالاحسان مرکز اسکاٹ لینڈ کے سید ناصر جعفری نے دعا کرائی۔

پاکستان کی معیشت پر عالمی بینک کی رپورٹ جاری

(خصوصی رپورٹ) عالمی بینک کی جانب سے پاکستان کی معیشت پر رپورٹ جاری کردی گئی ہے جس کے مطابق رواں سال پاکستان کی نمو کی شرح 6.2 فیصد رہنے کا امکان ہے۔ عالمی بینک کا اپنی رپورٹ میں کہنا ہے کہ انفرا اسٹرکچر کی جلد از جلد بحالی ضروری ہے، حالیہ سیلابی تباہی سے معیشت پر شدید منفی اثر ہوا، سیلاب سے مہنگائی 2.7 فیصد تک پہنچنے کا امکان ہے، بارش سے ہونے والے نقصان سے بجٹ پر اضافی دباؤ آئے گا، بارشوں سے نقصانات کے سبب عوامی خدمات متاثر ہو سکتی ہیں۔ عالمی بینک کے مطابق پنجاب میں زرعی پیداوار میں کم از کم 10 فیصد کمی ہوگی، بارشوں سے چاول، گنا، کپاس، گندم بھی شدید متاثر ہوئیں، اگلے مالی سال پاکستان کی شرح نمو 4.3 فیصد تک بحال ہونے کا امکان ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ زرعی پیداوار (باقی صفحہ 21 نمبر 2)

پاکستان نے اوساکا ایکسپو 2025ء میں 2 بین الاقوامی ایوارڈز اپنے نام کرلیے

(خصوصی رپورٹ) پاکستان نے جاپان کے صنعتی شہر اوساکا میں جاری عالمی نمائش ایکسپو 2025ء میں شاندار کامیابی حاصل کرتے ہوئے 2 بین الاقوامی ایوارڈز جیت لیے۔ پہلا ایوارڈ ایگزیبیشن کیٹگری میں برانز ایوارڈ پاکستان پویلین کو دیا گیا، جو بیورو انٹرنیشنل ایکسپوزیشن (BIE) کی جانب سے منعقدہ خصوصی تقریب میں پیش کیا گیا۔ یہ ایوارڈ پاکستان پویلین کے انچارج اور ٹریڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی آف پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل محمد نصیر نے وصول کیا۔ دوسرا اعزاز ایڈیٹرز چوائس ایوارڈ کی صورت میں دیا گیا، جو کہ عالمی ادارے ایگزیبیٹر آن لائن کی جانب سے ان ممالک کے پویلینز کو دیا جاتا ہے جنہوں نے اپنی تخلیقی سوچ، ڈیزائن اور ثقافتی نمائندگی میں غیر معمولی کارکردگی دکھائی ہو، پاکستان کے پویلین کو اس شعبے میں (باقی صفحہ 21 نمبر 1)

پاکستان سوشل کلب اسکاٹ لینڈ کا ماہانہ اجلاس، نئے عہدیداران کو خوش آمدید

اسکاٹ لینڈ (فرید انصاری سے)

پاکستان سوشل کلب اسکاٹ لینڈ کا ماہانہ اجلاس نئے عہدیداران کو خوش آمدید اسکاٹ لینڈ میں یوم آزادی پر سوشل کلب کی سب سے بڑی تقریب پر مبارکباد سیکڑوں افراد کی شرکت۔ چیرمین کیپٹن فرید انصاری اسکاٹ لینڈ کے شہر گلاسگو میں پاکستان سوشل کلب کا ماہانہ اجلاس ہوا جس میں نئے عہدیداران نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں اسکاٹ لینڈ کی پاکستان سوشل کلب کی جانب سے سب سے بڑی تقریب پر کمیونٹی کے اسکاٹ لینڈ بھر سے سیکڑوں افراد کی شرکت پر مبارکباد دی۔ سوشل کلب کے چیرمین کیپٹن فرید انصاری نے کہا کہ اللہ پاک نے ہمیں بہت عزت سے نوازا کہ ہماری یوم آزادی کی تقریب میں سیکڑوں افراد نے شرکت کی جو اسکاٹ لینڈ کی سب سے بڑی تقریب تھی۔ انہوں نے کہا کہ اسکاٹ لینڈ بھر کے تمام بڑے شہروں کے صدور اپنے عہدوں پر قائم رہیں گے گلاسگو کے عہدیداران جن میں نئے ممبران شامل ہوئے اگلے ناموں کا اعلان آئندہ ماہ کے اجلاس میں کیا جائیگا۔ ہم تمام نئے عہدیداران کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ ایڈنبرہ کے صدر راجہ عابد نے کہا کہ نئی ٹیم میں مختصر کور کمیٹی کے ناموں کا اعلان کیا جائیگا۔ تمام ممبران نے متفقہ رائے سے فیصلے کی منظوری دی۔ چیرمین کیپٹن فرید انصاری نے کہا اسکاٹ لینڈ کی یہ واحد تنظیم ہے جس میں خواتین ونگ ہیں اور جو کمیونٹی کی خدمات پاکستان اور اسکاٹ لینڈ میں کر رہی ہیں۔ میں اپنے تمام ممبران کا مشکور ہوں جو 8 سالوں سے ہمارے ساتھ اب ہم نویں سال میں داخل ہو رہے ہیں تمام ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔۔

میاں عمر محمود نے اسکاٹ لینڈ میں نئی سیاسی پارٹی پاکستان عوامی پارٹی کا اعلان کر دیا

اسکاٹ لینڈ (فرید انصاری سے)

گلاسگو میں پریس کانفرنس میں پاکستانی عوامی پارٹی کے منشور بتائے۔ ڈپٹی ایڈیٹر نوائے جنگ فرید انصاری کا خصوصی انٹرویو اسکاٹ لینڈ کے شہر گلاسگو میں میاں عمر محمود نے اسکاٹ لینڈ میں نئی سیاسی پارٹی پاکستان عوامی پارٹی کا اعلان کر دیا۔ انہوں نے پریس کانفرنس میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری پارٹی دیار غیر میں بسنے والے پاکستانیوں کی آواز کے لئے اس پارٹی کا قیام کیا ہے۔ پریس کانفرنس اور ڈپٹی ایڈیٹر نوائے جنگ کیپٹن فرید انصاری کو خصوصی انٹرویو میں بتایا کہ پاکستان عوام پارٹی کا مقصد دیار غیر میں بسنے والے پاکستانیوں کی آواز کو پارٹی کے پلیٹ فارم سے جمہوری نظام میں پہنچانا ہے۔ میاں عمر محمود نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ پارٹی بنانے کا مقصد دیار غیر میں بسنے والے پاکستانیوں پاکستان عوامی پارٹی کے پلیٹ فارم سے ان کے مطالبات اور ان کی آواز کو جمہوری نظام میں پہنچانا ہے اس لئے انہوں نے پاکستان عوامی پارٹی کے نام سے پارٹی بنائی جس کا مقصد اوورسیز میں بسنے والے پاکستانیوں کو ووٹ کا حق دلانا اور الیکشن میں بھرپور حصہ دلانا ہے تاکہ دیار غیر میں رہ کر اپنے ملک کی بے لوث خدمت کر سکیں۔ میاں عمر محمود نے کہا کہ پاکستان عوامی پارٹی منظم سیاسی پارٹی ہوگی جس کے ممبران جمہوری نظام میں حصہ لیکر پاکستان میں تعلیم کی پالیسی، صحت کی سہولتیں، معیشت اور روزگار، خارجہ پالیسی، زراعت، صنعت کی ترقی میں اوورسیز پاکستانی ملک کی خدمت کر سکیں گے یہ وہ نکات ہیں جن کو مدنظر رکھ کر پاکستان عوامی پارٹی کی بنیاد اسکاٹ لینڈ میں رکھی ہے۔

سعودی سرمایہ کاروں کی پنجاب کے 7 بڑے سیکٹرز میں سرمایاکاری میں دلچسپی، ایم او یوز پر دستخط

(خصوصی رپورٹ)

سعودی سرمایہ کاروں نے پنجاب میں 7 بڑے سیکٹرز میں انویسٹمنٹ اور ہیلتھ کیئر انفرااسٹرکچر میں جوائنٹ وینچر میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ حکومت پنجاب اور پاک سعودی جوائنٹ (باقی صفحہ 21 نمبر 5)

پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں کاروباری ہفتے کے دوران منفی رجحان رہا

(خصوصی رپورٹ)

پاکستان اسٹاک ایکسچینج (پی ایس ایکس) میں کاروباری ہفتے کے دوران منفی رجحان دیکھا گیا۔ بازار حصص کا 100 انڈیکس کا کاروباری ہفتہ پانچ دن منفی رہا۔ پاکستان اسٹاک ایکسچینج کا 100 انڈیکس ایک (باقی صفحہ 21 نمبر 4)

درندہ صفت سسرالیوں کا خاتون پر بدترین تشدد، ہسپتال داخل

لاہور (خصوصی رپورٹ)

جنت کو جب ہسپتال لایا گیا ڈاکٹرز کانوں کو ہاتھ لگاتے رہے لاہور چائنہ سکیم کی جنت اور شیخوپورہ کا عثمان 13 سال قبل دونوں کی شادی ہوئی 7 سال کا بیٹا اور 8 ماہ کی بیٹی کے دونوں ماں باپ ہیں۔ اب بس ظلم سنتے جائیے روح کانپ جائے گی۔۔۔ 1 سال قبل عثمان نے بیوی پر سانپ گھر لا کر چھوڑ دیا مطالبہ تھا دوسری شادی میں بیوی

شاید رکاوٹ یوں تھی کہ پہلے ہمارے اخراجات تو پورے کر لو لیکن ہمارے معاشرے کے مرد حضرات سنت تو پوری کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں مگر گھر میں جو پہلی بیوی اور اولاد موجود ہوتی ہے ان کو پورا حق نہیں دیتے۔ بے شرم شخص جس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا اس پر پیسہ نچھاور کرتا تھا کھانے کھلانا شاپنگ کروانی جب بیوی نے پیسے مانگتے تو خالی جیب دکھا دیتی۔ سانپ جب چھوڑے کے شاید سانپ کے کاٹنے سے (باقی صفحہ 21 نمبر 3)

Make your Celebration the Sweetest!
with Pooja Sweets
Whether it's a Celebration, a Gift to Someone Special, or just a Royal Treat for yourself...
..discover
Vegetarian Society APPROVED
POOJA
SWEETS & SAVOURIES
Best Quality Vegetarian Food
SWEETS - SAVOURIES - STREETFOOD - BAKERY - DELI MEALS
SCAN ME
TOOTING
168-170 UPPER TOOTING ROAD, LONDON, SW1v7 7ER
T: (0)20 8672 4523
E: info@poojasweets.com
POOJA'S CAKE FACTORY
171 UPPER TOOTING ROAD LONDON SW17 7TJ
T: (0)20 8772 7730
E: cakes@poojasweets.com
KINGSBURY
487 KINGSBURY ROAD LONDON, NW9 9ED
T: (0)20 8206 2206
E: kingsbury@poojasweets.com
CARDIFF
3 ALBANY ROAD, ROATH, CARDIFF, CF24 3LH
T: (0)29 2021 4987
E: cardiff@poojasweets.com
EAST HAM
350 HIGH STREET NORTH, LONDON E12 6PH
T: (0)20 8552 8786
E: eastham@poojasweets.com
LEICESTER
28C MELTON ROAD, LEICESTER LE4 5EA
T: (0)116 202 1222
E: leicester@poojasweets.com
NEW HOUNSLOW
107 KINGSLEY ROAD HOUNSLOW TW3 4AH
T: (0)20 3355 0880
E: hounslow@poojasweets.com
www.poojasweets.com

Award Winner 2015, 2020 & 2023

JUNAID JEWELLERS

شادی بیاہ کے موقع پر ہم ڈریسز کے مطابق جیولری تیار کرتے ہیں

Latest Design & Repair
Real Steam Work

چیف ایگزیکٹو

(ایوارڈ یافتہ)
محمد اقبال

304 FARNHAM ROAD SLOUGH SLI 4XL
Ph: 0175 355 4480/81

بریڈفورڈ انگلینڈ کی پولیس نے سرکاری اعزاز کے ساتھ اپنے ساتھی پولیس کانسٹیبل فیضان کی نماز جنازہ میں شرکت کی

بقیہ 1

خصوصی طور پر سراہا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان کے پویلین کے لیے صرف 53 مربع میٹر جگہ مختص تھی، مگر اس محدود رقبے میں بھی پاکستان نے ایسا شاہکار تخلیق کیا جسے اب تک 17 لاکھ سے زائد افراد نے وزٹ کیا، جاپانی عوام اور بین الاقوامی وزیٹرز نے پاکستان کے فن تعمیر، ثقافتی تنوع اور نمائش کے ڈیزائن کو بے حد پسند کیا۔

بقیہ 2

میں بہتری، افراط زر اور شرح سود میں کمی ترقی میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں، نیز ریکارڈ حد سے برآمدات اور نمو میں ممکنہ اضافہ متوقع ہے۔ رپورٹ کے مطابق رواں مالی سال میں افراط زر سنگل ڈیجٹ ہونے کے باوجود خطرات برقرار ہیں، سیلاب کی وجہ سے 2027 تک افراط زر میں اضافے کا خدشہ ہے۔

بقیہ 3

بیوی فوت ہو جائے گی اللہ نے جنت کی حفاظت کی جنت بچ گئی، اپنے گھر کو جنت توڑنا نہیں چاہ رہی تھی لیکن شوہر ہر اس حد تک جا رہا تھا کہ کسی طرح جنت کا خاتمہ ہو جائے۔ 8 اکتوبر 2025 شوہر گھر داخل ہوا اپنی بہنوں کو بلایا بہنوں کے خاوندوں کا بلایا دوبارہ دوسری شادی کی بات شروع بیوی نے سوال وہی کیے پہلے ہمارے اخراجات پورے کر لوں۔ بے شرم شوہر نے بہنوں کے خاوندوں کے سامنے بیوی سے جسمانی تعلق قائم کیا اپنی بہنوں کے خاوندوں سے بھی کھلے عام جسمانی تعلق قائم کروایا سر پر ڈنڈے مارتے سر کی ساری ہڈیاں ٹوٹ گئی ظلم ابھی ختم نہیں ہوا عثمان کے ماں باپ بہنیں انکے شوہر جو کر سکتے تھے کیا مار مار کر بیہوش کر دیا آخر میں عثمان کی بہنوں نے جنت پر پیشاب کیا استغفر اللہ □ عثمان کو یہی تھا جنت مر چکی ہے یہ سارا کچھ 7 سال کا بچہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا عثمان نے شیخوپورہ کے ہسپتال لے جانے کا فیصلہ کیا سسرال والوں کو کال کی جنت بیٹے کو ٹیوشن چھوڑنے جا رہی تھی ایکسیڈنٹ کی وجہ سے شدید زخمی ہے خاوند بیوی کے کپڑے تبدیل کروا کر لے گیا تھا ہسپتال ڈاکٹرز نے کانوں کو ہاتھ لگائے حالت دیکھ کر فوری کہا لاہور لے جائے شوہر نے سسرال والوں سے کہا ایمبولینس کے پیچھے آپ دینا میں لاہور لا رہا ہوں لاہور کے ہسپتال پہنچے پر ڈاکٹرز کی پھر وہی حالت پہلی نظر میں کہا یہ ایکسیڈنٹ نہیں ہے عثمان کو پہلا دھچکا یہی تھا ڈاکٹرز نے کسی طریقے سے جنت کی سانسوں کو بحال کیا دوسرا دھچکا عثمان کو یہ تھا کیونکہ سارے راستے اپنے بیٹے کو یہی سمجھاتا آیا کہ نانا نانی کو یہی بتانا ماما کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے جب ڈاکٹرز نے جنت کا مزید معائنہ کیا رپورٹ میں ثابت ہوا جنت کے ساتھ کئی لوگوں نے جسمانی تعلق قائم کیا ہے جنت کی حالت اگر آپ دیکھے روح کانپ جائے فیس بک کی پالیسی کی وجہ سے تصاویر دکھا نہیں سکتا پورے سر پر ٹانکے جسم کا ایک حصہ کام کرنا چھوڑ گیا ہے بول نہیں سکتی صرف سن سکتی ہے ابھی بھی جنت زندگی اور موت کی کشمکش میں ہے یہ سب دیکھنے کے بعد شوہر عثمان ہسپتال سے فرار ہو گیا کیونکہ اسے یہی تھا جنت زندہ نہیں بچ پائے گی جنت کے گھر والوں نے جنت کے شوہر سب گھر والوں پر مقدمہ درج کروا دیا شاید شوہر گرفتار ہو چکا ہے اب آپ بتائے ماں باپ بیٹیوں کی شادی کرتے وقت کیوں نہ گھبرائے یہاں عالم اکیلا شوہر نہیں تھا یہاں ظلم کرنے والا پورا سسرال تھا تحریر: حارث بھٹی تحریر کاپی کرنے والوں سے گزارش ہے میرا نام مٹا کر آپ تحریر اپنے پلیٹ فارم پر لگا تو دیتے ہیں نام لکھے رہنے سے کیا فرق پڑ جائے گا؟؟

بقیہ 4

ہفتے کے دوران 5891 پوائنٹس کم ہو کر ایک لاکھ 63 ہزار 98 پوائنٹس پر بند ہوا۔ کاروباری ہفتے میں 100 انڈیکس 6915 پوائنٹس کے بینڈ میں بھی رہا۔ 100 انڈیکس کی ہفتہ وار بلند ترین سطح ایک لاکھ 69 ہزار 326 جبکہ کم ترین سطح ایک لاکھ 62 ہزار 411 پوائنٹس رہی۔ بازار حصص میں ایک ہفتے میں 78.6 ارب شیئرز کے سودے ہوئے، شیئرز بازار کے ہفتہ وار کاروبار کی مالیت 274 ارب روپے رہی جبکہ مارکیٹ کیپٹلائزیشن ہفتہ بھر میں 749 ارب روپے کم ہو کر 18910 ارب روپے ہو گئی۔

بقیہ 5

بزنس کونسل کے درمیان ایم او یوز پر دستخط کیے گئے ہیں۔ حکومت پنجاب کی فوکل

ایجنسی سعودی سرمایہ کاروں اور کمپنیوں کے ساتھ رابطے اور معاونت کرے گی، پاکستان اور سعودی سرمایہ کاروں نے معاہدے کو فوری عملی شکل دینے کے لیے فاسٹ ٹریک اپنانے پر اتفاق کیا ہے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز نے کہا کہ پنجاب حکومت سعودی سرمایہ کاروں کو سہولتیں اور معاونت فراہم کرے گی، صوبے کو انڈسٹریل حب بنانا چاہتے ہیں۔

بقیہ 6

محمد زاہد راجہ کی طرف سے مہمانوں کیلئے ضیافت کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ بعد ازاں معزز مہمان خصوصی چوہدری محفوظ حسین کو نیک تمناؤں کے ساتھ رخصت کیا گیا۔

بقیہ 7

شواہد دیکھ کر انصاف کرتی ہیں، جہاں کوئی سفارش کام آتی ہے اور نہ کوئی سفارش کرتا ہے، حالانکہ سٹور کا سیکورٹی گارڈ اور داؤ ایک جگہ کام کرتے ہیں، روز ملتے اور ایک دوسرے سے بات کرتے اور جانتے بھی ہوں گے لیکن گارڈ نے صرف دو تین سیکنڈ بھی نہیں جانے دیے اور داؤ کو پکڑ کر منیجر کے پاس لے گیا، ہمارے ہاں لکڑ پتھر سب ہضم ہو جاتا ہے، ایک دوسرے کے جرائم چھپائے جاتے ہیں، قاتلوں تک کو سفارش کی سہولت میسر ہوتی ہے، قانون نافذ کرنے اور انصاف دینے والے ادارے مجرمان کو سہولت فراہم کرتے ہیں، سامنے سامنے کمزور کو مارا جاتا ہے اور لوگ تماشہ دیکھ رہے ہوتے ہیں، غرض ہر شعبے میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ ایسے قومیں اور معاشرے کبھی ترقی نہیں کر پاتے۔ معاشرے قانون کی حکمرانی اور عدل و انصاف سے قائم ہوتے ہیں "" جہاں چھوٹا بڑا جرم جرم ہی سمجھا جاتا ہے چاہے وہ دو تین پلاسٹک کے تھیلے ہی کیوں نہ ہوں۔ ""

بقیہ 8

بھی کہا تھا کہ حکومت کا امیگریشن وائٹ پیپر، جس میں یہ اقدامات شامل ہیں، امیگریشن پر "قابو بحال کرے گا" اور "کم ہنرمند غیر ملکی بھرتی پر انحصار ختم کرے گا

بقیہ 9

'وہ خود سامنے نہیں آتے تھے لیکن گینگ وار کے بہت سے کردار ان کے لیے کام کرتے تھے۔ اسی طرح پولیس میں بھی ان کے تعلقات اچھے بن گئے تھے۔'

تاہم صحافی میاں عابد کہتے ہیں کہ ان کے خیال میں ٹیپو ٹرکاں والا کے خاندان کے لیے اس دشمنی کو آگے بڑھانا اب مشکل ہو جائے گا۔

اس کی وجہ وہ یہ بتاتے ہیں کہ بالاج کے چھوٹے بھائیوں میں سے ایک وکیل بن چکے ہیں جبکہ دوسرے ابھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان کے لیے اس قسم کے معاملات کو چلانا مشکل ہوگا۔

بقیہ 10

سائنس" کو ضرور پڑھنا چاہیے تاکہ وہ سمجھ سکیں کہ قرآن کو جدید دنیا کے تناظر میں کیسے تجزیہ کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کے ایمان کا ایک اہم حصہ یہ ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ نہ اس میں کسی بشر کی دخل اندازی ہے، نہ اس میں کوئی تبدیلی یا تحقیق، اور یہ آخری آسمانی کتاب ہے۔ اس کے بعد کوئی اور کتاب نازل نہیں ہوئی۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بھی اس سلسلے میں اہم ہیں کیونکہ وہ قرآن کی تشریح اور عملی اطلاق کا ذریعہ ہیں۔ دلچسپ اور معنی خیز واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا جو دراصل ڈاکٹر موریس بکائی (Maurice Bucaille) اور ڈاکٹر حمید اللہ کے درمیان مکالمے سے متعلق ہے۔ ڈاکٹر بکائی، جو ایک غیر مسلم سائنس دان کے طور پر قرآن و حدیث کا سائنسی پہلو جاننے کی کوشش کر رہے تھے، ایک موقع پر اس حدیث پر سوال اٹھاتے ہیں جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "مکھی کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے پر شفا۔" ڈاکٹر بکائی کا سوال یہ تھا کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر سائنس میں اس کی کوئی مثال کیوں نہیں ملتی۔ اس پر ڈاکٹر حمید اللہ نے نہایت علمی اور منطقی جواب دیا: انہوں نے کہا کہ اگر آپ نے مکہ یا مدینہ کے خطے میں پائی جانے والی تمام مکھیوں پر تحقیق نہیں کی تو آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ایسی مکھی موجود نہیں؟ پھر انہوں نے مزید وضاحت کی کہ دنیا میں بہت سی جاندار اقسام ایسی ہیں جو ختم ہو چکی ہیں۔ کچھ کی نسل پچاس سال پہلے، کچھ کی سو

یا دو سو سال پہلے مٹ گئی۔ چنانچہ یہ بھی ممکن ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ایسی مکھی موجود ہو جس کی نسل اب ختم ہو چکی ہو۔ یہ جواب سن کر ڈاکٹر موریس بکائی نے کہا کہ بات واضح ہو گئی ہے، اور انہوں نے تسلیم کیا کہ یہ حدیث سائنس کے خلاف نہیں، بلکہ اس کے لیے تحقیق کی گنجائش موجود ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ان کے مطابق اب وہ احادیث جو جدید سائنسی مشاہدات سے مطابقت رکھتی ہیں، ان کی تعداد "اٹھانوے سے ننانوے فیصد" تک پہنچ گئی۔ سائنس ہر چیز کا انکار نہیں کرتی، بلکہ ابھی تک جس چیز کی تحقیق نہیں ہوئی، اس کے بارے میں خاموش رہتی ہے۔ اسلام کا علم اور وحی کا دائرہ بعض اوقات سائنس سے آگے ہوتا ہے، کیونکہ وحی کا ماخذ علم الٰہی ہے، جب کہ سائنس انسانی تجربے اور مشاہدے کی بنیاد پر ارتقا پذیر علم ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی احادیث اور رہنمائی میں کتنی سائنسی حقیقتیں پوشیدہ ہیں جنہیں جدید سائنس اب سمجھنا شروع کر رہی ہے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد ایک جرمن فزیشن ڈاکٹر شارلس موئی (Charles Moaty) اپنی بیماری کے علاج کے لیے مختلف جدید طریقوں سے گزرا، مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ایک جرمن ڈاکٹر نے اسے مشورہ دیا کہ وہ کسی عرب ملک میں جا کر "لوکل فزیشن" یعنی مقامی طبیب سے علاج کروائے۔ ڈاکٹر موئی عرب پہنچا، وہاں ایک بدو اسسٹنٹ کے ذریعے ایک مقامی حکیم سے ملا، جس نے پوچھا کہ کیا تم تکلیف برداشت کر سکتے ہو؟ موئی نے کہا، اگر میں صحت یاب ہو جاؤں تو بالکل۔ بدو طبیب نے کہا: "چند دن صرف اونٹنی کا دودھ اور پیشاب استعمال کرو۔" یہ سن کر وہ حیران ہوا، مگر جب اس نے علاج کیا تو صحت بحال ہو گئی۔ یہ واقعہ 1924 سے 1926 کے درمیان کا ہے۔ اس وقت تک یورپ جدید میڈیکل سائنس میں بہت آگے جا چکا تھا، مگر یہاں علاج کا اثر "نیچرل ٹریٹمنٹ" سے ہوا۔ ڈاکٹر موئی نے اس تجربے سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ کچھ بیماریاں علاقائی ماحول اور خوراک سے جڑی ہوتی ہیں، اور ان کا علاج بھی اسی خطے کے قدرتی ذرائع میں موجود ہوتا ہے۔ ہر جگہ کی فطرت اپنے لوگوں کے امراض کا علاج اپنے اندر رکھتی ہے۔ جب ڈاکٹر حمید اللہ نے یہ مثال موریس بکائی کے سامنے پیش کی تو انہوں نے تسلیم کیا کہ وہ حدیث جس میں نبی ﷺ نے اونٹنی کے دودھ اور پیشاب سے علاج کا ذکر کیا، سائنسی لحاظ سے بھی ممکن ہے۔ اس سے موریس بکائی کا یقین مزید مضبوط ہوا کہ نبی ﷺ کے فرمودات محض مذہبی یا علامتی نہیں بلکہ حقیقی سائنسی بنیاد رکھتے ہیں۔ یہ واقعہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلامی تعلیمات اور فطرت میں گہرا ربط ہے۔ جو بات آج "نیچرل میڈیسن" یا "لوکل ہیلتھ سسٹم" کے نام سے دوبارہ مقبول ہو رہی ہے، وہ دراصل اسی حکمت نبوی کی ایک جھلک ہے۔ آپ نے سورۃ الفتح، آیت 28 بیان کی یہ قرآن کی ان آیات میں سے ہے جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے مشن اور دین اسلام کی حتمی کامیابی کا اعلان فرمایا۔ اس آیت کا مفہوم یہ ہے: "وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام مذاہب پر غالب کر دے، اور گواہ کے طور پر اللہ کافی ہے۔" یہ آیت صرف ایک تاریخی بیان نہیں بلکہ ایک الٰہی وعدہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس نے اپنے نبی ﷺ کو "الہدیٰ" یعنی مکمل ہدایت کے ساتھ، اور "دین حق" یعنی سچائی پر مبنی نظام زندگی کے ساتھ بھیجا۔ مقصد یہ ہے کہ یہ دین باقی تمام نظاموں، نظریات، اور ادیان پر غالب آ جائے۔ فکری طور پر، اخلاقی طور پر، اور عملی طور پر۔ یہ غلبہ صرف تعداد سے نہیں بلکہ اثر، اخلاق، علم، اور کردار سے مراد ہے۔ دنیا میں مسلمان ابھی سب سے بڑی آبادی نہیں، لیکن اسلام کے پیغام کی رسائی اور اثر آج ہر جگہ موجود ہے۔ "ورفعنا لک ذکرک" "اور ہم نے تمہارے ذکر کو بلند کر دیا" یہ وعدہ اسی تسلسل کا حصہ ہے۔ اللہ نے حضور ﷺ کے ذکر کو زمین پر بھی بلند کیا اور آسمانوں میں بھی۔ اذان، نماز، تلاوت، درود، اور لاکھوں زبانوں پر آپ ﷺ کا نام ہر لمحہ بلند ہو رہا ہے۔ یہی امت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس پیغام حق کو آگے پہنچائے، حضور ﷺ کے دین کی ترویج (اشاعت)، تبلیغ، اور نمائندگی کرے۔ اسلام کی سربلندی صرف اللہ کا وعدہ نہیں بلکہ امت کی امانت ہے۔ یہ آیت ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اس مشن کا حصہ ہے۔ اپنے عمل، علم، اور کردار سے دین کو غالب کرنے کی کوشش کرنا۔ اگر کبھی ایسا وقت آ جائے کہ زمین پر کوئی ایک شخص بھی رسول اللہ ﷺ کا نام لینے والا

نہ رہے، تب بھی آپ ﷺ کا دین اپنی صداقت، سچائی، اور فطری برتری کے باعث ہر دوسرے دین پر غالب رہے گا۔ اس کی حقانیت انسانوں کی گواہی سے نہیں، بلکہ اپنے الٰہی ماخذ سے ثابت ہے۔ یہی وہ نکتہ ہے جس پر بات ختم نہیں بلکہ عمل شروع ہوتا ہے۔ ہم جب یہ تسلیم کر لیتے ہیں کہ دین اسلام سائنٹیفکلی، ایڈیویکلی، ایجوکیشنلی اور دستوری طور پر ایک کامل اور ابدی سچائی ہے، تو اگلا مرحلہ صرف اس کے دعوے کا نہیں بلکہ عملی وابستگی کا ہوتا ہے۔ یہ دین اپنے ماننے والوں سے صرف یقین نہیں بلکہ کردار، اطاعت، اور استقامت مانگتا ہے۔ ہم میں سے کوئی شخص غلطی کر سکتا ہے۔ میں، آپ، یا کوئی اور، مگر دین محمدی ﷺ اپنے اصولوں میں کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ یہ دین نہ کسی کمی میں ہے، نہ کسی تضاد میں۔ یہ وہ کامل نظام ہے جو انسان کو توازن، عدل، علم، اور روشنی کی طرف بلاتا ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے: "پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر، مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر۔" سمجھنے والے کے لیے ایک اشارہ کافی ہے، لیکن دلائل کا سلسلہ کتابوں میں محفوظ ہے اور مطالعے کے لیے ہمیشہ کھلا ہے۔ آج امت کو جو مسائل درپیش ہیں، وہ دین کے باعث نہیں بلکہ دین سے دوری کے باعث ہیں۔ آج مسلم معاشروں میں جو انتہاپسندی، نفرت، اور تقسیم نظر آتی ہے، وہ دین کی وجہ سے نہیں، دین کو چھوڑنے کی وجہ سے ہے۔ اسلام کا متن (Text) تو آج بھی وہی ہے، مگر اس کی تعبیر (Interpretation) میں بگاڑ آیا ہے۔ یہ مسئلہ قرآن یا سنت کا نہیں بلکہ سمجھنے اور بیان کرنے والوں کا ہے۔ اگر کوئی شخص دین کی تعبیر غلط کرتا ہے تو غلطی اس کی ہے، دین کی نہیں۔ جس متن یعنی قرآن و سنت کی ہم تعبیر کرتے ہیں، وہ آج بھی ہر نقص سے پاک، ہر خطا سے مبرا، اور اللہ کی طرف سے محفوظ ہے۔ اسی طرح اگر کوئی مسلمان اپنے اخلاق، کردار یا معاملات میں کمزور ہے، تو یہ اس کی شخصی کوتاہی ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ اسلام سخت یا متشدد مذہب ہے۔ ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اپنے کردار، اخلاق، اور عمل سے وہ اسلام پیش کریں جو نبی کریم ﷺ نے سکھایا۔ قرآن اور سنت نے ہمیں جس نرمی، انصاف، اور صداقت کا درس دیا ہے، وہی ہمارے ایمان کا اصل چہرہ ہے۔ ہماری نجات اسی میں ہے کہ ہم سچے نبی ﷺ، سچے دین، اور سچی کتاب پر ایمان رکھ کر اپنی زندگی کو اس سچائی کے مطابق ڈھالیں۔ سچائی صرف زبان سے نہیں بلکہ عمل سے ظاہر ہوتی ہے۔ جتنا ہم سچ کو اپنی زندگی میں جگہ دیں گے، اتنا ہی ہم اپنے دین کے قریب ہوں گے۔ اور یہی قرب، یہی سچائی، ہماری دنیاوی اور اخروی کامیابی کی ضمانت ہے۔ قونصل جنرل مراد علی وزیر نے اپنے خطاب میں کہا ہم اکثر یہ سمجھتے ہیں کہ ترقی صرف علم یا ٹیکنالوجی سے آتی ہے، مگر دراصل ترقی نظم، احساس ذمہ داری، اور فطرت کے احترام سے پیدا ہوتی ہے۔ آپ دیکھیں، غیر مسلم معاشرے جہاں قرآن یا حدیث کو نہیں مانتے، وہاں ماحول، نظام اور معاشرت میں وہ اصول اپنائے جا رہے ہیں جو اسلام نے صدیوں پہلے سکھائے۔ وہ اپنے ملک میں درخت نہیں کاٹ سکتے، بغیر اجازت کسی جانور کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ جبکہ ہم، جو قرآن اور سنت کو ماننے والے ہیں، درختوں کی بے تحاشا کٹائی کر کے فطرت کے نظام کو خود تباہ کر رہے ہیں۔ پھر جب سیلاب، گرمی، یا موسمی آفت آتی ہے تو ہم اسے اللہ کی سزا سمجھتے ہیں، حالانکہ حقیقت میں ہم یہ مصیبتیں اپنے ہی عمل سے نازل کر رہے ہیں۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اچھا کون ہے؟ وہ جو نہیں مانتے مگر عمل کرتے ہیں، یا ہم جو مانتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے؟ میرے عزیز ساتھیو، میرا پیغام سادہ ہے: اگر ہم ایک حدیث پر بھی سچے دل سے عمل کر لیں تو ہماری زندگی بدل سکتی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ زمین پر چلو پھرو، حرکت میں رہو، تمہیں صحت ملے گی، بیماریوں سے نجات ملے گی۔ ہم میں سے کتنے لوگ روزانہ چلتے ہیں، ایکسرسائز کرتے ہیں؟ اگر ہم صرف یہ سنت اپنا لیں تو نہ صرف ہماری صحت بلکہ ہمارا طرز زندگی بھی بہتر ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے پیٹ نکلے لوگ پسند نہیں، یعنی سستی اور بے عملی پسند نہیں۔ آیئے، ایک چھوٹی سی سنت سے آغاز کریں۔ اپنے جسم کو متحرک رکھیں، زمین کی قدر کریں، فطرت سے جڑیں یہی اسلام کا پیغام ہے۔ یہی وہ طرز زندگی ہے جو دنیا میں کامیابی اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ چوہدری امانت حسین صابر نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہماری آپ سے محبت اور تعلق کوئی آج کا

نہیں، پرانا ہے۔ جب ہم چھوٹے تھے تو آپ کے دادا ہمارے ہاں آیا کرتے تھے۔ ہمیں یاد ہے، وہ گھوڑوں کی باتیں کرتے، بتاتے کہ فلاں گھوڑ فلاں راہ پر ہے، فلاں جگہ پر ہے۔ وہ دن بڑے سادہ اور خوبصورت انسان تھے۔ وہ دو تین دن ہمارے گاؤں میں رہتے، اور ان کا ایک خاص رتبہ اور روحانی فضا ہوتی تھی۔ آج یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ آپ جیسی محترم شخصیت یہاں تشریف لائیں، اور ہمیں آپ کو سننے کا موقع ملا۔ یہ بھی اللہ کا کرم ہے کہ آج سائنس نے بہت ترقی کی ہے، اور ہمارے اپنے ملک پاکستان نے بھی۔ ہمیں یہ جان کر دلی خوشی ہوئی کہ ہمارے قونصل جنرل مراد علی وزیر نہ صرف اچھے اسلامی مقرر ہیں بلکہ ایک فاضل اسکالر بھی ہیں۔ ان کی گفتگو سن کر بہت لطف آیا اور ایمان تازہ ہو گیا۔ آخر میں، میں اپنے تمام دوستوں اور بھائیوں کا، خاص طور پر ان احباب کا جو اپنے گاؤں سے یہاں تشریف لائے ہیں، دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو دوست باہر بیٹھے ہیں، ان کا بھی ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔ اللہ ہم سب کو سلامت رکھے، آپ سب کا بہت شکریہ۔ کانفرنس کے اختتام پر صاحبزادہ سلطان احمد علی نے دعا کرائی اور مہمانوں کو پرتکلف عشائیہ دیا گیا۔

بقیہ 11

کار کن راجہ ریاض، سماجی شخصیت اسد کیانی، خرم کیانی، عبید اللہ کیانی، عبداللہ کیانی، اسد شبیر، ایک نیوز یو کے اینڈ یورپ کے بیورو چیف وقار بابر مغل، سعید خان، پی ٹی وی نیوز کے حافظ ادیب مشتاق، راجہ عاطف لطیف، کامران منظور، افضال احمد نے شرکت کی کچھ دوست اپنی ذاتی مصروفیات کی بنا پر شرکت نہیں کر سکے انکی کمی کو سب دوستوں نے محسوس کیا۔

بقیہ 12

ہنگاموں پر قابو پایا گیا سپیشل کورٹس قائم کیے گئے اور نسلی تعصب برتنے اور حملے کرنے والوں میں ملوث و مرتکب ہونے والوں کو سزائیں دی گئی ہیں تشویشناک پہلو یہ ہے کہ اب برطانیہ میں پیدا ہونے والے تارکین وطن اور مسلمانوں کے بچے بھی اس نفرت کو محسوس کر رہے ہیں۔

بقیہ 13

اور معراج محمد خان جیسے نمایاں مزدور رہنماؤں کو قید، تشدد اور ہراسانی کا سامنا کرنا پڑا۔ اکتوبر 1974 میں بھٹو نے ایک صدارتی آرڈیننس کے ذریعے ٹریڈ یونینز پر مزید پابندیاں عائد کیں، جسے صنعت کار طبقے نے مزدور سرگرمیوں پر قابو پانے کے موثر اقدام کے طور پر سراہا۔

منصور کے مطابق لیبر پالیسی جزوی طور پر نافذ ہوئی۔ اگرچہ ہڑتال کے دوران مزدور اتحاد مضبوط تھا، لیکن طویل مدت تک برقرار نہ رہ سکا۔ مختلف فیڈریشنز اور صنعتی علاقوں میں لسانی، علاقائی اور تنظیمی تقسیم مزدور اتحاد کی راہ میں ایک مستقل رکاوٹ بن گئی۔

اپنی کتاب میں کرامت علی بیان کرتے ہیں کہ کس طرح مل مالکان اور محکمۂ محنت نے مزدوروں کی سرگرمیوں کو دبانے کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ گٹھ جوڑ کیا۔ مزدور رہنماؤں کی تصاویر تقسیم کی گئیں تاکہ خوف و ہراس کا ماحول پیدا کیا جا سکے۔ یہ جبر ایسے وقت میں ہوا جب معیشت سخت مشکلات سے گزر رہی تھی۔

وہ لکھتے ہیں کہ 'ٹیکسٹائل کے بحران نے اُن شعبوں کو سب سے زیادہ متاثر کیا جہاں مزدور تحریکیں مضبوط تھیں۔ اس کے فوراً بعد تیل کا بحران آیا، جس کے نتیجے میں کئی صنعتیں بند ہو گئیں۔'

'جب مقامی صنعتیں مفلوج ہو گئیں تو سرگرم مزدور رہنما، خصوصاً سوات کے علاقے سے تعلق رکھنے والے، اپنے آبائی علاقوں کو لوٹنے یا روزگار کی تلاش میں خلیجی ممالک کا رخ کرنے پر مجبور ہوئے۔ یہ ہجرت، جو 1975 کے اوائل تک جاری رہی، کراچی کی مزدور قوت کو بری طرح کمزور کر گئی اور تحریک اپنے بنیادی اور فعال حصے سے محروم ہو گئی۔'

بٹ کا کہنا تھا کہ 'یوں لگتا تھا جیسے مزدور اب ان کی منشا کے خلاف اپنی اپنی ملوں یا فیکٹریوں کو اپنے مرضی سے چلانا چاہتے ہیں جس کی وجہ سے مزدوروں میں اندرونی طور پر آہستہ آہستہ تقسیم شروع ہو گئی جو بعد میں مزدور تحریک کے لیے نقصان دہ ثابت ہوئی جسے آج تک ہم بھگت رہے ہیں۔'

دانشور عامر ریاض کے مطابق 'جنوری میں صنعتوں، بینکوں، انشورنس کمپنیوں کو قومیانے کے آرڈیننس کو سرمایہ داروں، جن کی اکثریت کراچی ہی میں تھی، نے اپنے لیے چیلنج سمجھا۔ نیشنلائزیشن کے بعد سرمایہ داروں نے لیبر انٹریسٹ (بے اطمینانی) میں کافی سرمایہ لگایا۔ نیشنلائزیشن کا تو جنوری میں اعلان ہوا تھا اور یہ موومنٹ جون میں شروع ہوئی۔'

'لیبر اس تحریک سے پیچھے ہی گئی، آگے نہیں گئی۔ سب ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئے۔ اگر ملک میں جمہوری حکومت مستحکم نہیں ہے تو پھر لیبر کو بھی کچھ نہیں ملے گا آپ جو مرضی کر لیں۔'

لال خان کے مطابق سنہ 1975 تک مزدور تحریکوں کی رفتار مدھم پڑ گئی کیونکہ یونینز مختلف قانونی مقدمات میں الجھ گئیں۔ سنہ 1977 میں جنرل محمد ضیا الحق نے بھٹو حکومت کا تختہ الٹ دیا، جس کے ساتھ ہی مزدور حقوق کے لیے ایک اور تاریک دور شروع ہوا اور ٹریڈ یونینوں پر دباؤ اور سختیاں مزید بڑھا دی گئیں۔

زینت حسام کہتی ہیں کہ 'سبق تو بے شمار ہیں، مگر تاریخ سے کون سبق لیتا ہے؟'

ان کے مطابق آج تک مزدور اور آجر جیسے غیر مساوی فریقوں کے درمیان تعاون کے لیے موثر سہ فریقی نظام یا بامعنی سماجی مکالمے کے کوئی شواہد نہیں ملتے۔

بقیہ 14

دفتر، اے ایف ڈی اور ایمپینڈڈ پروگرام آن امیونائزیشن پاکستان کے اشتراک سے چلائی جا رہی ہے۔

بقیہ 15

کی جانے سے اس حوالے سے خصوصی طور پر تیار کردہ ویڈیو میں مسافروں کے ساتھ پیش آنے والے اصل واقعات کو دکھایا گیا ہے۔ ایکٹ لائک آ فرینڈ مہم کے دوران ٹی ایف ایل، چیریٹی پروجیکشن اپروچ کے ساتھ مل کر مفت تربیتی کلاسز کا اہتمام بھی کرے گی۔ ٹی ایف ایل کا کہنا ہے کہ مسافروں کو صرف اس وقت مداخلت کرنی چاہیے جب وہ یہ سمجھیں کہ ایسا کرنا محفوظ ہے۔ ڈپٹی میئر پولیسنگ اینڈ کرائم کا یا کامر شوارٹز نے کہا ہے کہ لندن میں کسی کو بھی نفرت انگیز جرم یا ہراسانی کا شکار نہیں ہونا چاہیے یا اس وجہ سے فکرمند نہیں ہونا چاہیے کہ وہ کون ہے اور یہ مہم عدم برداشت کے رویوں سے نمٹنے اور نفرت انگیز رویے کو محفوظ طریقے سے چیلنج کرنے کیلئے اعتماد فراہم کرے گی۔

بقیہ 16

مطابق اپنے لیکچر کے دوران سفیر پاکستان نے مختلف موضوعات پر گفتگو کی۔ پاکستانی سفیر رحیم حیات قریشی نے جن موضوعات پر گفتگو کی ان میں موجودہ عالمی سیاست کا احاطہ، جنوبی ایشیا کا علاقائی منظر نامہ اور امن اور تعاون کے لیے ضروری ماحول، پاکستان اور یورپ کے درمیان تعلقات اور شراکت داری اور گلوبل گورننس کے لیے آگے بڑھنے کا راستہ شامل تھے۔

بقیہ 17

لیے روزگار کے مواقع ختم ہو رہے ہیں۔ یونیورسٹی آف ایڈنبرا نے بھی 140 ملین پاؤنڈ کی بچت کے منصوبے کا اعلان کیا ہے، جس سے تقریباً 1,800 نوکریاں متاثر ہوں گی۔ طلبہ کا کہنا ہے کہ بجٹ میں کمی سے تعلیمی سہولتوں اور سپورٹ سروسز پر بھی منفی اثر پڑ رہا ہے۔ حکومت کا موقف ہے کہ گزشتہ سال فیسوں میں اضافہ ایک مشکل مگر ضروری فیصلہ تھا تاکہ یونیورسٹیوں کی آمدنی میں اضافہ ہو، جبکہ جلد ہی مزید اصلاحات کے لیے نیا قانون متعارف کرایا جائے گا۔

بقیہ 18

برطانیہ میں امیگریشن کی شرح کم کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور گزشتہ ہفتے پارٹی کانفرنس میں رہائش کے قوانین کے حوالے سے سخت پالیسی کا اعلان کیا گیا۔ ممبئی جاتے ہوئے طیارے میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے برطانوی وزیر اعظم کا کہنا تھا کہ ویزا کا مسئلہ بھارت کے ساتھ تجارتی معاہدے کا حصہ نہیں تھا اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا برطانیہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی H-1B ویزا پالیسی میں تبدیلی کے بعد ٹیکنالوجی کے ماہرین کو راغب کرنے پر غور کرے گا، تو سر کیئر اسٹارمر نے کہا کہ برطانیہ دنیا بھر سے اعلیٰ صلاحیت کے حامل افراد کو اپنی معیشت کو بڑھانے کے لیے متوجہ کرنا چاہتا ہے، مگر انہوں نے بار بار کہا کہ بھارت کے لیے کسی نئے ویزا راستے کی کوئی منصوبہ بندی نہیں ہے۔

وٹامن بی تھری: جلد کے کینسر سے تحفظ کا نیا راستہ

تحریر: شکیل سلام
health@nawaijang.com

(Vitamin B3) کینسر (Skin Cancer) سے بچانے میں موثر ثابت ہو سکتا ہے۔ ماہرین کے مطابق اس وٹامن کا باقاعدہ استعمال نہ صرف جلد کے خلیوں کو نقصان سے بچاتا ہے بلکہ ڈی این اے کی مرمت میں بھی مددگار ہے، جو کینسر کے خلاف جسم کا ایک اہم دفاعی نظام ہے۔

طبی ویب سائٹ کے مطابق حال ہی میں طبی جریدے "JAMA Dermatology" میں شائع ہونے والی ایک بڑی تحقیق میں بتایا گیا کہ یومیہ وٹامن بی تھری کے استعمال سے اسکن کینسر کے امکانات میں نمایاں کمی دیکھی گئی۔ اس تحقیق میں 33 ہزار سے زائد امریکی سابق فوجیوں کا کئی برسوں تک مشاہدہ کیا گیا۔

تحقیق کے مطابق جن افراد نے نکوٹینامائڈ (Nicotinamide) جو وٹامن بی تھری کا ایک اہم جزو ہے کو اپنی روزمرہ خوراک میں شامل کیا، ان میں غیر میلانوما جلدی کینسرز (Non-Melanoma Skin Cancers) جیسے بیسل سیل کارسینوما (Basal Cell Carcinoma) اور اسکوامس سیل کارسینوما (Squamous Cell Carcinoma) کے کیسز میں تقریباً 14 فیصد کمی دیکھی گئی۔

مزید یہ کہ، جن افراد نے جلد کے کینسر کی پہلی تشخیص کے بعد نکوٹینامائڈ لینا شروع کیا، ان میں دوبارہ کینسر ہونے کا خطرہ نصف سے بھی کم پایا گیا۔ تاہم، جن لوگوں کو ماضی میں بار بار کینسر ہوا تھا، ان میں اگرچہ اثر کم تھا، لیکن پھر بھی واضح فائدہ دیکھا گیا۔

یہ نتائج ماضی میں کی گئی تحقیق سے بھی میل کھاتے ہیں۔ 2015 میں صرف 386 افراد پر کی گئی ایک کلینیکل اسٹڈی میں بھی یہی دیکھا گیا کہ نکوٹینامائڈ استعمال کرنے والوں میں نئے جلدی کینسر کے کیسز نمایاں طور پر کم ہوئے۔ مگر حالیہ تحقیق کی اہمیت اس لیے زیادہ ہے کہ یہ وسیع پیمانے پر حقیقی اعداد و شمار (real-world data) پر مبنی ہے، جو اس مفروضے کو مضبوط کرتی ہے کہ وٹامن بی تھری واقعی جلد کے کینسر کے خلاف تحفظ فراہم کر سکتا ہے۔

نکوٹینامائڈ کیسے کام کرتا ہے؟

ماہرین کے مطابق نکوٹینامائڈ خلیات میں ڈی این اے (DNA) کی مرمت کے عمل کو تیز کرتا ہے اور سورج کی الٹراوائلٹ (UV) شعاعوں سے ہونے والے نقصان کو کم کرتا ہے۔ UV شعاعیں جلد کے خلیوں میں ایسی تبدیلیاں پیدا کرتی ہیں جو وقت کے ساتھ کینسر کی شکل اختیار کر سکتی ہیں۔ نکوٹینامائڈ ان نقصان دہ اثرات کو کم کر کے جلد کے خلیوں کو صحت مند رکھتا ہے۔

اس کے علاوہ یہ وٹامن جسم میں سوزش (Inflammation) کو کم کرتا ہے، خون کی روانی بہتر بناتا ہے، اور جلد کی بیرونی تہہ کو مضبوط کرتا ہے۔ ان تمام خصوصیات کی وجہ سے یہ نہ صرف کینسر سے بچاؤ بلکہ مجموعی جلدی صحت کے لیے بھی مفید سمجھا جا رہا ہے۔

ماہرین کی ہدایات

تحقیق کرنے والے ماہرین کا کہنا ہے کہ نکوٹینامائڈ ان لوگوں کے لیے سب سے زیادہ مفید ہے جو زیادہ خطرے میں ہیں یعنی وہ افراد جنہیں ماضی میں جلد کا کینسر ہو چکا ہو یا جو زیادہ وقت سورج کی روشنی میں گزارتے ہیں۔ ان کے مطابق روزانہ 500 ملی گرام نکوٹینامائڈ دن میں دو بار لینا موثر ثابت ہو سکتا ہے۔ تاہم، اس کا استعمال ہمیشہ ڈاکٹر کے مشورے سے کرنا چاہیے، کیونکہ ہر شخص کی جسمانی ضروریات مختلف ہو سکتی ہیں۔

ساتھ ہی ماہرین نے یہ واضح کیا کہ وٹامن بی تھری کو سن اسکرین (Sunscreen) یا سورج سے بچاؤ کے دیگر اقدامات کا متبادل نہیں سمجھنا چاہیے۔ بلکہ اسے ایک اضافی حفاظتی ذریعہ (Supplemental Protection) کے طور پر استعمال کرنا بہتر ہے۔ سن اسکرین، سایہ دار جگہوں کا انتخاب، اور مناسب لباس پہننا اب بھی جلد کے کینسر سے بچاؤ کے بنیادی طریقے ہیں۔

نئی تحقیق سے یہ امید پیدا ہوئی ہے کہ وٹامن بی تھری مستقبل میں جلد کے کینسر کے علاج یا روک تھام میں ایک اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ نکوٹینامائڈ نہ صرف جلد کے خلیوں کو اندرونی طور پر مضبوط بناتا ہے بلکہ ڈی این اے کو نقصان سے محفوظ رکھتا ہے، جو کینسر کے خلاف دفاع کی پہلی دیوار ہے۔

ماہرین کے مطابق، صحت مند طرزِ زندگی، متوازن غذا، مناسب سورج سے بچاؤ، اور وٹامن بی تھری کا باقاعدہ استعمال مل کر جلدی کینسر کے خطرے کو نمایاں حد تک کم کر سکتے ہیں۔

حرا سومرو نے فہد مصطفیٰ کی مبینہ دوسری شادی پر ردعمل دیا، کہا: "اگر شادی کی ہے تو بہت اچھی بات ہے، کوئی حرام کام نہیں کیا"

خصوصی رپورٹ

پاکستانی اداکارہ حرا سومرو نے معروف اداکار و میزبان فہد مصطفیٰ کی مبینہ دوسری شادی کی خبروں پر ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر واقعی انہوں نے دوسری شادی کی ہے تو یہ کوئی بری بات نہیں، بلکہ یہ ایک مثبت اور جائز عمل ہے۔

اداکارہ نے کہا کہ فہد مصطفیٰ ایک شریف انسان ہیں اور ان کے بارے میں کبھی کسی نے غیر اخلاقی رویے کی شکایت نہیں کی۔ حرا سومرو نے یہ بات حال ہی میں دیے گئے "ایف ایچ ایم پاکستان" پوڈکاسٹ میں کہی، جس میں انہوں نے شوبز انڈسٹری کے اندرونی رویوں، خواتین کے ساتھ پیش آنے والے نامناسب واقعات اور موجودہ تنازعات پر کھل کر گفتگو کی۔ گزشتہ چند ہفتوں سے سوشل میڈیا پر خبریں گردش کر رہی ہیں کہ فہد مصطفیٰ نے مبینہ طور پر دوسری شادی کر لی ہے، اور انہوں نے اسے خفیہ رکھا ہوا ہے۔ مختلف آن لائن پلیٹ فارمز پر دعویٰ کیا گیا ہے کہ اداکارہ یا پروڈیوسر ہتا مان کے ساتھ ان کی قریبی دوستی شادی میں بدل چکی ہے، تاہم اس حوالے سے فہد مصطفیٰ یا ان کے قریبی ذرائع کی جانب سے تاحال کوئی تصدیق یا تردید سامنے نہیں آئی۔ اداکارہ حرا سومرو نے افواہوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: "اگر فہد مصطفیٰ نے واقعی شادی کر لی ہے تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ انہوں نے سیدھا سادہ اور جائز طریقہ اپنایا ہے، کوئی غلط یا حرام کام نہیں کیا۔ ان کی پہلی بیوی صنم فہد بہت سمجھدار خاتون ہیں، وہ ضرور اس بات کو سمجھیں گی۔" انہوں نے مزید کہا کہ وہ فہد مصطفیٰ کو ایک نیک نیت اور مہذب شخص سمجھتی ہیں۔ "میں کافی عرصے سے اس انڈسٹری میں ہوں، لیکن میں نے کبھی نہیں سنا کہ فہد مصطفیٰ نے کسی اداکارہ یا خاتون کے ساتھ غیر مناسب برتاؤ کیا ہو۔ وہ بہت عزت دینے والے انسان ہیں۔" حرا سومرو نے انڈسٹری کے اندر ہونے والے نامناسب رویوں پر بات کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ انہیں بھی کئی بار ساتھی اداکاروں، پروڈیوسرز اور ہدایتکاروں کی جانب سے غیر اخلاقی گفتگو یا اشاروں کا سامنا کرنا پڑا۔ "شروع میں لوگ تعریفوں سے بات شروع کرتے ہیں اور پھر آدھی رات کو تصاویر مانگنے لگتے ہیں۔ اگر آپ انکار کریں تو وہ برا مان جاتے ہیں اور سیٹ پر سین خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔" اداکارہ نے بتایا کہ وہ اکثر ایسی باتوں پر "شٹ اپ کال" دے کر بات ختم کر دیتی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر شوبز کی کسی خاتون نے یہ کہا کہ اس کے ساتھ کبھی ایسا کچھ نہیں ہوا تو وہ جھوٹ بول رہی ہے، کیونکہ یہ رویہ انڈسٹری میں عام ہے۔ دوسری جانب، فہد مصطفیٰ کی جانب سے اب تک کوئی باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا۔ البتہ ان کے قریبی ذرائع نے غیر رسمی طور پر یہ موقف دیا ہے کہ ان کی ذاتی زندگی کو غلط انداز میں پیش کیا جا رہا ہے اور وہ اس وقت اپنے آنے والے فلمی پراجیکٹس پر توجہ دے رہے ہیں، جن میں "قائدِ اعظم زندہ باد" کے بعد نیا فلمی منصوبہ زیرِ تکمیل ہے۔ سوشل میڈیا پر مداحوں کی رائے اس موضوع پر منقسم ہے۔ کچھ لوگ فہد مصطفیٰ کے حق میں بولتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ اگر انہوں نے شادی کی ہے تو یہ ان کا ذاتی معاملہ ہے، جب کہ کچھ صارفین یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں شفافیت کے لیے خود وضاحت دینی چاہیے۔ اداکارہ حرا سومرو کے بیان کے بعد یہ بحث ایک نیا رخ اختیار کر گئی ہے، کیونکہ انہوں نے کھلے انداز میں فہد مصطفیٰ کے کردار کی حمایت کی ہے۔

Pakistan and China Forge Landmark Partnership to Advance Plastic and Reconstructive Surgery Under Belt and Road Initiative

Report by: Shaukat Dar
Beauro Chief Nawa-i-Jang

Pakistan Association of Plastic and Reconstructive Surgery (PAPRS) and China Shanghai Ninth People's Hospital Join Hands to Advance Plastic and Reconstructive Surgery along the Belt and Road

To further advance the Belt and Road Initiative and deepen the traditional friendship between Pakistan and China, Pakistan Association of Plastic and Reconstructive Surgery (PAPRS), and Shanghai Ninth People's Hospital, Shanghai Jiao Tong University School of Medicine have officially launched a strategic cooperation project in the field of plastic and reconstructive surgery and held an opening ceremony for the collaboration.

The cooperation aims to improve Pakistan's medical capacity in facial trauma management, burn treatment, and microsurgical reconstruction. Its long-term goal is to enhance medical standards, reduce disability rates, and promote the internationalization of scientific and clinical achievements.

The Department of Plastic and Reconstructive Surgery at Shanghai Ninth People's Hospital is the largest plastic and reconstructive surgery center in Asia, receiving more than 400,000 outpatient visits annually and performing over 64,000 surgeries each year. The department has 350 inpatient beds and over 200 specialized physicians. Every year, it trains 40 master's students and 120 visiting surgeons, and to date has trained over 750 graduate students and more than 2,000 visiting fellows. The department enjoys an international reputation in the fields of microsurgery and craniofacial reconstruction.

Over the 75 years since the establishment of diplomatic relations between Pakistan and China, the two countries have developed an all-weather strategic cooperative partnership. The year 2025 marks the beginning of the second "Golden Decade" of the Belt and Road Initiative. Entering this new phase, Pakistan and China are jointly opening new areas of cooperation—extending collaboration from economic development to the shared mission of advancing healthcare and medical education.

Pakistan has long been affected by terrorism and regional conflicts. Pakistani hospitals often receive complex trauma and burn patients from areas of low-intensity conflict. However, the country faces limited burn and reconstructive treatment facilities, while the public's demand for reconstructive surgery due to burns and other injuries continues to grow. As a result, medical resources are in urgent need of improvement.

Under this strategic cooperation framework, the Pakistani side under PAPRS will collaborate with Shanghai Ninth People's Hospital in microsurgical reconstruction and facial trauma repair to build local capacity and improve access to trauma and conflict-related injury care.

In terms of talent development, both sides will carry out long-term exchange programs. Chinese experts will regularly visit Pakistan to conduct on-site and online training, while Pakistani doctors will be selected to receive systematic training at Shanghai Ninth People's Hospital. The two sides will also innovate by launching "Mobile Microsurgery Training Camps", bringing advanced surgical education directly to remote regions.

In terms of technological application, the collaboration will introduce AI-assisted telemedicine services, promote the modernization of Pakistan's medical infrastructure, jointly develop standardized clinical pathways, and carry out joint research in wound repair, tissue engineering, and microsurgical nerve regeneration. In addition, multicenter clinical studies will be established to support the development of evidence-based medicine.

In terms of academic development, both sides will establish a systematic training and certification mechanism, select outstanding young physicians for international professional training, and regularly organize the Pakistan–China Plastic and Reconstructive Surgery Summit Forum. The two sides will also jointly formulate the Pakistan–China Clinical Guidelines for Plastic and Reconstructive Surgery.

PAPRS Chairman Khalid Mahmood Khan emphasized that Pakistan still faces major challenges in burn care and post-blast reconstruction. Both military personnel and civilians suffer from a large number of burn injuries and congenital deformities. He aims to establish a nationwide humanitarian and reconstructive network that delivers high-quality care to all, especially underserved populations. He hopes to combine Pakistan's long-standing humanitarian initiatives with China's advanced medical expertise, creating sustainable healthcare models that can benefit developing countries globally.

Professor Li Qingfeng, Vice President of Shanghai Ninth People's Hospital and Chairman of the Chinese Society of Plastic and Reconstructive Surgery, is a world-renowned surgeon and China's foremost expert in microsurgery and complex facial reconstruction.

The vision and guidance of both Chairman Khalid Mahmood Khan and Prof. Li Qingfeng have laid the foundation for this landmark collaboration, uniting two nations in a shared commitment to medical excellence and humanitarian service.

Rashid Kamal, Senior Advisor to PAPRS, emphasized that Pakistan faces numerous trauma and burn cases, and this strategic collaboration will significantly enhance the country's ability to manage these challenging cases effectively.

Arsalan Khan, Pakistani liaison person, has been instrumental in the collaboration in Pakistan, contributing to its coordination and local implementation. He mentioned that tangible benefits to both Pakistani and Chinese communities.

Dr. Aawrish Khan, a Pakistani plastic surgeon based in Shanghai and Secretary-General of the collaboration, has been actively involved in coordinating the partnership, helping to strengthen cooperation in reconstructive surgery and medical exchange between China and Pakistan.

Ms. Yalin Zhang, Chinese liaison person for the collaboration, expressed her commitment to strengthening communication and coordination between both sides, aiming to facilitate smoother exchanges and sustainable cooperation.

The Pakistani side has sent multiple letters expressing high appreciation for Professor Li Qingfeng's international contributions to the field of plastic and reconstructive surgery in China, particularly his innovative techniques in total facial reconstruction, which have set a global benchmark in the discipline.

In response, Professor Li Qingfeng expressed great admiration for Pakistani plastic surgeons, especially for the outstanding achievements of the Pakistan medical teams in complex reconstructive cases. He firmly believes that collaboration between China and Pakistan in this field will further enhance both sides' capabilities in managing complex trauma.

This strategic cooperation between China and Pakistan in plastic and reconstructive surgery marks an important achievement in bilateral medical collaboration. It will significantly improve Pakistan's capacity to treat trauma and burn patients and set a new model for medical exchange between the two nations.

In the future, both sides will take this partnership as a starting point to deepen cooperation in medical technology, talent training, humanitarian missions, scientific research, and AI-driven telemedicine, jointly safeguarding the health and well-being of the people of both countries.

UK will be second-fastest-growing G7 economy, IMF predicts

The UK is set to be the second-fastest-growing of the world's most advanced economies this year, according to new projections from the International Monetary Fund (IMF).

But the IMF also predicts the UK will face the highest rate of inflation in the G7 both this year and next, driven by rising energy and utility bills.

Prices are forecast to rise by 3.4% this year and 2.5% in 2026, but the IMF says higher inflation is likely to be temporary, and should fall to 2% by the end of next year.

UK economic growth rates remain modest at 1.3% for this year and next, but that outperforms the other G7 economies apart from the US in 2025, in a torrid year of trade and geopolitical tensions.

The G7 are seven advanced economies - the US, UK, France, Germany, Italy, Canada and Japan - but the group does not include fast-growing economies such as China and India.

The IMF is an international organisation with 190 member countries. They work together to maintain global economic stability.

In the IMF's forecast for economic growth, it predicts the UK will push Canada out of second place, after its trade-war-affected economy was hit by the biggest downgrades for 2025 and 2026. However, Canada is expected to retake second place next year when its economy is forecast to grow at a rate of 1.5%.

Germany, France and Italy are all forecast to grow far more slowly at rates of between 0.2 and 0.9% in 2025 and 2026.

Chancellor Rachel Reeves welcomed the fresh upgrade to the IMF's outlook for the UK's economy.

"But know this is just the start. For too many people, our economy feels stuck," she said.

"Working people feel it every day, experts talk about it, and I am going to deal with it."

But highlighting the inflation forecasts, shadow chancellor Sir Mel Stride said the IMF assessment made for "grim reading".

He said that UK households were "being squeezed from all sides", adding: "Since taking office, Labour have allowed the cost of living to rise, debt to balloon and business confidence to collapse to record lows."

The IMF said a slight overall upgrade for the UK in its World Economic Outlook, from its previous outlook in April, was due to "strong activity in the first half of 2025" and an improved trade outlook, partly thanks to the recently announced US-UK trade deal.

Trump tariffs loom large

The global outlook is dominated by the so far "muted response" of the world economy to the imposition of hefty tariffs on almost all imports into the US, a weakened dollar, questions about the independence of the US Federal Reserve and sky-high valuations of US tech companies.

The IMF expects some of this to unwind soon, saying "resilience is giving way to warning signs". In the US tariff costs which had been absorbed by exporters and retailers, are now feeding into higher goods prices.

So far tariffs have been reflected in higher prices for American shoppers of household appliances, but not of food and clothing.

In an interview with the BBC, the IMF's chief economist Pierre-Olivier Gourinchas said the worst consequences of a global trade war had been tempered.

"Bottom line: the effect of the tariff shock is there. It is negative for global outlook. It is weighing down on investment and consumption decisions, there is trade policy uncertainty... but it's not as bad as expected because the shock itself has been scaled down and there are these offsets".

The IMF cited Brexit as an example of how uncertainty around major changes in trading arrangements can, after a delay, lead to steady falls in investment.

The IMF also pointed to a possible bursting of the US AI tech boom.

"Excessively optimistic growth expectations about AI could be revised in light of incoming data from early adopters and could trigger a market correction," the IMF said.

The IMF's separate Global Financial Stability Report added to concerns about tech stock market valuations, concluding that "markets appear complacent".

Mr Gourinchas said the IMF was not asserting that there would be an imminent bursting of a bubble.

"Whether this will be followed by a market correction, I don't think anyone can tell for sure, but we have to be looking out for potential risk, and certainly this is one of the risks," he said.

The concentration of the overvaluation of tech stocks on a small number of companies was now "substantially higher" than at the dotcom bubble in 2020, the IMF said.

However, Mr Gourinchas said the "AI investment boom" was also helping sustain US economic growth.

The forecasts were released on the eve of the annual meetings of the IMF and World Bank attended by the world's finance ministers and central bankers in Washington DC, with considerable attention on a new US bailout for Argentina.

Cyber attack contingency plans should be put on paper, firms told

People should plan for potential cyber-attacks by going back to pen and paper, according to the latest advice.

The government has written to chief executives across the country strongly recommending that they should have physical copies of their plans at the ready as a precaution.

A recent spate of hacks has highlighted the chaos that can ensue when hackers take computer systems down.

The warning comes as the National Cyber-Security Centre (NCSC) reported an increase in nationally significant attacks this year.

Criminal hacks on Marks and Spencer, The Co-op and Jaguar Land Rover have led to empty shelves and production lines being halted this year as the companies struggled without their computer systems.

Organisations need to "have a plan for how they would continue to operate without their IT, (and rebuild that IT at pace), were an attack to get through," said Richard Horne, chief executive of the NCSC.

Firms are being urged to look beyond cyber-security controls toward a strategy known as "resilience engineering", which focuses on building systems that can anticipate, absorb, recover, and adapt, in the event of an attack.

Plans should be stored in paper form or offline, the agency suggests, and include information about how teams will communicate without work email and other analogue work arounds.

These types of cyber attack contingency plans are not new but it's notable that the UK's cyber authority is putting the advice prominently in its annual review.

Although the total number of hacks that the NCSC dealt with in the first nine months of this year was, at 429, roughly the same as for a similar period last year, there was an increase in hacks with a bigger impact.

The number of "nationally significant" incidents represented nearly half, or 204, of all incidents. Last year only 89 were in that category.

A nationally significant incident covers cyber-attacks in the three highest categories in the NCSC and UK law enforcement categorisation model:

Amongst this year's incidents, 4% (18) were in the second highest category "highly significant".

This marks a 50% increase in such incidents, an increase for the third consecutive year.

The NCSC would not give details on which attacks, either public or undisclosed, fall into which category.

But, as a benchmark, it is understood that the wave of attacks on UK retailers in the spring, which affected Marks and Spencer, The Co-op and Harrods, would be classed as a Significant incident.

Mayor calls for government to pause new visa rules

The mayor of London has called on the government to reconsider its immigration rules, which the TSSA transport union said could leave up to 300 Transport for London (TfL) staff at risk of removal.

In July, changes to visa policies were announced, including increased salary thresholds for visa sponsorship, and removal of some transport roles from the "skilled worker" list.

Sir Sadiq Khan told the London Assembly on 9 October that the changes had "left TfL staff in limbo", according to the Local Democracy Reporting Service. He said the deputy mayor for transport, Seb Dance, had written to the migration minister to call for the measures to be paused and for TfL staff to be protected immediately.

The Home Office said it would respond to the letter in due course.

They have previously said the government's immigration white paper, which includes these measures, will "restore order" to immigration and "end dependence on lower-skilled international recruitment".

'Moving the goalposts'

Asked about the issue by the Green Party's London Assembly leader Caroline Russell at Mayor's Question Time, Sir Sadiq accused the government of "moving the goalposts". He added that TfL staff were "unclear about whether they can stay in the UK and continue the important work they do for us", and that the rules would "inhibit TfL's ability to carry out its functions".

After the meeting, Ms Russell told the Local Democracy Reporting Service she had heard from TfL workers who struggled to sleep at night due to the uncertainty.

"One worker, expecting her first child, should be filled with joy, but instead she's terrified she'll be forced to leave the country before her baby is even born," she said.

"They've spent thousands of pounds to be here, worked hard to gain qualifications, invested everything and now they're being told they have no place here. It's a complete betrayal of the promise they were given."

The new rules, which took effect on 22 July, raised the salary threshold for visa sponsorship to £41,700 a year for new applicants.

TfL currently pays a starting salary of £31,000 for graduates, with trainee station staff believed to earn between £35,300 and £41,800.

Eddie Dempsey, general secretary of the RMT union, welcomed the mayor's intervention, adding: "Transport workers who were hired under clear visa arrangements are facing needless uncertainty which should have been avoided.

Pakistan accepts Afghan Taliban regime's request for 48-hour ceasefire

Ministry of Foreign Affairs has announced that Pakistan and the Afghan Taliban regime have agreed to a temporary ceasefire for 48 hours, starting today at 6 p.m. after fresh clashes erupted last night along Pak- Afghan border with Pakistan Army responded swiftly, killing terrorists and forcing the rest to retreat, said security sources.

According to the Ministry of Foreign Affairs, the decision was made at the Taliban's request and with the mutual consent of both sides. During the ceasefire, both parties will engage in constructive dialogue to make a sincere effort to find a positive solution to a complex but solvable issue, the ministry added.

"This temporary pause aims to create space for meaningful discussions and promote stability along the border," the ministry said in a statement.Earlier, Pakistan carried out 'precision atrikes' against Afghan Taliban regime and terrorists hideouts in Kandahar and Kabul, destroying several Taliban battalion headquarters, according to security sources.

In Kandahar, the Pakistan Army struck Battalion Headquarters 4 and 8, as well as Border Brigade 5. "All targets were carefully selected to be isolated from civilian populations and were successfully destroyed," said security officials.

In Kabul, the operation targeted the leadership and central hub of the Fitna al-Hindustan network. Security sources emphasised that the Pakistan Army is fully capable of delivering a strong response to any act of aggression.

"These operations demonstrate our capability to precisely neutralise terrorist infrastructure while minimising risks to civilians," officials added.

Pakistan and Afghanistan agreed to a "temporary ceasefire" on Wednesday, Islamabad said, after an airstrike and ground fighting sent tensions between the South Asian neighbours soaring, killing more than a dozen civilians.

Wednesday's fighting along the volatile, contested frontier shattered a fragile peace after weekend clashes that killed dozens, the worst between the two Islamic countries since the Taliban seized power in Kabul in 2021.

A Pakistani foreign ministry statement said that the two countries had decided to implement a "temporary ceasefire" for 48 hours starting 1300 GMT on Wednesday.

"During this period, both sides will make sincere efforts, through constructive dialogue, to find a positive solution to this complex yet resolvable issue," the statement said, adding that the truce was agreed upon at the request of the Afghan Taliban government.

Afghan Taliban administration spokesperson Zabihullah Mujahid said the ceasefire agreement was a result of the "request and insistence of the Pakistani side".

Kabul directs all its forces to observe the ceasefire provided the other side does not commit aggression, he said in a statement.

The recent friction between the two former allies erupted after Islamabad demanded that the Afghan Taliban administration tackle militants who have stepped up attacks in Pakistan, saying they operate from havens in Afghanistan.

The Taliban denies the charge and accuses the Pakistani military of conspiring against Afghanistan by spreading misinformation, provoking border tension, and sheltering ISIS-linked militants to undermine the country's stability and sovereignty.

Pakistan's military denies the charges and points to attacks in Pakistan by ISIS-K, or Islamic State Khorasan, the regional affiliate of the Islamic State group active in the neighbours.

Clashes erupted Tuesday between Pakistani and Afghan forces in a remote northwestern border region, with state-run media in Pakistan accusing Afghan troops of opening "unprovoked fire" that was repulsed.

Pakistani forces responded, damaging Afghan tanks and military posts, according to Pakistan TV and two security officials, who spoke on condition of anonymity because they were not authorized to speak to the media.

Tahir Ahrar, a deputy police spokesperson in Afghanistan's Khost province, confirmed the clashes but provided no further details.

This is the second time this week that the two sides have traded fire along their long border. According to Pakistan's state-run media, Afghan forces and Pakistani Taliban jointly opened fire at a Pakistani post "without provocation," prompting what the media described as a "strong response" from Pakistani troops in Kurram, a district in Khyber Pakhtunkhwa province.

Security officials said Pakistan's military also destroyed a sprawling training facility of the Pakistani Taliban.

There was no immediate comment from Pakistan's military, which has been on high alert since Saturday, when both sides traded fire across multiple border regions, resulting in dozens of casualties on each side.

Gold prices hit new record high, cross Rs440,000 mark

The upward trend in gold prices continues, with rates reaching historic highs both internationally and in Pakistan's local markets.

On Wednesday, the international bullion market witnessed a sharp surge, as the price of gold jumped by $58 per ounce, reaching an all-time high of $4,198.

In response to the global spike, domestic gold prices in Pakistan also soared.

According to local jewellers, the price of 24-karat gold per tola rose by Rs5,800, hitting a record level of Rs440,900.

Similarly, the price of 10 grams of 24-karat gold increased by Rs4,972, taking it to a new peak of Rs378,000.

Spot gold was up 1.5% at $4,203.79 per ounce as of 1018 GMT, after touching a record high of $4,217.95 earlier in the session. US gold futures for December delivery gained 1.4% to $4,220.20.

Silver rose 2.3% to $52.64, after having hit a record high of $53.60 on Tuesday, tracking gold's rally and amid tightening supply in the spot market. Gold prices witnessed a sudden surge both internationally and in Pakistan on Tuesday.

In the international bullion market, gold jumped $69 per ounce, reaching $4,140 per ounce.

Spot gold rose 0.6% to $4,132.89 per ounce as of 0950 GMT, after hitting a record high of $4,179.48 earlier in the session.

In local markets, the price of 24-carat gold per tola surged by Rs6,900, taking it to a new record of Rs435,100 per tola.

Similarly, gold per 10 grams increased by Rs5,916 to a record Rs373,028.

Spot gold rose 0.6% to $4,132.89 per ounce as of 0950 GMT, after hitting a record high of $4,179.48 earlier in the session.

Meanwhile, spot silver fell 2.5% to $51.01 per ounce, after hitting a record high of $53.60, influenced by the same factors supporting gold and tightness in the spot market.

Gold prices climbed to record levels in both international and domestic markets on Monday. In international bullion markets, the price of gold jumped $55 per ounce, reaching a historic high of $4,071.

The surge in international prices pushed domestic gold rates higher. The price per tola rose by Rs5,500 to reach a record Rs428,200,

Meanwhile, the price per 10 grams increased by Rs4,715, settling at Rs367,112.

The rise in precious metals reflects strong global demand and tightening supply in the bullion market.

Spot gold was trading at $4,074.02 per ounce as of 08:25 GMT, after briefly touching $4,078.05/oz.

Silver also saw gains, with spot prices rising 2.2% to $51.37/oz, after hitting $51.70/oz, amid similar market dynamics and tight supply conditions.

PSX edges up amid volatility and profit-taking

The Pakistan Stock Exchange (PSX) witnessed a volatile trading session on Wednesday with KSE-100 index closing slightly higher by 210.36 points, or 0.13% at 165,686.38. The index traded within a wide range, hitting an intra-day high of 167,561.69 and a low of 165,357.21.

Trading started with a strong sentiment on Wednesday morning after news broke out on Pakistan's staff level agreement with the International Monetary Fund (IMF) for Extended Fund Facility (EFF) and the first review under the Resilience and Sustainability Facility (RSF).

The enthusiasm was short-lived, however, as investors engaged in cautious buying followed by profit-taking in the latter half of the day, signalling a wait-and-see approach as they monitor the implementation of reforms and upcoming disbursements.

Arif Habib Limited (AHL) observed that PSX underwent consolidation following the surge on Tuesday with the KSE-100 moving either side of 166k.

Some 52 shares rose while 48 fell with Fauji Fertiliser (+1.09%), Meezan Bank (+2.02%) and Mari Energies (+1.94%) contributing the most to index gains.

Pakistan has reached a preliminary agreement with the IMF, to unlock $1.2billion of loans under two separate programmes.

Systems Limited (-2.59%), Lucky Cement (-1.84%) and Engro Fertiliser (-2.69%) were the biggest index drags.

In corporate news, United Bank announced its earnings for the nine months of calendar year 2025 (9MCY25), reporting 101% year-on-year (YoY) increase in earnings per share (EPS) of Rs40.19 and dividend per share (DPS) of Rs21.5, which exceeded market expectations.

SAZGAR Engineering reported an EPS of Rs73.07 for fiscal year 2026 (1QFY26), reflecting a 5% YoY growth and DPS of Rs15.0, which was in line with market expectations.

Engro Fertiliser disclosed its financial results for 9MCY25, with an EPS of Rs10.69, showing a 21% YoY decline and DPS of Rs11.0, which came in below market expectations.

AHL anticipated declines into Tuesday's range should find demand to move towards 168k.

KTrade Securities wrote in its market wrap that PSX opened on a bullish note, with the benchmark KSE100 index reaching an intra-day high of 167,562 points (+2,086 points), driven by strong investor optimism following the IMF's Staff-Level Agreement (SLA) with the Government of Pakistan under the Extended Fund Facility (EFF).

India's Risky Gambit:
Engaging the Taliban in the Shadow of Geopolitics
New Delhi's Calculus in Kabul: Pragmatism Over Principle?

Sustainability Insights with Chaudhary Sajjad Ali

In the complex theatre of South Asian geopolitics, a striking and controversial development has unfolded: India's strategic outreach to the Taliban regime in Afghanistan. This engagement, highlighted by the recent visit of the Taliban's Foreign Minister, Amir Khan Muttaqi, to New Delhi, has sparked a fierce debate. While India frames the move as essential for regional stability and counterterrorism, critics — particularly in Pakistan — view it as a profound moral compromise and a dangerous strategic gamble that could escalate regional tensions.

India, the world's largest democracy and a vocal champion of secularism and women's rights, is now cultivating ties with one of the planet's most repressive regimes. The Taliban's systematic erasure of women from public life—banning girls from education, prohibiting women from most jobs, and even ordering the removal of women-authored books—stands in stark contrast to the values India publicly espouses.

"This is not realpolitik; it is moral hypocrisy of the highest order," argues one line of critique, which suggests that India is willing to sacrifice principle to pursue its immediate strategic interests. The irony is palpable: a nation built on pluralism is embracing a regime whose governance is predicated on a narrow, fear-driven interpretation of religious law.

The Strategic Imperative: Recalibrating Influence

New Delhi's pivot is not driven by ideological affinity but by a geopolitical calculation. Following the chaotic withdrawal of U.S. and NATO forces in 2021, India saw its substantial investment and influence in Afghanistan dissipate, yielding ground to regional rivals like Pakistan, China, and Qatar.

India's immediate goals are practical: to secure the remaining Indian assets, facilitate humanitarian aid, and prevent Afghanistan from once again becoming a sanctuary for anti-India militant groups. However, beneath this pragmatic surface lies a deeper, more ambitious aim: to reclaim strategic foothold in a country historically viewed as vital to its security interests.

For many analysts, the engagement is a clear attempt to find a lever against Pakistan. With a long, porous border, shared tribal communities, and a history of cross-border militancy, Pakistan remains uniquely vulnerable to instability in Afghanistan. The concern is that India, by normalizing ties and pursuing quiet intelligence-sharing and trade channels, may be seeking to cultivate influence with factions that could be leveraged to subtly undermine Pakistan's security environment.

Pakistan's Security Concerns and the Double Game

From the Pakistani perspective, India's move is a highly provocative and destabilizing act. Islamabad has long battled militant groups, including the Tehrik-i-Taliban Pakistan (TTP), which operate from sanctuaries on the Afghan side of the border. Any Indian presence or influence in Kabul that could be used to support or embolden elements hostile to Pakistan is seen as a direct threat.

"The real danger lies not just in geopolitics but in legitimizing extremism itself," an editorial in a major Pakistani newspaper recently stated. When a major democracy treats a theocratic regime built on repression as a legitimate partner, it sends a powerful, chilling signal to militant organizations across South Asia: that brutality can be overlooked if it serves a strategic end.

The concept of a "double game" is central to this fear. India's diplomatic posture, couched in terms of stabilization, is viewed by Islamabad as having a dual purpose: securing strategic depth in Afghanistan while simultaneously creating opportunities to complicate Pakistan's internal and border security.

The Illusion of Moderation and a Moral Challenge

A key rationale for engagement is the hope that drawing the Taliban into the diplomatic fold might moderate their behavior. Yet, two years of evidence have cast serious doubt on this premise. Humanitarian aid and quiet diplomacy have, in many instances, coincided with increasing repression, suggesting the Taliban views engagement as validation, not pressure. Afghan women and girls remain excluded from public life, and the regime's repressive grip on civil liberties has only tightened.

For Pakistan, the challenge is two-fold: managing the security threat posed by a potentially emboldened and strategically leveraged regime, and maintaining the moral high ground. Islamabad must actively coordinate with regional allies like China, Iran, and Central Asian states to ensure that Afghanistan does not become a new focal point for great power competition.

Crucially, Pakistan must also continue to champion the moral argument that a stable and prosperous Afghanistan requires respect for fundamental human rights, particularly the right to education and participation for Afghan women.

India's strategy is a calculated risk—a wager that short-term strategic gains outweigh the long-term cost of legitimizing a repressive regime. But history shows that alliances with extremism often prove difficult to control. For both India and Pakistan, the outcome of this dangerous embrace will define the security landscape of South Asia for years to come.

Al Baari Munazzam Pvt Ltd
SHIRKA AL HADAH
SHIRKA AL FAJAR
KARWAN E JANSHED
MAKTAB
B
CATEGORY
VIP
HAJJ PACKAGE
2026 - 1447H
MAKKAH HOTEL
LULU AL NOWAIR / HIJRA AL MASSI
MADINAH HOTEL
ABRAJ TABAH / ANSAR GOLDEN TULIP
WITHOUT AIRLINE TICKETS
17/21/28 DAYS
FIX WITHOUT AZIZIA SHIFTING
SHARING / QUAD
$ 7,200
PER PERSON
TRIPLE BED
$ 7,800
PER PERSON
DOUBLE BED
$ 8,800
PER PERSON
TENTATIVE SCHEDULE
1 DEPARTURE TO JEDDAH
25 ZIL QADQAH (13MAY) TO 05 ZIL HIJJAH (22 MAY) 2026
2 MASHAR MAKTAB B HAJJ
07/08 ZIL HIJJAH (24/25 MAY) 2026 - 1447H
3 MAKKAH HOTEL
12 ZIL HIJJAH (29 MAY) 2026 - 1447H
4 MADINAH HOTEL
14 ZIL HIJJAH (31 MAY) 2026 - 1447H
5 DEPARTURE FROM MADINAH
17 ZIL HIJJAH (03 JUNE) 2026 & 22/23 ZIL HIJJAH (08/09 JUNE)
PAKISTANI PASSPORT HOLDERS ONLY
HOTEL & OTHER SERVICES
Hotels in Makkah & Madinah
Qurbani
Luxury Private Buses
Ziaraat Makkah and Madinah
ADDITIONAL FACILITIES
Proper Dining & Eating Area
Wifi Service
Complete Attention Thought out the Whole Journey
Full Board / Buffet
MAKTAB FACILITIES
Foam & sofa cum Bed in Mina & Arafat
Air Coolded Tents Pillow Blanket in Mina
Ac Marquee Tents in Arafat
Tea & Coffee in Mina & Arafat
Seat by Seat New Model Busses in Mashaer Hajj Days
Complete Attention Thought out the Whole Journey
Contact UK
07960181840
PACKAGE PRICES ARE ON TENTATIVE BASIS IT CAN BE CHANGE WITHOUT ANY PRIOR NOTICE.*
0300-9719012 0308-5030296 0319-5343570 051-5529788 00966 507 615 093
Office: First Floor Poonch House Complex Adamjee Road Saddar Rawalpindi

Aleema Khan contests ATC indictment in May 9 case

An anti-terrorism court (ATC) in Rawalpindi formally pressed charges against Aleema Khan and 10 others accused in a case pertaining to May 9 protests.

Aleema, incarcerated Pakistan Tehreek-e-Insaf (PTI) founder Imran Khan's sister, refused to sign the charge sheet and insisted the court await ruling on her plea challenging the ATC's jurisdiction to hear the case.

Aleema's counsel has challenged ATC's jurisdiction under Section 23 of the Anti-Terrorism Act 1997.

Section 23 of the ATA gives the ATC power to transfer cases to regular courts if it is of the opinion that the offence is not a scheduled offence.

The petition, filed earlier, contends that Aleema is not accused of direct protest but of delivering a message from Imran Khan—an act protected by the constitutional right to freedom of speech. It argues that conveying a message does not constitute a terrorism offence under Section 7 of the ATA.

ATC Judge Amjad Ali Shah admitted Aleema's petition for hearing and proceeded with the charge sheet. The judge maintained that the court would hear arguments from either side on Aleema's petition.

The hearing was subsequently adjourned till October 17.

Earlier, state prosecutor Zahir Shah strongly objected to the petition, calling it "unlawful" and an attempt to "waste the court's time".

He argued that the trial could not be halted by such a challenge and pointed out that nine other accused in the same case had already been convicted, rendering her petition inadmissible.

This case is one of the eleven registered against Aleema Khan. Other May 9 cases pertain to the attack on General Headquarters (GHQ) Gate IV, the armed forces museum and the burning of a Metro Bus Station, among others.

Previously, the court had accepted a similar petition from Aleema Khan challenging the charges and the court's jurisdiction in a separate protest case from November 26. At that time, the court had cancelled her non-bailable arrest warrants.

Former Sindh Assembly speaker Agha Siraj Durrani passes away

Senior Pakistan Peoples Party leader and former speaker of the Sindh Assembly, Agha Siraj Durrani, has passed away. President Asif Ali Zardari and Sindh Chief Minister Murad Ali Shah have expressed deep sorrow and grief over his death.

Agha Siraj Durrani passed away at the age of 72 while under treatment at a private hospital in Karachi. The senior Pakistan Peoples Party (PPP) leader had suffered a brain haemorrhage a month ago and had been hospitalised since. His condition deteriorated again a few days ago, and doctors confirmed his death on Wednesday.

Agha Siraj Durrani, considered among the senior-most leaders of the PPP, was born on October 5, 1953 in Shikarpur. He received his early education from St Patrick's High School and later obtained a law degree (LLB) from Sindh Muslim Government Law College.

He was elected twice as Speaker of the Sindh Assembly and held the position from May 31, 2013, to May 24, 2024. He also served as acting Governor of Sindh from March to October 2022.

Durrani had been associated with the Pakistan Peoples Party for over four decades. He was first elected to the Sindh Assembly in 1988, served as provincial minister three times, and as Speaker twice. He was regarded as a trusted ally of the late Benazir Bhutto and President Asif Ali Zardari.

Condolences from political leaders

President Asif Ali Zardari released a statement expressing grief over Agha Siraj Durrani's demise and paid tribute to his political and democratic services.

Prime Minister Shehbaz Sharif, in a statement, paid tribute to the late Agha Siraj Durrani for his services as the Sindh Assembly speaker, saying that his contributions to politics and public welfare would always be remembered.

Sindh Chief Minister Murad Ali Shah visited the late politician's home and gave his condolences, praising the late Agha Siraj Durrani as a sincere, loyal, and principled leader of the PPP.

He noted that Durrani played a vital role in strengthening the Sindh Assembly and consolidating democracy. "His services will always be remembered; he made public service the cornerstone of his politics," he added.

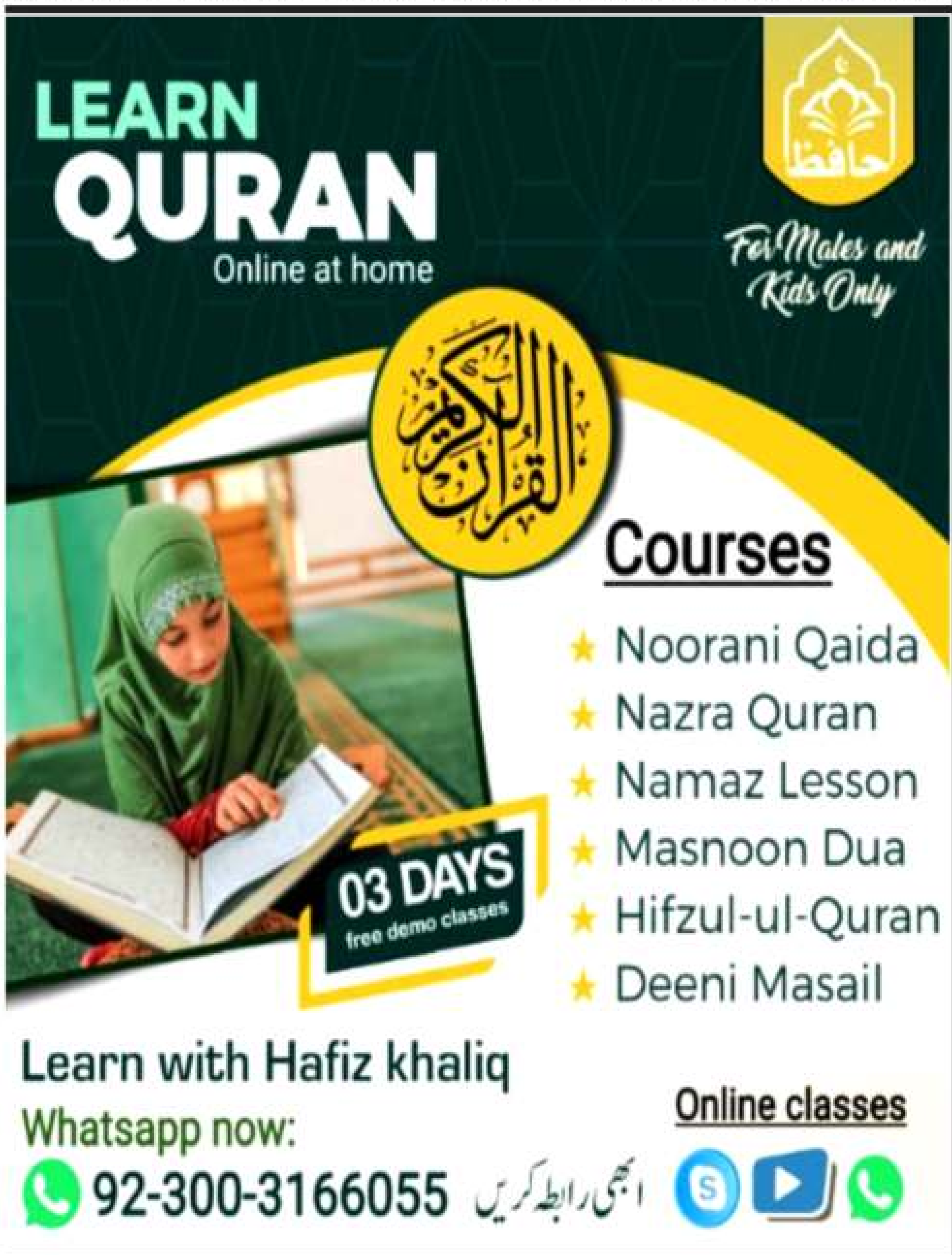

Former Pakistan Test Cricketer Wazir Mohammad Passes Away at 95

إنا لله وإنا إليه راجعون

Report by: Asif Saleem Mitha

BIRMINGHAM – Former Pakistan Test cricketer Wazir Mohammad, one of the pioneering figures of Pakistan's cricketing history, has passed away at the age of 95 in Birmingham, England.

Wazir Mohammad was a member of Pakistan's first-ever Test squad that toured India in 1952, a historic moment that marked the country's entry into international cricket. A stylish right-handed batsman, he went on to represent Pakistan in 20 Test matches between 1952 and 1959, scoring 801 runs, including a memorable century against the West Indies in Bridgetown in 1957–58.

Born in Junagadh, India, in 1929, Wazir was the eldest of the celebrated Mohammad brothers, who became synonymous with Pakistan's early cricketing glory. His younger siblings — the legendary Hanif Mohammad, known as the "Little Master," and Mushtaq Mohammad, who later captained Pakistan — carried forward the family's rich cricketing legacy. Another

brother, Sadiq Mohammad, also represented Pakistan at the highest level.

Wazir was widely respected for his resilience at the crease and his contribution during Pakistan's formative cricketing years. His performances played a key role in giving the fledgling national team credibility against established sides in the 1950s.

Beyond the field, Wazir Mohammad was known for his gentlemanly conduct and dedication to the sport. After retiring from cricket, he settled in the United Kingdom but remained closely connected to Pakistan's cricketing fraternity.

Tributes have poured in from across the cricketing world, with many recalling Wazir's pioneering role in laying the foundations of Pakistan cricket. The Pakistan Cricket Board (PCB) extended condolences to his family, hailing him as "a vital part of our cricketing heritage."

Mr. Arslan Mirza, a cricket expert and closest friend of the Mohammad brothers since their youth, expressed deep regret at the passing of Wazir Mohammad. He said: "I have lost a dear friend, and Pakistan has lost a true pioneer of cricket. Wazir was not just a great player but a man of integrity and humility. His contribution to Pakistan's cricketing journey will never be forgotten."

With his passing, Pakistan loses another direct link to its earliest days in Test cricket. Wazir Mohammad will be remembered not just as a player, but as a pioneer who helped set the stage for generations of cricketers to follow.

Sohail Afridi sworn in as 30th chief minister of Khyber-Pakhtunkhwa

Khyber-Pakhtunkhwa Governor Faisal Karim Kundi on Wednesday administered the oath of office to newly-elected Chief Minister Sohail Afridi at the Governor House, marking an end to the tense political standoff and days of uncertainty in the province.

Prominent political and administrative figures, including Speaker of the Khyber Pakhtunkhwa Assembly Babar Saleem Swati, Deputy Speaker Suraiya Bibi, former governor Shah Farman, senators, MNAs and MPAs, PTI's provincial president Junaid Akbar, and the party's central secretary general Salman Akram Raja witnessed the oath-taking.

Chief Secretary Khyber Pakhtunkhwa, Shahab Ali Shah, Inspector General of Police Zulfiqar Hameed, Peshawar Commissioner, and heads of various provincial departments were also in attendance, along with several political and social personalities.

Following the ceremony, Governor Kundi congratulated new CM on assuming the charge of office and extended his best wishes for the tenure ahead.

The event, however, descended into chaos as party workers rushed to the stage to extend well-wishes to the new CM and chanted slogans that disrupted further proceedings.

Afridi's appointment as CM followed directives from Pakistan Tehreek-e-Insaf (PTI) founder Imran Khan. According to party sources, Khan's instructions concerning Afridi's oath-taking and the formation of the cabinet were conveyed to the PTI parliamentary party in K-P.

Sources said, the newly-elected chief minister has been granted full authority to choose his cabinet from among party's elected representatives. Consultations between Afridi and the central leadership have already begun, and some ministers are expected to retain their portfolios, including provincial finance adviser Muzzammil Aslam.

Earlier in the day, a PTI delegation, led by the party's Central Secretary General Salman Akram Raja, called on Governor Kundi at the Governor House. The delegation included Speaker Babar Saleem Swati, former governor Shah Farman Khan, PTI Punjab leader Shaukat Basra, provincial president Junaid Akbar Khan, MNAs Mehboob Shah, Atif Khan, Shahram Khan Tarakai, and other senior leaders.

Former chief minister, Ali Amin Gandapur's resignation triggered a legal dispute after Governor Kundi refused to accept it, citing discrepancies in signatures on two separate resignation letters submitted on October 8 and October 11. The governor returned both letters and summoned Gandapur on October 15 for calrification.

In a public statement on X, the governor said, the resignation had been returned with objections and released an official letter highlighting the signature mismatch. Gandapur, meanwhile, insisted that both letters bore his genuine signature.

Amid the controversy, the provincial assembly convened on October 13 under Speaker Babar Saleem Swati to elect a new Leader of the House. Afridi, the PTI nominee, secured 90 votes to become 30th chief minister of the province.

Governor Kundi had declared the election unconstitutional, maintaining that no new chief minister could be elected until sitting governor's resignation was officially accepted. PTI subsequently approached the Peshawar High Court, which ruled in Afridi's favour and directed the governor to administer the oath by 4pm on October 15.

The court further mentioned, if the governor failed to comply, the Assembly Speaker would be authorised to conduct the oath.

Governor Kundi, who was in Karachi at the time, rushed to Peshawar and followed the court orders by administering the oath to Afridi.

Pakistan Tehreek-e-Insaf's Sohail Afridi was elected as the new chief minister of Khyber-Pakhtunkhwa, securing 90 votes in the provincial assembly during Monday's session held under tight security in Peshawar.

Following a tense political environment, Afridi's election was marked by uncertainty over former chief minister Ali Amin Gandapur's resignation and opposition objections regarding the election process.

The K-P Assembly comprises 145 members, with 73 votes required for a simple majority. PTI's Afridi comfortably surpassed that mark, consolidating the party's control over the province.

PTI lawmaker Asif Mehsud could not participate in the voting process as he is currently abroad. The announcement of the results, members of the assembly congratulated Afridi, many embracing him in celebration on the assembly floor.

Afridi's rivals for the post included Maulana Lutfur Rehman of Jamiat Ulema-e-Islam-Fazl (JUI-F), Sardar Shahjahan Yousaf from the Pakistan Muslim League-Nawaz (PML-N), and Arbab Zarak of the Pakistan Peoples Party (PPP).

Internet services restored across Pakistan after submarine cable repair: PTCL

An international cable consortium has completed repairs on a faulty repeater in one of its submarine cables, restoring internet connectivity across Pakistan, the Pakistan Telecommunication Company Limited announced on Wednesday.

Internet users had reported sluggish speeds on Tuesday, particularly in parts of upper Punjab and Islamabad, where connectivity issues were further compounded by the prevailing law and order situation.

On Monday, PTCL had warned that internet users across Pakistan might experience slower speeds and intermittent connectivity as maintenance work was carried out on one of the country's main submarine cables.

A scheduled repair operation began around 11 a.m. Pakistan Standard Time on Tuesday to fix the faulty repeater in the undersea cable system, the statement said.

The activity was expected to last up to 18 hours, during which customers could face service degradation or delays in international connectivity. "We regret the inconvenience and appreciate our customers' patience during this essential maintenance window," a spokesperson for the telecom operator said.

PTCL, the state-owned telecom operator, manages three of Pakistan's six undersea optical fibre cable systems that provide international internet connectivity. The remaining systems include two operated by Trans World Associates (Pvt.) Ltd and one by Cyber Internet Services under the PEACE cable network.

This newspaper is publishing under Nawa-i-Jang UK Limited since Dec, 2002

آصف سلیم مٹھا: چیف ایگزیکٹو وبانی
اعجاز افضل ایگزیکٹو ایڈیٹر شوکت ڈار: بیورو چیف لندن
کیپٹن فرید انصاری: ڈپٹی ایڈیٹر سکاٹ لینڈ
قیصر جمیل بھٹی: چیف فوٹو جرنلسٹ

24" YEARS, UK`S NO 1 FREE NEWSPAPER
DAILY NAWA-I-JANG LONDON

Phone 079 5744 2790 - advert@nawaijang.com اشتہارات کے لیے رابطہ کریں
نوٹ: تمام اشتہارات کاروباری ورہنمائی کے اعتبار سے شائع کیے جاتے ہیں ادارہ نوائے جنگ کسی قسم کے لین دین کا قطعی ذمہ دار نہیں

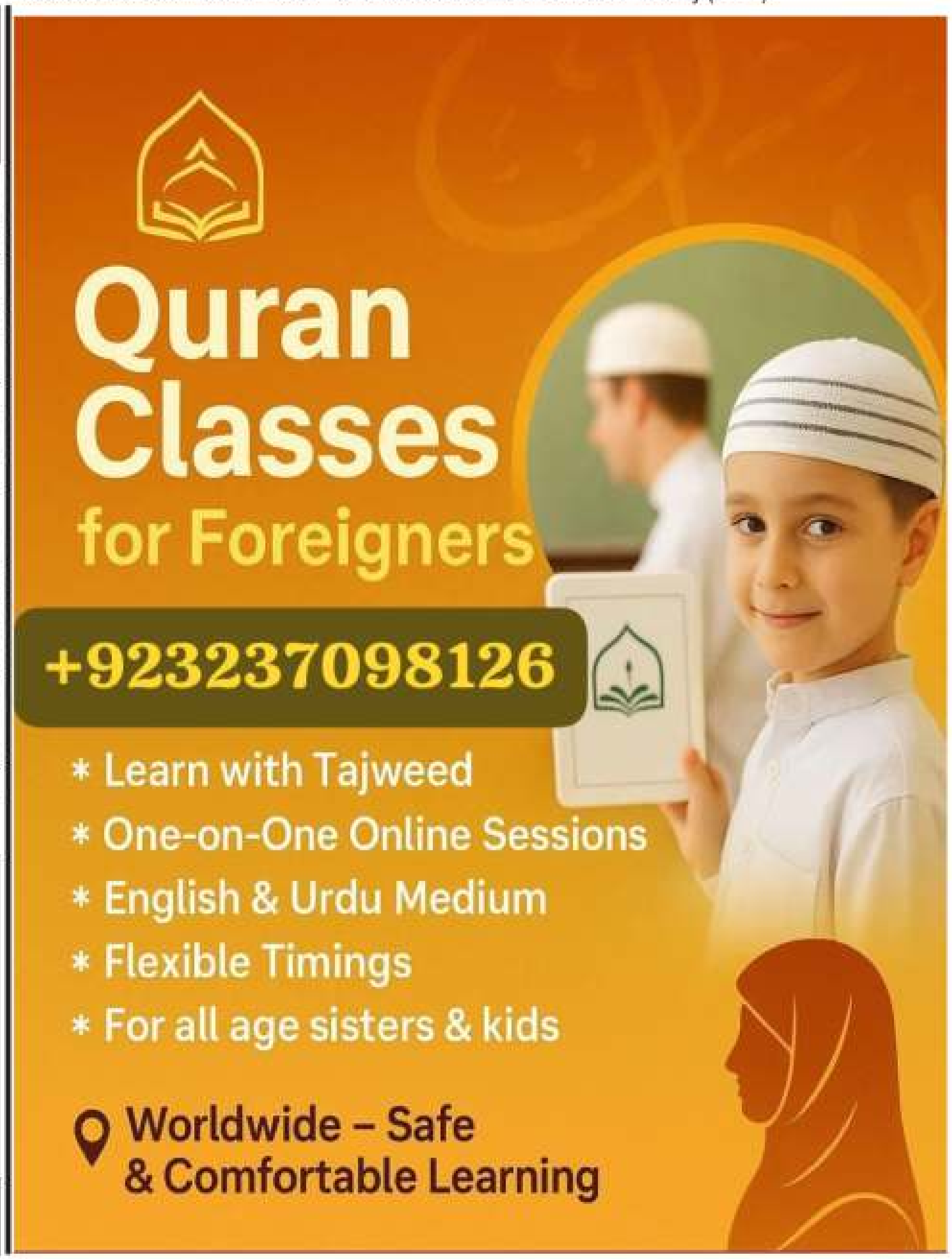

NO MORE VIAGRA OR ANY TABLETS FOR ROMANCE

بمعہ ڈاک خرچ یو کے
قیمت صرف 75 پاؤنڈ

NATURAL POWER PLUS

ویاگرہ اور تمام گولیاں جسمانی آرگن کو کمزور اور تباہ کر دیتی ہیں' جسمانی طاقت کیلئے ڈرائی فروٹس سے تیار شدہ ''نیچر پاور بلس''، جس میں کوئی کیمیکل نہیں ہے۔

کھوئی ہوئی طاقت فوری حاصل کرنے کا راز صرف

500 گرام
60 روز کیلئے مکمل کورس

"نیچرل پاور پلس"

Source of physical strength.

No need to take Viagra now. This supplement is made from 100% natural fruits. Restore your male power immediately. All kinds of pills for sex are harmful to the organs.

Dose: Two tablespoons in lukewarm milk every day at six o'clock in the evening. For women, men and youth of all ages, strength is strength. It is a centuries old tried and tested recipe.

Note: No chemicals have been added to this supplement, only dry fruits will restore strength.

07956558868 واٹس اپ

Secure Your Future With Us
Immigration Law
Property Law
Commercial Leases
Family Law
Personal Injury Claim
Will and Probate
Business Sponsorship Licence Application
Skilled Worker Visas, Scale Up Worker Visa
Innovator, Business Visit, Family Visit Visa
Spouse Visas, EU Settlement Applications
Human Rights, Long Residence Application
Adult Dependent Relatives (Parents Visa)
Family and Private Life applications, AR, JR
Gurkhas Family Visa Application, Settlement
Appeal, ILR, Settlement and UK Nationality
GLC
Gull
Law Chambers
SOLICITORS
65 Staines Road Hounslow TW3 3HW
T: 0208 1333 505
M: 07950 197 555 E: advice@gulllaw.com
www.gulllaw.com
Riaz Gull
Barrister at Law (NP)
Principal Solicitor